بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از تصنیفات العالم مولوی مفتی محمد عنایت احمد صاحب طاب ثراہ علی رؤس المستفیدین ...

تواریخ حبیب الٰہ

۱۳۲۲ھ

۱۲۷۵ھ

باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد بار سوم ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ع

در مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

از تصنیفات سند المحدثین مولانا مفتی محمد عنایت احمد صاحب ناظم علی رؤس المستفیدین انشراح خاطر طالب سیر جناب رسالت پناہ

تواریخ حبیب الٰہ

١٢٦٢ھ

١٢٧٥ھ

باہتمام ابو الحسنات قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد بار سوم ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

مطبع نامی واقع لکھنؤ مطبوع

فہرست کتاب مستطاب تواریخ حبیب الٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد جناب رب العزت کو جسنے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیدا کیا اور سارے عالم کو اُس نور سے ہویدا کیا اور درود نا معدود و نثار جناب محبوب رب العالمین سید المرسلین جنکی ہدایت سے گم گشتگان بادیہ ضلالت راہ پر آئے اور اونکی آل و اصحاب پر جنکی سعی و کوشش سے دین قوی ہوا اور اکاسرہ اور قیاصرہ تھرائے بعد حمد اور صلوٰۃ کے کہتا ہے نیاز مند درگاہ رب الصمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر لہ الاحد کہ مطالعہ احوال برکت اشتمال جناب حبیب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا موجب سعادت و ہزاران برکت ہے جیسا کہ وارد ہے عِنْدَ ذِكْرِ اَوْلِيَاءِ اللهِ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہے اور بھی خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ یعنی تو کہہ ای محمد اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تا کہ خدا تمھیں دوست رکھے اور تمھاری گناہ بخشدے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب کی اتباع اور آپ کے طریقے پر چلنا بغیر اطلاع کے آپکے حالات سے ممکن نہین پس مطلع ہونا آپ کے حالات پر سبب ہے

بندے کے مقبول اور محبوب خدا ہونیکا اور سبب ہی گناہونکی بخشش جانیکا لہذا راقم حرف کہ بنیرنگ
تقدیر سے فی الحال جزیرۂ پورٹ بلیر انڈمین مین وارد ہی اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس
اپنے نہین رکھتا بپاس خاطر شفیق غمگسار مصدر عنایت برحال راحکیم محمد امیر خان صاحب
نیٹو ڈاکٹر کے یہ رسالہ بیان تواریخ حبیب الٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سنہ ۱۲۸۱ ہجری مین لکھتا ہی
اور نام تاریخی اسکا **تواریخ حبیب الٰہ** ہی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
یہ رسالہ مشتمل ہی تین باب اور ایک خاتمے پر **باب اول** مین حالات نور مبارک اور ولادت باسعادت
اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سی تا ہجرت کا بیان ہی **باب دوم** مین ہجرت سی تا وفات کے
حالات کا بیان ہی **باب سوم** مین حلیۂ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہی خاتمے مین شفاعت
کبری کا بیان ہی اور ہر باب کو فصلون پر منقسم کیا ہی اور ہر حال کی شروع پر لفظ حال لکھدیا ہی **باب اول**
احوال نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کی بیان مین

فصل اول بیان حال نور مبارک مین تا ولادت باسعادت

حدیث مین وارد ہی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میری نور کو پیدا کیا
اور کتب اخبار مین وارد ہی کہ اللہ تعالی نے سب سے پہلے آپکے نور کو پیدا کرکے سارے عالم کو اُس نور سے
جلوۂ ظہور مین لایا آسمان اور زمین اور ستارے اور چاند اور سورج اور سب انبیا اور اولیا پر تو اُسی نور کے ہین
اور حقیقت محمدی سبکا منشا ہی حدیث مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا مین پیغمبر تھا اُسوقت مین کہ آدم پانی
اور مٹی مین تھے یعنی خدا تعالی نے سب سے پہلے پیغمبری جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت کی
اگرچہ ظہور آپکا اس عالم مین سب سے بعد ہوا بعد پیدائش آسمان و زمین وغیرہ کے جب خدا تعالی کو
منظور ہوا کہ زمین مین بنائے ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اوس سے آباد کری اور نور محمدی کی روشنی
کا زمین مین پھیلاوے جب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی انکی پیشانی مین چمکایا

پھر آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف شیث علیہ السلام کی کہ اشرف اولاد آدم تھے اور بعد حضرت
آدم کے اونکی جانشین ہوے اور پیغمبر ہوئے بعد ازین وہ نور اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ مین منتقل ہوتا
چلا آیا یہانتک کہ عبد اللہ والد ماجد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پہونچا انبیا مین سے حضرت ادریس اور
حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام آپکے اجداد مین ہین اور ہمیشہ اجداد آپکے برکت
نور مبارک رئیس عظیم اور معظم اور مکرم رہے اور عظمت و برکت اس نور کی اونکے چہرون سے ظاہر ہوتی تھی

حال جب ابرہہ بادشاہ اصحاب فیل کا خانہ کعبہ کے منہدم کرنے کو مکے پر چڑھ آیا تھا عبد المطلب جد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند آدمی قریش کے ساتھ لیکے جبل ثبیر پر چڑھے اوسوقت نور مبارک
عبد المطلب کی پیشانی مین گول بطور ہلال کے نمود ہوکے خوب درخشان ہوا یہانتک کہ شعاع اوسکی
خانہ کعبہ پر پڑی عبد المطلب نے یہ بات دیکھکر قریش سے کہا کہ پھر چلو یہ نور اس طرح میری پیشانی مین جو
چمکا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ ہم لوگ غالب ہونگے اور عبد المطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑ لے گئے
عبد المطلب ان اونٹونکے چھڑانے کو اوسکے پاس گئے انکی صورت دیکھتے ہی بادشاہ باین جہت کہ عظمت اور
مہابت نور شریف کی اونکے چہرے سے نمایان تھی انکی نہایت تعظیم کی اور تخت سے اتر بیٹھا اور انکو
اپنے برابر بٹھالیا اور اونسے پوچھا کہ کس مطلب کے لیے آئے ہو اونھون نے اپنے اونٹون کے واسطے کہا
اوسنے فوراً حکم دلادینے اونٹونکا دیا اور کہا کہ تمہاری عزت اور عظمت میرے دل مین ایسی آئی ہے کہ اگر خانہ کعبہ کے
محفوظ رکھنے کے واسطے تم کہتے تو مین اوسکو منہدم نہ کرتا عبد المطلب نے کہا کہ اوس گھر کا خدا آپ ہی اوسے
بچالیویگا میرے کہنے کی حاجت نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا جب لشکر اوس بادشاہ کا مع ہاتھیون کے
خانہ کعبہ کے ڈھانیکو چلا اللہ تعالی نے طیر ابابیل کو بھیجا کہ سارے لشکر کو کنکریون سے ہلاک و تباہ کردیا
بالجملہ ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ بسبب اوسکے بادشاہ ہیبت مین آجاتے تھے اور تعظیم و تکریم کرتے تھے

حال عبد المطلب نے خواب مین جگہ چاہ زمزم کی دیکھی تھی چاہ زمزم کی اصل تو حضرت اسمٰعیل سے ہے

جب اونکی مان ہاجر کو اور اونھین حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس جنگل مین کہ بے آب ودانہ تھا
بحکم خدا چھوڑ گئے تھے ایک مشک پانی کی اور تھوڑے چھوہارے دیگئے تھے بعد ختم ہوجانے پانی کے
جب حضرت اسمعیل بیقرار ہوئے تب حضرت جبرئیل ؑ کے پہارنے سے یہ پانی نکلا اور حضرت ہاجر نے
اوسکو گھیر دیا تھا کہ صورت کنوئین کی ہو گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہاجر
پانی کو نہ گھیر دیتین تو سارا عالم اُسکا پانی پیتا بعد زمانہ اسمعیل علیہ السلام کا ایک مدت تک وہ کنواں پا
بھر بٹ گیا تھا اور جگہ اوسکی معلوم نہ تھی عبدالمطلب نے خواب مین وہ جگہ دیکھ کے ارادہ کھودنے کا کیا
قریش مانع ہوئے اور لڑنے کو تیار ہوئے اور عبدالمطلب کا کوئی معین نہ تھا اولاد بھی اونکی اینی تھی جو
کام آوے صرف ایک بیٹا اونکے تھا وہ اور عبدالمطلب قریش سے لڑے اور بفضلہ تعالیٰ غالب آئے اور
چاہ زمزم کھودنا شروع کیا اُسدن بہ سبب ہونے زیادہ اولاد کے عبدالمطلب کو رنج ہوا تب اونھون نے منت کی
کہ جو میرے دس بیٹے ہوں اور چاہ زمزم مین کھود کے نکالوں ایک بیٹے کو قربانی کروں خدا تعالیٰ نے
عبدالمطلب کو دس بیٹے دیے اور چاہ زمزم بھی عبدالمطلب کے کھودنے سے نکل آیا تب اونھون نے چاہا
کہ ایک بیٹے کو قربانی کرین تعیین کے لیے قرعہ ڈالا عبداللہ کا نام نکلا عبدالمطلب عبداللہ کا ہاتھ
پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کرین سب قریش مانع ہوئے اور عبداللہ بسبب ہونے
نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اونکی پیشانی مین بہت خوبصورت تھے سب اُنھین چاہتے تھے بھائی بھی نہین چاہتے تھے
کہ عبداللہ ذبح ہوں ایک کاہنہ کے پاس سب قصے کو لیگئے اُسنے کہا کہ قرعہ اس طرح ڈالو کہ دس اونٹوں کا نام لکھو اور
عبداللہ کا نام لکھو اگر اونٹوں کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور بڑھاتے جاؤ یہانتک کہ اونٹوں کے نام پر
قرعہ نکلے عبدالمطلب نے ایسا ہی کیا ہر بار عبداللہ کا نام قرعے مین نکلتا تھا یہانتک کہ نوبت سو اونٹوں کی پہونچی
تب اونٹوں کا نام نکلا عبدالمطلب اونٹوں کو قربان کرکے نذر سے ادا ہوئے جو حدیث مین جو آیا ہو انا ابن الذبیحین
یعنی مین بیٹا دو ذبیحوں کا ہوں ایک ذبیح سے حضرت اسمعیل مراد ہین اور دوسرے سے عبداللہ والد ماجد آپکے

حال جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبداللہ سے منتقل ہو کر پاس آمنہ والدۂ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حمل مین ہے تو بہت خیر و برکت اُس سال مین شامل حال قریش کے ہوئی قحط دفع ہوا مینہ برسا زمین سرسبز ہوئی حتیٰ کہ قریش نے اُس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا یعنی سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حمل پر گذرے تھے کہ عبداللہ آپکے والد کا مدینے مین انتقال ہوا شام کو قافلہ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہان سے پھرتے ہوئے مدینے مین اپنے ماموں کے پاس بیمار ہو کے ٹھہر گئے تھے کہ وفات پائی

اور انھین ایام مین آپکی والدۂ ماجدہ نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ [illegible] مین ایسا شخص ہے کہ سردار ہے عالم کا جب پیدا ہو نام اوسکا محمد رکھیو اور بوقت ولادت آپکے یہ آپکی والدۂ ماجدہ نے دیکھا کہ ایک نور اُن سے نکلا جس سے انھین مکانات شام کے نظر پڑگئے حدیث صحیح مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ مین دعا ہون ابراہیمؑ کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھا میری مان نے سوا نکے دیکھنے سے یہی نور مراد ہے اور دعاے ابراہیمؑ سے وہ دعا مراد ہے جو سورۂ بقرہ مین مذکور ہے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ اے رب ہمارے اور قائم کر اُن مین ایک پیغمبر اُن مین سے کہ پڑھے اُنپر تیری آیتین اور سکھا دے اُنھین کتاب اور حکمت اور پاکیزہ کرے اُنھین بیشک تو ہے زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے خانۂ کعبہ مکہ مین بنایا بعد فراغت کے اوسکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے وہ بشارت مراد ہے جو انجیل مین ہے اور سورۂ صف مین اُسکا ذکر آیہ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ مین ہے

فصل دوسری بیان حال ولادت باسعادت مین

بارھوین تاریخ ربیع الاول کی اوسی سال مین جسمین قصۂ اصحاب فیل واقع ہوا تھا بروز دوشنبہ

بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپکے نور سے
روشن ہوا اور بہت سی عجائب وخوارق عادات اُس رات ظہور مین آئے از انجملہ یہ کہ فاطمہ
بنت عبداللہ والدۂ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت باسعادت مین
مین پاس آمنہ والدۂ ماجدۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی مینے دیکھا ستارے آسمان سے
لٹک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہوگئے تھے کہ گمان ہوتا تھا زمین پر گر پڑینگے اور
[redacted] سرنگون ہوگئے اور یہ بات سوا اہل اسلام کے
زردشتیون کی تاریخ مین بھی [redacted]
اور از انجملہ یہ کہ آگ فارس کی کہ گبران آتش پرست نے باہتمام تمام ہزار برس سے روشن
رکھی تھی بجھ گئی اور از انجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے مین آیا اور چودہ
کنگرے اوسکے گر پڑے نکتہ ستارون کے متصل ہونے مین زمین سے اشارہ اس بات کی طرف تھا
کہ سب انوار زمین ہی کی طرف بسبب آپ کی ولادت کے متوجہ ہوئے اور زمین روشنی سے مالامال
ہوجائیگی اور بتونکا سرنگون ہونا اشارہ اس بات کی طرف ہی کہ بسبب اس مولود مسعود کے
بت پرستی موقوف ہوجائیگی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہی کہ آتش پرستی بسبب
آپ کے باطل ہوجائیگی اور نوشیروان کے محل مین زلزلہ آنا اور چودہ کنگرونکا گرنا اشارہ
اس بات کی طرف ہی کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اُس زمانے مین اتنی بڑی سلطنت زمین پر
کوئی نہ تھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اوسکے خاندان مین اور ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور
سب ملک نوشیروانیونکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین اہل اسلام کے تصرف مین آیا
اور یزدجرد اوس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمانؓ کے وقت مین ہلاک ہوا پھر اُن مین کوئی
بادشاہ نہ ہوا نکتہ پیدا نہ ہونا آپکا بروز جمعہ یا ماہ رمضان یا اور کسی دن مین جو متبرک مشہور ہین

معجزہ
معجزہ
معجزہ
معجزہ
نکتہ عجیبہ متعلقہ معجزات ولادت شریفہ

اسمین یہ نکتہ ہی کہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ آپکو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی بلکہ ایسے دن
اور مہینے مین پیدا ہوئے کہ اوسکو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی ماہ ربیع الاول و روز دوشنبہ کو
آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام مین عادت ہی
کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف کرتے ہین اور مسلمانون کو مجتمع کرکے ذکر مولد شریف
کرتے ہین اور کثرت درود کی کرتے ہین اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہین
سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہی اور سبب ہی ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارھوین ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہی اور مکہ معظمہ مین
مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین مین
لکھا ہی کہ مین حاضر ہوا اُس مجلس مین جو مکہ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تھی بارھوین
ربیع الاول کو اور ذکر ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا مین نے
دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اُس مجلس سے بلند ہوئے مین نے اُن انوار مین تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا
کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسی محافل متبرکہ مین حاضر ہوا کرتے ہین اور بھی انوار تھے
رحمت الٰہی کے انتہی سو مسلمانون کو چاہیے کہ بمقتضاے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
محفل شریف کیا کرین اور اوسمین شریک ہوا کرین مگر شرط یہ ہی کہ بہ نیت خالص کیا کرین ریا
اور نمایش کو دخل نہ دین اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو
اکثر لوگ جو اس محفل مین فقط شعر خوانی پر اکتفا کرتے ہین یا روایات واہیہ نامعتبر
سناتے ہین خوب نہین ہی اور بھی علما نے لکھا ہے کہ اس محفل مین ذکر وفات شریف کا
نہ چاہیے اسلیے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غم جانکاہ اسمین
محض نازیبا ہے حرمین شریفین مین ہرگز عادت ذکر قصۂ وفات کی نہین ہے

فصل تیسری بیان حال رضاعت و دیگر حالات زمان طفولیت مین

سات روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدۂ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ لونڈی ابولہب کی تھی کہ ابولہب نے اُسے بوقت پہونچانے خبر ولادت شریف کی آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ مین نے ابولہب کو بعد موت کے خواب مین دیکھا اور حال پوچھا اُسنے کہا کہ عذاب شدید مین مبتلا ہون مگر ہمیشہ شب دوشنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطی سے کہ اشارہ نے سے اُنکے مین نے ثویبہ کو بسبب پہونچانے بشارت ولادت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو مل جاتا ہی کہ اُس سے ایک گونہ عذاب مین تخفیف ہو جاتی ہی علماے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کے لکھا ہی کہ جب ابولہب کا فر کو جسکی مذمت قرآن شریف مین تصریح وارد ہی بسبب خوشی ولادت شریف کے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اُسکو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اوسکے ہونگے بعد ثویبہ کے حلیمہ سعدیہ رض نے آپ کو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ لڑکون کو دودھ پلانے والیون کو دیدیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجا کے دودھ پلایا کرتی تھین اور بعد ختم ایام رضاعت کے پاس ماں باپ کے پہونچا دیا کرتی تھین اور ماں باپ لڑکون کے دودھ پلانے والیون کو نقد و جنس دیکر رضامند کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کہ نواح طائف مین تھا ساتھ اور عورتون کے مکہ کو واسطے لینے لڑکونکے آئین اور عورتون نے آپکو یتیم سمجھکر نہ لیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور بہت برکتین بسبب آپکے شامل حلیمہ کے ہوئین مادۂ خر سواری حلیمہ کی بسبب لاغری کے چل نہین سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے اُسپر سوار ہوئے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلہ کی سواریون سے آگے جاتی تھی اور جب حلیمہ کے گھر آپ پہونچے بہت فراخی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریان اُنکی خوب تازہ و فربہ ہو گئین اور

تخفیف عذاب ابولہب بسبب خوشی میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر دودھ پلانے حضرت حلیمہ سعدیہ کا

قوم قحط مین مبتلا تھی اونکے مویشی جنگل سے بھوکے آتے تھے اور لاغر تھے وہ لوگ اپنے چرواہون سے کہتے تھے کہ تم بھی بکریون کو وہین چراؤ جہان حلیمہ کی بکریان چرتی ہین دیکھو وہ کیسی سیر آتی ہین اور تازہ و فربہ ہین حال آپ پستان راست کا شیر پیا کرتے تھے اور پستان چپ اپنے بھائی رضاعی حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپکی جبلت مین تھی اور لڑکپن مین کبھی آپنے بول و براز کپڑے مین نہین کیا بلکہ دونون کے وقت مقرر تھے کہ اسیوقت رکھنے والے آپکو اوٹھا کر جا ضرور پیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی ستر عورت آپکا برہنہ نہین ہوتا تھا اور جو کپڑا اتفاقاً اوٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے حال چاند آپکے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپکو رونے سے بہلاتا چنانچہ کتب احادیث مین بروایت حضرت عباسؓ ثابت ہے اور صابونی محدث نے اس حدیث کو حسن باب معجزات مین لکھا ہے حال جب آپ پاؤن چلنے لگے اور دو برس کے ہوئے حضرت حلیمہ کے لڑکون کے ساتھ جنگل کو جہان مویشی انکے چرتے تھے تشریف لیجاتے تھے ایک دن آپ وہین تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے آئے اور اونھون نے آپ کو چت لٹا کے سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز عالم قدس کی بصورت پسی ہوئی دوا کے تھی پر کیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھ کے شگاف سینہ کو سی دیا اور مطلق تکلیف آپ کو معلوم نہ ہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور کہا کہ ہمارے بھائی مکے والے کا دو آدمیون نے آکر پیٹ چاک کیا یہ بات سنکر حلیمہ جلدی سے وہان پہونچین دیکھا کہ آپ بیٹھے ہین اور رنگ مبارک کا پریدہ اور متغیر ہو گیا ہے آپ سے حال پوچھا آپ نے بیان کیا پھر اپنے ساتھ آپ کو گھر لے آئین ف شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز نے تفسیر سورۂ الم نشرح مین لکھا ہے کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کے گھر تھے دوسری بار قرب زمانۂ جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری بار قبل نزول وحی کے

چوتھی بار شب معراج مین اور نکتہ اسمین یہ لکھا ہے کہ پہلی بار شق کرنا اسلیے تھا کہ آپ کے دل سے محبت لہو ولعب جو لڑکون کے دل مین ہوتی ہے نکال ڈالین اور دوسری بار اسلیے کہ جوانی مین آپ کے دل مین رغبت ایسے کامونکی جو بمقتضاے جوانی خلاف مرضی الٰہی سرزد ہوتی ہے نہ رہے اور تیسری بار اسلیے کہ آپکے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو اور چوتھی بار اسلیے کہ آپ کے دل کو طاقت مشاہدۂ عالم ملکوت اور لاہوت کی ہو فقط حلیمہ سعدیہ احوال شق صدر شریف کا دیکھ کے ڈرین اور آپ کو مکے مین آپکے گھر پہونچا دیا **حال** جب آپ چھ برس کے ہوے آپ کی والدۂ شریفہ نے انتقال کیا پاس اپنے اقارب کے مدینے کو گئی تھین وہانسے پھرتے ہوے موضع ابوا مین وفات پائی اور وہین مدفون ہوئین عبد المطلب دادا آپکی پرورش کے کفیل ہوے اور بیٹونسے زیادہ چاہتے تھے ہزار جان سے آپ پر عاشق تھے آپ کے صغر سن مین ہی کہ آپ آٹھ برس کے تھے اونکا بھی انتقال ہوا ابو طالب چچا آپ کے متکفل ہوے اور بہت محبت اور تعظیم سے آپکو رکھتے آپنے کمال رشد اور تہذیب سے نشو ونما پایا **حال** آپ کے صغر سن مین ایک بار مکہ معظمہ مین خشک سالی ہوئی ابو طالب آپکو اپنے ساتھ میدان مین لے گئے اور ببرکت آپکے استسقا کیا یعنے مینھ برسنے کی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی برکت سے خوب مینھ برسایا کہ عالم سیراب ہوگیا اور قحط دفع ہوگیا اسی باب مین قصیدہ ہے ابو طالب کا جسکا یہ شعر ہے ؎

وَاَبْیَضُ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

یعنی سفید رنگ گورا گورا پانی مانگتا ہے اپنے منہ سے جاے پناہ ہے یتیمون کی اور عصمت ہے بیوہ عورتون کی قصیدہ بہت بڑا ہے اور بہت مدح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین مذکور ہے **حال** ایک مرتبہ ابو طالب کے ساتھ بارہ برس کی عمر مین سفر تجارت شام کو گئے راہ مین بحیرا راہب نصاری کے صومعہ کے پاس اتفاق قیام آپکا ہوا راہب مذکور نے آپکو علامات نبوت سے پہچانا اور قافلے کی دعوت کی

اور ابو طالب سے کہا کہ یہ پیغمبر سردار سب عالمون کے ہین ہما اہل کتاب یہود اور نصاریٰ انکے دشمن ہین انکو
ملک شام مین نہ بیجاو مبادا انکے ہاتھ سے انھین گزند پہونچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہین بیچا اور بہت
نفع پایا اور وہین سے مکہ کو پھر آئے ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہے کہ اُن دنون
سات آدمی منجملہ نصاریٰ شام کے یہ حال دریافت کرکے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور اسی سال ہو
ہوگا واسطے قتل آپکے اُس طرف آئے تھے بحیرا نے اُنسے کہا کہ وہ پیغمبر برحق ہین تم اُنکی اطاعت کرو اور جب خدا کو
منظور ہے کہ اُنکو رتبہ عالی دے تو تمہارے ٹالنے سے نہین ٹلیگا اور تم اُنھین مار نہین سکو تب اس ارادہ سے باز رہے

فصل چوتھی بیان حالات شباب تا نبوت

جب آپ جوان ہوے اُن امور سے جو جوانون مین خلاف تہذیب ہوتے ہین منزہ تھے اور صدق
و امانت و دیانت وجملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپکو
محافل لہو و لعب مین بلاتے آپ ہرگز شریک نہ ہوتے تھے اور سب قریش کو آپ کے صدق و امانت کا
اقرار تھا یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے حال پچیس[۲۵] برس کی عمر مین مال بی بی خدیجہ کا کہ
ایک عورت مالدار قریش مین تھین لیکے آپ واسطے تجارت کے تشریف لیگئے اس سفر مین
نسطورا راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کردیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہین جنکا ذکر تھا اگلے انبیا کی
کتابون مین ہے میسرہ غلام خدیجہ رضہ کا آپ کے ساتھ تھا اُسنے بہت معجزات آپکے سفر مین دیکھے
اور آکر خدیجہ رضہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ رضہ نے دیکھا جسوقت کہ آپ اُس سفر سے پھری ہوے
آتے تھے وہ بالاخانے کے غرفے مین بیٹھی تھین وہانسے آپ آتے نظر پڑے آپ پر دو فرشتے
سایہ کیے تھے میسرہ نے بیان کیا کہ مین نے سارے سفر مین ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہ رضہ نے
یہ حال سُنکے خواہش نکاح کی آپ کے ساتھ کی اور ابو طالب اس بات سے مطلع ہوئے اور بعد
تقرر نکاح کے اشراف و اعیان قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ رضہ کے مکان پر گئے

حال خدیجہ رضی اللہ عنہا کا لیجانا آنحضرت کا تجارت کو اور سفر سے مراجعت مین خدیجہ رضی اللہ عنہا کا خواہان نکاح آپ سے ہونا بیان خطبہ نکاح کا

اونکی جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل برادر عم زاد اونکے تھے ابوطالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اور فضائل اور مناقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش نے خانہ کعبہ کو کہ بسبب صدمات سیل و باراں وغیرہ کے بنا اوسکی ضعیف ہوگئی تھی از سرنو بنا کیا آپس مین اونکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانہ کعبہ مین اوسکی جگہہ پر کون رکھے اور بخیال حصول فخر و شرف کے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو مین رکھون قریب تھا کہ اونمین ہتھیار چلے آخر سب کی راے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو سب سے پہلے جو مسجد حرام مین آوے اوسکے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح کو سب سے پہلے آپ وہان تشریف لائے قریش آپ کو دیکھ کے بہت خوش ہوے اور کہا کہ یہ امین ہین جو یہ حکم دین اوسپر ہم سب راضی ہین اللہ جل جلالہ نے آپ کو عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضاے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ سب قریش نہایت رضامند ہوے آپنے فرمایا کہ جس جگہہ اب حجر اسود رکھا ہے وہانسے ایک چادر مین کر کے اوسے اوٹھاوین اور اوس چادر کو ہر قبیلۂ قریش کا ایک آدمی تھام لے اس طرح اوٹھا کے متصل دیوار کعبۂ معظمہ کے جہان رکھنا منظور ہے رکھین پس اوس اوٹھانے مین تو سب شریک ہوا اور ہر ایک کو شرف حاصل ہوا بعد ازین سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر وکیل کرین چونکہ فعل وکیل بمنزلۂ فعل موکل کے ہوتا ہے اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہوگا قریش نے بدل وجان اس فیصلے کو قبول کیا اور مطابق اسکے عمل مین لائے

فصل پانچوین بیان حالات زمان نبوت مین تا معراج

جب عمر شریف چالیس برس کی پہونچی اور زمانۂ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب صحیح نظر آتے جو کچھ آپ خواب مین دیکھتے مانند سپیدۂ صبح کے ظہور مین آتا اور خلوت آپ نے اختیار کی کئی روز کا توشہ ساتھ لیکے غار حرا مین جا بیٹھتے اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتے دو شنبے کے دن

آٹھوین ربیع الاول کو غار حرا مین جبرئیلؑ آپ کے پاس آئے اور وحی الٰہی لائے آپسے
کہا کہ پڑھو آپنے کہا کہ مین پڑھا نہین ہون پھر اُنھون نے آپ سے معانقہ کرکے آپ کو
خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑکے آپ سے پھر کہا کہ پڑھو آپ نے
پھر کہا کہ مین پڑھا نہین ہون پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر اِقْرَأْ بِاسْمِ
رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۵ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۵ تک پڑھایا بسبب نزول وحی کے آپ کی بدن کو
بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولتخانے مین تشریف لائے اور فرمایا مجھے اُڑھاؤ حضرت
بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اوڑھالیا پھر آپ نے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہی حضرت خدیجہ نے
کہا کہ خدائے تعالیٰ تمھین ضایع نہ کریگا - اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کرکے کہا کہ تم
غریبونکی مدد کرتے ہو مفلس بے مالون کے لیے مال کی سبیل کردیتے ہو نوایب حق یعنی ایسی کامونمین
جنسے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپ کو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ برادر عم زاد انکے تھے
لے گئین وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اونسے حال بیان کیا اونھون نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہی
جو موسیٰ علیہ السّلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش مین جوان ہوتا
اُن دنون مین جب کفار تمھین نکال دینگے آپ نے پوچھا کہ یہ لوگ کیا مجھے نکالدینگے
ورقہ نے کہا کہ ہان اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہے جیسی تم پر نازل ہوئی لوگ اُسکے
دشمن ہوجاتے ہین پھر اونھین دنون ورقہ کا انتقال ہوگیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اونسے تصدیق تو
آپ کی کی تھی مگر زمانۂ ظہور نبوت اور اتباع احکام کو نہین پایا آپ نے فرمایا کہ
مین نے اوسے سفید کپڑے پہنے خواب مین دیکھا اگر نجات اوسکی نہ ہوتی اور مسلمانون مین
محسوب نہ ہوتا تو سفید کپڑے پہنے نظر نہ آتا **حال** ابتداے نبوت مین سورۂ فاتحہ

نازل ہوئی ایک دن حضرت جبرئیلؑ نے آکر سورۂ فاتحہ آپ کو سکھا دی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین مین پیر مار کے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپنے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپ نے حضرت جبرئیلؑ کی ساتھ پڑھی حال سب سے پہلے جو انان احرار مین ایمان لائے ابو بکر صدیقؓ اور عورتون مین حضرت خدیجہ رضؓ اور لڑکون مین حضرت علیؓ اور غلامون مین حضرت بلالؓ اور غلامان آزاد مین حضرت زید بن حارثہ رضؓ بعد ازین حضرت عثمان رضؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور عبدالرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے حال پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہانتک کہ آیۂ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ نازل ہوئی یعنی جو تمھین حکم ہے اوسکو صاف کھلے کھلے باعلان بیان کرو تب آپ نے دعوت اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت بتون کی سُنی نہایت دشمن ہوے اور مسلمانون کو ایذا دینے لگے حضرت بلال امیہ بن خلف کافر کے کہ ایک سردار قریش مین تھا غلام تھے وہ انکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت اور پتھرون مین باندھکر دوپہر کو ڈالتا اور کہتا توحید سے منحرف ہوکر لات وعزیٰ کی الوہیت کا قائل ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہو جاتے مگر جب ہوش آتا احدًا احدًا کہتے یعنی مانتا ہون ایک ہی خدا کو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اونھین ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر امیہ بن خلف سے خرید کرکے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہین اُنھون نے کہا کہ مین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہونگا آپ شرط کرین یا نہ کرین اور اسی طرح حضرت صدیقؓ نے اور کئی لونڈی غلامونکو خرید کرکے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ مین صرف کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہین دیا جیسا ابو بکرؓ کے مال نے نفع دیا

تصریح حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر ... ... (handwritten margin note, partly legible)

آزاد کرنا اور نزول سورۂ واللیل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شان مین

اسی لیے سورۂ واللیل خدا تیعالی نے حضرت ابو بکر رضہ کی شان مین نازل فرمائی اور اونکی بہت تعریف کی اور اونکو اتقی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ رضامند کر دینے کا سورۂ والضحیٰ مین فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ لطفیل آپ کے سورۂ واللیل مین حضرت ابو بکر رضہ سے وعدہ کیا وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ

ف علما نے افضلیت حضرت ابو بکر صدیق رضہ پر سورۂ واللیل سے استدلال لطیف کیا ہے باین وضع کہ اس سورہ مین خدا تیعالی نے ابو بکر صدیق کو اتقی فرمایا وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ یعنے دور رکھا جائیگا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار جو دیتا ہی مال اپنا واسطے حاصل کرنے پاکیزگی کے یعنی ابو بکر صدیق اور سورۂ حجرات مین خدا تیعالی نے فرمایا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی بڑا بزرگ تم مین خدا تیعالی کے نزدیک اتقی تم مین کا ہے دونون آیتون کے ملانے سے حاصل ہوا کہ خدا تیعالی کے نزدیک اس امت مین اکرم و افضل ابو بکر صدیق رضہ ہین حال جب آیۂ وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ نازل ہوئی یعنے ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکون کو آپ نے کوہ صفا پر چڑھکر ایک ایک قبیلہ قریش کو لپکارا لوگ جمع ہوئے آپنے فرمایا کہ اگر مین تمھین خبر دون کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک لشکر آیا ہے اور تمھین قتل کیا چاہتا ہی تم یقین جانوگے اونھون نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانینگے اسلیے کہ تمسے ہمیشہ سچ ہی سُنا ہی جھوٹ کبھی نہین سُنا آپ نے فرمایا کہ مین تمھین عذاب سخت سے ڈراتا ہون یعنی عذاب آخرت سے یہ سُنکے ابو لہب نے کہا تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ أَلِهَٰذَا جَمَعْتَنَا خرابی ہو جیو تمھین سارے دن کیا اسی کام کے لیے ہمین اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہو گئے سورۂ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ تب ہی نازل ہوئی اور اوسمین اوسکو اور اوسکی جورو حمالة الحطب کو جہنمی فرمایا حمالة الحطب کے معنی ہین لکڑی

استدلال لطیف پر افضلیت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

حدیث سورۂ تبت یدا ابی لہب

اُٹھانے والی بسبب خسّت کے اپنے سر پر لکڑی کا گٹھا جنگل سے لایا کرتی تھی لہذا
حمالۃ الحطب اُسکا لقب ہوا آپ سے مثل ابو لہب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی تھی آپ کی
راہ مین واسطے ایذا رسانی کے کانٹے ڈالدیا کرتی تھی بعد نزول سورۂ تبّت کے ایک دن
ایک پتھر لیکے مسجد حرام مین کہ آپ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہان بیٹھے تھے
آئی خداتعالی نے اوسکی آنکھون کو آپ کے دیکھنے سے اندھا کردیا صرف ابوبکر صدیق رض کو
اُسنے وہان بیٹھا پایا اوسسے کہا مین نے سُنا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہجو کہی ہے
اگر مین اونھین یہان پاتی تو یہ پتھر اونکے سر سے مارتی اور پھر گئی یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہوا کہ خداتعالی نے حمالۃ الحطب کو آپ کے دیکھنے سے اندھا کردیا اور اوسکے
شر سے آپکو بچایا **حال** عتبہ اور عتیبہ ابو لہب کے دو بیٹے تھے رُقیّہ اور ام کلثوم صاحبزادیان
اُن دونون کے نکاح مین تھین جب سورۂ تبّت نازل ہوئی ابو لہب نے اپنے دونون
بیٹون سے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیون کو تم طلاق نہ دو گے تو مجھسے اور
تمسے کچھ علاقہ نہین دونون نے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتبہ نے روبرو آپکے جاکے
کلمات اور حرکات بے ادبی کے کیے آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ
یا اللہ اپنے کتون مین سے ایک کُتّا اسپر مسلط کردے ابو لہب مع اوسکے ایک بار شام کو بقصد
تجارت گیا راہ مین ایک منزل مین سُنا کہ یہان شیر لگتا ہے ابو لہب نے قافلے کے لوگون سے
کہا کہ مجھے اپنے اس بیٹے پر محمدؐ کی دعا کا خوف ہے سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کرکے
ایک اونچا سا ٹیلہ قائم کرکے عتبہ کو اوسپر بٹھایا اور آپ سب تلے اوسکے گرداگرد سوئے رات کو
شیر آیا اور عتبہ کو مار کر چلا گیا وہ تدبیر اونکی کچھ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا کہ دلون مین
راستی اور مستجاب الدعوات ہونا آپکا منقوش تھا مگر بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہین لاتے تھے

ہجرت حبشہ کا بیان

حال کفار مسلمانون کو بہت تکلیف دیتے تھے یہانتک کہ چند مسلمانون نے باجازت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرف حبشہ کے ہجرت کی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اور
حضرت عثمانؓ بن عفان مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
کے بھی گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے حق مین فرمایا کہ بعد لوط علیہ السلام
کے ہجرت عثمان کی مع زوجہ اپنی کے خدا کیواسطے ہوئی ہے حبشہ مین نجاشی بادشاہ جو تھا
اور مذہب نصاری رکھتا تھا اوسنے مسلمانونکو وہان اچھی طرح جگہہ دی کفار قریش کا اس
بات سے بہت دل جلا اور اونھون نے اپنی جانب سے کئی شخصون کو کہ انمین عمرو بن عاص
بھی تھا تحف وہدایا لیکے پاس نجاشی کے بھیجا باین غرض کہ مسلمانون کو اپنے پاس جگہہ نہ دے
وہ لوگ تحف وہدایا لیکے پاس نجاشی کے پہونچے اور مطلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانون کو
دربار مین بمواجہ فرستادگان قریش بلایا حضرت جعفرؓ نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور
کہا کہ ہم لوگ گمراہی مین مبتلا تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور حلال حرام کچھ نہین جانتے تھے
اور محض جاہل تھے خدا تعالی نے اپنے فضل عمیم سے اپنا پیغمبر بھیجا محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک اونپر نازل فرمایا اور علوم اولین وآخرین اونکو عنایت کیے کہ اونکے
سبب سے ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب بھلے کامون کا حکم کرتے ہین اور سب برے کامون سے
منع کرتے ہین نجاشی نے کہا کہ جو کلام اونپر اترا ہے اوسمین سے کچھ پڑھو حضرت جعفرؓ نے سورۂ مریم
ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر پہونچے فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا نجاشی بادشاہ کو کمال
رقت ہوئی یہانتک کہ آنسو اوسکی داڑھی پر بہے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰؑ پر
اوترا تھا دونون کی روشنی ایک روشندان سے ہے اور اہل اسلام سے کہا کہ بخوشی میرے
ملک مین رہو اور کفار کے مدعا کو رد کیا کفار نے عرض کیا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰؑ کے

حق مین بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہین نجاشی نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت
جعفرؓ نے کہا کہ ہم اونکے حق مین یہ کہتے ہین کہ وہ بندۂ خدا ہین اللہ تعالیٰ نے بحکم کلمۂ کن
اونکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا اور پیغمبر کیا اور متعلق اس بات کے
آیتین پڑھین نجاشی نے کہا کہ انجیل مین صفت عیسیٰؑ کی ایسی ہی لکھی ہے جیسی تمنے بیان کی
مرحبا تمھین اور اونھین جنکے پاس سے تم آئے ہو وہ بیشک پیغمبر خدا ہین تعریف اونکی انجیل
مین ہے اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اونکی دی ہے قسم خدا کی جو کام بادشاہی کا مجھ سے
متعلق نہ ہوتا تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوتا اور اونکو وضو کراتا اور تحفے قریش کے
پھیر دیے اور آدمی بھیجے ہوے قریش کے محروم وہان سے پھرے اور اہل اسلام
نجاشی مقیم رہے **حال** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارادہ ہجرت کا حبشہ کو
کیا تھا اور مکے سے نکل کر برک الغماد تک کہ چار منزل مکے سے ہے پہونچے مالک بن
دغنہ کہ سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور اوسنے حال دریافت کرکے کہا کہ تم ایسے آدمی
نہین ہو کہ مکے سے نکل جاؤ مین تمھین اپنی پناہ مین لے لیا اور مکان پر اونھین
پہونچا کر حال پناہ دینے کا سب شرفاے قریش سے ظاہر کیا کفار نے کہا باین شرط ہمین
منظور ہے کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور بآواز بلند نہ پڑھا کرین قرآن سنکے ہمارے لڑکے بالے
فریفتہ ہوتے ہین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اسکے بیرون صحن خانہ مین
ایک مسجد بنا کی تہجد مین اور نمازون مین قرآن مجید بآواز بلند پڑھنا شروع کیا اور ابوبکر صدیق
کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار اونھین رقت ہوتی ہمسائے کی عورتین
اور لڑکے مجتمع ہو کے سننے لگے محلے کے کفار نے رئیس پناہ دہندہ کو یہ حال کہلا بھیجا اوسنے
آکر ابوبکر صدیق سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ قائم نہ رہیگی ابوبکر صدیق نے کہا

مجھے سوائے خدا کے اور کی پناہ مین رہنا منظور نہین ہی وہ اپنی پناہ توڑکر چلا گیا اور ابوبکر صدیقؓ اپنے گھر بامان الٰہی محفوظ رہے حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانان ہمراہی آپ کے اکثر چھپے رہتے تھے اور انتالیس کو شمار اہل اسلام کی پہونچی تھی آپ ارقم کے گھر مین تھے عمرؓ بن الخطاب اور ابوجہل بن ہشام قریش کے دو بڑے سردار تھے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے اسلام عمر بن الخطابؓ یا ابوجہل بن ہشام سے سو حضرت عمرؓ کے حق مین وہ دعا قبول ہوئی اور دوسرے دن حضرت عمرؓ مشرف باسلام ہوئے قصہ اونکے اسلام کا یہ ہی کہ ایک دن ابوجہل لعین نے ایک مجمع مین کہ عمرؓ بن الخطاب بھی اوسمین تھے متصل خانۂ کعبہ کے کہا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سر کاٹ لاوے مین اوسکو سو اونٹ اور چالیس ہزار درم دون حضرت عمرؓ نے کہا مین یہ کام کرسکتا ہون ابوجہل نے لات وعزیٰ کی سو اونٹ دینے کے لیے بشرط مذکور قسم کھائی اور کعبے مین جاکی ہُبل کو گواہ کیا عمرؓ باین قصد روانہ ہوے راہ مین ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام ہوچکا تھا اوسنے پوچھا کہان جاتے ہو عمرؓ نے کہا محمدؐ کے قتل کو اوسنے کہا بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچوگے عمرؓ نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ تمنے بھی دین بدلا ہی اگر ایسا ہو تو پہلے تمھین ہی قتل کرون اُسنے کہا کہ مین آبا کے دین پر ہون نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیمؑ واسمعیلؑ کے دین پر ہون اور ظاہر مین یہ معلوم ہوا کہ آبائی مشرکین کے دین پر ہی پھر اوس شخص نے کہا تمھاری بہن اور سعید بن زید بہنوئی تمھارے بھی مسلمان ہوگئی ہین پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کرو عمرؓ نے کہا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوے ہین کہا تمھارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھاینگے یہ بات سُنکے عمرؓ طیش کھاکر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اُسوقت اُنکے گھر مین خبابؓ صحابی تھے اور سورۂ طٰہٰ کہ اُنھین دنون نازل ہوئی تھی عمرؓ کی بہن اور بہنوئی کو پڑھا رہے تھے اور کواڑ دروازے کے بند تھے

سنہ ۶ اسلام حضرت عمرؓ

۷ خباب صحابی ... [illegible]

عمرؓ نے کواڑ کھلوائے خباب چھپ رہے اور جس صحیفے مین سورۂ طٰہٰ لکھی تھی اُسے چھپا دیا اور
عمرؓ نے آکر پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے اونھون نے کہا باتین کرتے تھے پھر عمرؓ نے ایک بکری
ذبح کی اور گوشت اُسکا بھون کر بہن بہنوئی کو کھانے کو کہا اونھون نے عذر کیا عمرؓ کو اُنکے
اسلام کا یقین ہوا اور اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ اونکی بہن کا سر اور مُنہ خون آلودہ
ہوگیا اونھون نے بیتاب ہوکر کہا چاہو مارو چاہو چھوڑو ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لائے ہین اور وہ پیغمبر برحق ہین عمرؓ نے دین اسلام مین اُنکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور
خون کو دیکھ کے رحم کھایا الگ ہوگئے ایک گوشہ مین جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم
پڑھتے تھے میرے پاس تو لاؤ تب اوس صحیفے کو جسمین سورۂ طٰہٰ تھی نکالا عمرؓ نے چاہا کہ ہاتھ مین
لیکر پڑھین اونکی بہن نے کہا کہ تم نجاست شرک سے آلودہ ہو اور اسکو نہین چھوتے ہین مگر پاکیزہ
لوگ تب عمرؓ نے غسل کیا اور پھر سورۂ طٰہٰ کو ہاتھ مین لیکر سرے سے پڑھا جب اس آیت کو پہونچے
اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی عمرؓ نے اس کلام معجز نظام سے متاثر ہوکے کہا
کیا اچھا کلام ہے اور کیا پاکیزہ بیان ہے خباب عمر رضی اللہ عنہ کا حال تاثر سمجھ کے
نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے تمھارے یا ابوجہل
کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو مین جانتا ہون تمھارے لیے وہ دعا قبول ہوئی
بعد اسکے عمر رضی اللہ عنہ خباب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہان آپ تشریف رکھتے تھے
گئے آپ خبر پاکے دروازے پر نکل آئے اور عمرؓ سے بغلگیر ہوکر اونھین خوب دبایا
کہ بند بند عمرؓ کا ہل گیا اور فرمایا کہ اے عمرؓ مسلمان ہو جا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ باواز بلند فرمایا سب کر سب مسلمانون نے

جو گھر مین تھے آواز تکبیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوے حضرت عمرؓ نے پوچھا
کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہین آپ نے فرمایا کہ تمسے چالیس کا عدد پورا ہوا ہے
حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مشرکین عبادت لات و عزیٰ کی علانیہ کرتے ہین
ہملوگ خدا ے وحدہ لاشریک کی عبادت کیون پوشیدہ کرین اور اوسی وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکے سب مسلمانون کو ساتھ لیکے مسجد حرام مین آئے
اور برملا بجماعت نماز ادا کی اور اوسی دن سے مسلمانون کو بہت قوت و عزت ہوئی
صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مَا زِلْنَا
اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ یعنی ہم ہمیشہ باعزت رہی جب سے اسلام لائے عمرؓ
ف صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن مین ایک
بتخانے مین تھا اور مشرکین نے بت کے لیے قربانی کی بت کے پیٹ مین سے آواز آئی
یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ارے ایک کام کی بات ہی
ایک مرد فصیح کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور لوگ یہ آواز سنکے بھاگ گئے مین ٹھہر رہا
دوسری بار پھر مین نے وہی آواز سنی پھر اونھین دنون معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
طرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے دعوت کرتے ہین بعض کتب تواریخ مین یہ قصہ روز اسلام عمرؓ کا لکھا ہی
اور صحیح بخاری سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اوس سے پہلے کا قصہ ہی بہرکیف ایک یہ معجزہ آنحضرتؐ کا
حضرت عمرؓ نے قبل اسلام مشاہدہ کیا حال ابو طالب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
بہت حمایت کرتے تھے اور بسبب اونکی حمایت کے کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہین
پاتے تھے اور ہمیشہ ابو طالب سے اس باب مین کہتے تھے مگر ابو طالب ونکی نہین سنتے تھے ایک
مرتبہ سب کفار نے مجتمع ہوکر ابو طالب سے کہا یا محمدؐ کو ہمارے حوالہ کر دو یا تمسے ہم لڑینگے

ابوطالب نے آپکا حوالے کردینا قبول نہ کیا کفار نے ارادہ مصمم آپ کے قتل کا کیا ابوطالب آپ کو لیکر مع سارے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھاٹی مین واسطے محافظت کے جا رہے اور کفار نے آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات مین کہ کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب سے سلوک نہ کرے بلکہ بنیون اور سوداگرون کو منع کر دیا تھا کہ ان لوگون کے پاس کچھ چیز نہ بھیجین اور ایک کاغذ عہدنامہ قطع علاقہ کا ان لوگون سے لکھ کے خانۂ کعبہ مین لٹکا دیا تین سال تک آنحضرت صلعم اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اُس شعب مین نہایت تکلیف مین مبتلا رہے آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیڑے نے کاغذ عہدنامے کو جو کعبے مین لٹکایا تھا بالکل کھا لیا سوائے نام اللہ کے جہان کہین اُسمین تھا ایک حرف نہین چھوڑا آپنے یہ حال ابوطالب سے کہا ابوطالب نے شعب سے نکل کر یہ بات قریش سے بیان کی اور کہا کہ اُس کاغذ کو دیکھو اگر محمدؐ کا بیان غلط نکلے تو ہم انھین تمھین دیدینگے اور اگر صحیح نکلے تو آمنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بد سے باز آؤ قریش نے کعبے پر سے اُتار کے اوس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیڑے نے سوائے نام اللہ کے سب حرفون کو کھا لیا تھا تب قریش اُس ظلم سے باز آئے اور عہدنامے کو چاک کر ڈالا اور ابوطالب ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بنی ہاشم و بنی مطلب کے شعب سے نکل آئے ف عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد الشمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشم کی اولاد مین ہین اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے عبد اللہ اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد مین بنی المطلب ہین امام شافعی رحمۃ اللہ انھین مین سے ہین عبد الشمس کی اولاد مین بنی اُمیہ ہین اُمیہ عبد الشمس کا بیٹا تھا حضرت عثمانؓ بنی اُمیہ مین ہین اور نوفل کی اولاد مین حضرت جبیرؓ بن مطعم صحابی اور سعید بن جبیر تابعی ہین بنی مطلب حالت کفر مین بھی مثل بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ رہے اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ ذوی القربیٰ کا
تقسیم فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد الشمس اور اولاد نوفل کو نہین دیا حضرت
عثمان رضؓ اور جبیر بن مطعم نے اس باب مین عرض کیا اونکا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمین انکار
نہین اسلیے کہ خدا تعالیٰ نے آپکو اُن مین پیدا کیا ہے مگر بنی مطلب و ہم آپ سے ایک سی قرابت
رکھتے ہین اونکی ترجیح کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب و بنی ہاشم مثل ذات واحد کے ہین
یعنے ہمیشہ باہم رہتے ہین ترجیح کی یہ وجہ ہے حال ہمیشہ آپ ابو طالب کو دعوت طرف
اسلام کے کرتے تھے اور باوجود صدق اسکے کہ اونکے دل مین خوب حقیقت ملت اسلام کی ثابت تھی
اسلیے کہ باپ دادے کے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے انھون نے اسلام قبول نہ کیا
حتیٰ کہ زمانہ اونکی موت کا پہونچا آپ نے کہا اے چچا ایک بار کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ لو تو مجھے
خدا تعالیٰ سے تمھاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابو طالب نے نہ مانا اور عار بیجا سے بچنے کو
نار اختیار کی ف صحیح بخاری مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو طالب کو کچھ
آپ کے سبب سے نفع ہوا وہ اپکی بہت حمایت کرتے تھے آپنے کہا کہ وہ ٹخنون تک
آگ مین ہے اور اگر مین نہ ہوتا وہ دوزخ کے تلے کے درجے مین ہوتا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپکی کرتے تھے بہت رنج ہوا
اور اوسی سال مین حضرت خدیجہ رضؓ کا بھی انتقال ہوا اور اونکے انتقال کا بھی آپ کو بڑا
رنج ہوا اسلیے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا ف حضرت خدیجہ رضؓ کا بہت بڑا رتبہ تھا
حتیٰ کہ حدیث مین وارد ہے کہ زبانی حضرت جبرئیل ؑ کے خدا تعالیٰ نے حضرت خدیجہ رضؓ کو
بشارت بہشت کی اور سلام کہلا بھیجا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا
بعد وفات حضرت خدیجہ رضؓ کے آپ کے دو نکاح قرار پائے ایک بکر یعنی عائشہ رضؓ

سنہ ۱۰ ذکر وفات ابو طالب ۱۲

بیان فضائل خدیجہ

بنت ابوبکر صدیق سے کہ وہ اُن دنون مین چھ برس کی تھین کئے مین اونکا نکاح ہوا اور
مدینے مین جب نو برس کی ہوئین [illegible] دوسری شب یعنی سودہ بنت زمعہ سے مکہ
مین نکاح ہوا اور آپ کے ساتھ مدینے مین آئین اور ہمیشہ ازواج مطہرات مین ہین حال
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام مین بہت کوشش کرتے تھے مگر کفار مکہ
بہت تکلیفین دیتے تھے اور راہ راست پر نہین آتے تھے ایکبار آپ طائف کو تشریف لگئے
اور وہان کے لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی تین شخص وہان سردار تھے عبدیالیل اور
مسعود اور حبیب نے اور سب وہانکے شرفا سے اسلام کے لیے کہا اُنھون نے قبول نہ کیا بلکہ
وہان کے سفلے لوگون کو بہکاکے آپ کو بہت تکلیف پہونچائی آپ وہانسے بہت ملول ہوکے
پھر آئے کے اور طائف کی راہ مین عتبہ اور شیبہ کا کہ سرداران قریش مین سے تھے ایک
باغ تھا اوسمین آپ جب پہونچے درختون کے سائے مین ٹھہرے اُسوقت عتبہ اور شیبہ بھی انہی
باغ مین تھے اونھون نے اپنے غلام کے ہاتھ کہ عداس نام نصرانی تھا بمقتضائے قرابت رحم کھاکے
انگور بھیجے آپ نے کھانے سے پہلے کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عداس نے کہا کہ اس بستی مین تو مین نے
یہ نام کبھی نہین سُنا آپنے پوچھا کہ تو کہان رہتا ہے اُسنے کہا نینوےٰ مین آپنے کہا میرے بھائی یونس کی
بستی مین عداس نے پوچھا کہ یونس تمھارے بھائی کیسے ہوے آپنے فرمایا یونس پیغمبر تھے مین بھی پیغمبر ہون
عداس نے آپکا نام پوچھا آپنے فرمایا محمدؐ عداس نے کہا کہ مین نے تمھارا وصف انجیل و توریت مین
پایا ہے مدت سے مین تمھارے مبعوث ہونیکا منتظر تھا اور مسلمان ہوگیا اور ہاتھ پاؤن آپ کے چومے جب
عتبہ و شیبہ کے پاس پہونچا اونھون نے ہاتھ پاؤن چومنا اوسکا دور سے جہان بیٹھے تھے وہین سے دیکھا تھا
کہا کہ اس شخص نے تجھے فریب دیا اُسنے کہا کہ پیغمبر ہین ساری زمین پر اونسے کوئی بہتر نہین جب آپ
بطن نخلہ مین کہ ایک دن کی راہ پر مکہ سے ہے پہونچے رات کو وہان ٹھہرے آپ قرآن مجید نماز مین پڑھتے تھے

سات یا نو جن نینوی کو وہان پہونچے اور کلام اللہ سنکے ٹھہر گئے جب آپ نماز پڑھ چکے وہ ظاہر ہوے آپنے انھین اسلام کی طرف دعوت کی وہ سب بے توقف مسلمان ہوگئے اور اونھون نے اپنی قوم کو جاکے اسلام کی طرف دعوت کی سورۂ احقاف مین آیۂ وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ مین اسی قصہ کی طرف اشارہ ہی پھر آپ مکے کو تشریف لیگئے اور بدستور ہدایت خلق اللہ اور دعوت اسلام مین مشغول ہوے

فصل چھٹی معراج کے بیان مین

ایام اقامت مکے مین گیارھوین سال نبوت سے معراج ہوئی آپ ام ہانی بنت ابی طالب کے گھر تشریف رکھتے تھے چھت شق ہوئی اور حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ کو اوٹھا کے مسجد حرام مین لیگئے اور وہان سینہ مبارک اور شکم کو شق کیا اور آب زمزم سے دل مبارک کو اور سب اندرون سینہ اور شکم کو دھویا اور سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کے لائے تھے اس سے آپ کے دل کو پر کیا بعد ازین براق کو کہ جنت سے لائے تھے اور وہ جانور تھا خچر سے قد مین کچھ نیچا اور دراز گوش سے اونچا آپ کی سواری کے واسطے پیش کیا ایسا تیز رفتار تھا کہ جہانتک نگاہ پہونچتی تھی ایک قدم اوسکا ہوتا تھا جب آپ نے سوار ہونیکا قصد کیا براق شوخی کرنے لگا حضرت جبرئیل نے کہا اے براق تو کیون شوخی کرتا ہے تجھپر ایسا شخص سوار ہوتا ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک اُسکا سب سے زیادہ رتبہ ہے براق شرماکے پسینہ پسینہ ہوگیا صحیح ترمذی مین یہ روایت اسی طرح مذکور ہے اور بعضی کتب تواریخ مین لکھا ہے کہ براق نے درخواست کی کہ قیامت کے دن آپ میری ہی پشت پر سوار ہون اور آپ نے اوسکی اس درخواست کو قبول فرمایا پھر آپ سوار ہوے اور حضرت جبرئیل ہمراہ تھے اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کو تشریف لیگئے وہان ارواح انبیاے کرام کی حاضر تھین آپ نے امام ہوکے بموجب حکم خداے تعالی کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازین سب پیغمبر حمد الٰہی بجالائے حضرت ابراہیم اور موسی اور

معلوم ہوتا ہے کہ اس عالم مین ۔۔۔ کلام اللہ سے ثابت ہوتا ہے اور معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازقبیل عالم آخرت تھی جیسا کہ حضرات صوفیہ اہل تحقیق

داؤد اور سلیمان اور عیسیٰ علیہم السلام نے حمد الٰہی مین خطبۂ بلیغ پڑھا اور اوسمین نعتین جو اونسے علاقہ رکھتی تھین بیان کین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حمد الٰہی مین نعماے متعلقہ بذات خود بیان فرمائین جنسے افضلیت آپ کی سب انبیاے کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اون صفات کو سن کے انبیاے کرام کو خطاب کرکے کہا بِهٰذَا اَفْضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ بسبب انھین صفات کے محمدؐ تم سے افضل ہوے بعد ازین آپ آسمان کو تشریف لیگئے جب پہلے آسمان پر پہونچے دروازہ حضرت جبرئیلؑ نے کھلوایا فرشتے نے جو دربان فلک تھا پوچھا کون ہو کہا جبرئیلؑ کہا تمھارے ساتھ کون ہو کہا محمدؐ کہا کیا وہ بلائے گئے ہین کہا ہان کہا مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْٓءُ جَآءَ خوشی ہو اونھین اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول مین داخل ہوے وہان حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ تمھارے باپ آدم ہین انھین سلام کرو آپ نے سلام کیا حضرت آدمؑ نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ خوشی ہو جیو فرزند نیک اور نبی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھ گوری گوری صورتین حضرت آدمؑ کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھین اور کچھ صورتین کالی کالی اونکے بائین طرف نظر آتی تھین جب حضرت آدمؑ داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائین طرف دیکھتے ناخوش ہوتے حضرت جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف اونکی اولاد نیک کی صورتین نظر آتی ہین جو بہشتی ہین اسلیے انھین دیکھکر حضرت آدم خوش ہو جاتے ہین اور بائین طرف اونکی اولاد بد کی صورتین نظر آتی ہین جو دوزخی ہین اسلیے اونھین دیکھکر ناخوش ہو جاتے ہین پھر دوسرے آسمان پر تشریف لیگئے وہان بھی حضرت جبرئیلؑ نے دروازہ کھلوایا فرشتۂ دربان نے پوچھا کون ہو کہا جبرئیلؑ کہا کون ساتھ ہو کہا محمدؐ کہا کیا بلائے گئے ہین کہا ہان کہا مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْٓءُ جَآءَ

خوشی ہوا اونھین اچھا آنا آئے اور وہان آپ نے حضرت یحیٰی اور عیسیٰ علیہما السلام کو دیکھا
حضرت جبرئیلؑ نے کہا یہ یحییٰؑ اور عیسیٰؑ ہین انھین سلام کرو آپ نے سلام کیا اُن دونون
صاحبون نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ خوشی
ہو جیو برادر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین تیسرے آسمان پر آپ تشریف لیگئے اور
حضرت جبرئیلؑ نے بدستور دروازہ کھلوایا وہان کے دربان نے بھی ویسی گفتگو کی
جیسی دربان آسمان اول و دوم نے کی تھی اور اوس آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا اونھین ایک شطر حسن کا ملا ہے شطر کے معنی ہین نصف اور بھی
ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسفؑ کو ملا اور نصف سارے عالم کو یا ایک حصہ کامل
حسن کا اونھین ملا حضرت جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہین انھین سلام کرو آپ نے سلام کیا
اونھون نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ پھر چوتھے آسمان پر
تشریف لے گئے اور حضرت جبرئیلؑ اور فرشتہ دربان سے حسب سابق گفتگو ہوئی اور وہان
حضرت ادریسؑ سے ملاقات ہوئی اور اونسے سلام و جواب مرحبا حسب سابق ہوا مگر انھون نے
آپ کو الاخ الصالح کہا حالانکہ وہ آپکے اجداد مین ہین قیاس مقتضی اس بات کو ہے
کہ الابن الصالح کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علما نے اسکی
توجیہ مین یہ بات لکھی ہے کہ حضرت ادریسؑ نے براہ تعظیم آپ کو الاخ الصالح کہا فقط بعد
ازین آپ پانچوین آسمان پر تشریف لے گئے اور بعد گفتگوے معمولی دربان و جبرئیلؑ کے
اوس آسمان مین جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
اُن سے سلام و جواب و مرحبا بدستور سابق ہوا بعد ازین چھٹے آسمان کو آپ تشریف لیگئے
وہان بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب مرحبا بھی مثل سابق ہوا

اور جب وہانسے بڑھے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام روئے اور کہا کہ میرے بعد یہ جوان پیغمبر
ہوا اور اسکی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت مین جاوینگے مقصود اُنکا اسف تھا
اپنی امت کے حال پر کہ بسبب نافرمانیون کے زیادہ بہشت مین جانے سے محروم رہے
بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لیگئے اور بعد کھلوانے دروازے کے اور ہوئی گفتگو حسب
سابق کے اُس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے
پیٹھ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بیت المعمور مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہین
کہ پھر اُسمین نہین آتے اور حضرت جبرئیل ؑ نے کہا کہ یہ باپ تمھارے ابراہیم ہین انھین سلام کرو
آپ نے سلام کیا انھون نے جواب سلام دیا اور کہا مَرحَبًا بِالاِبنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ
بعد ازین سدرۃ المنتہیٰ کے پاس تشریف لیگئے وہ بیری کا درخت ہی بڑا عظیم الشان آپنے
فرمایا کہ اُسکے پتّے ایسے ہین جیسے ہاتھی کے کان اور اُسکے بیر ایسے جیسے مٹکے ہجر کے ہجر ایک
شہر کا نام ہے وہانکے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہین اور آپنے فرمایا کہ اسپر بیشمار پتنگے سونے کے تھے
یعنے فرشتے اس صورت کے آپنے آگے جانیکا قصد کیا حضرت جبرئیل ؑ وہان ٹھہر گئے آپنے
سبب پوچھا کہا کہ مجھے یہان سے اوپر جانے کی طاقت نہین ؎ اگر یکسر موے برتر پرم ؞
فروغ تجلی بسوزد پرم ؞ اگر بال بھر مین اوپر اُڑون روشنی تجلّی کی جلادیوے میرے پر کتب سیر مین
لکھا ہی کہ وہانسے براق کو آپ نے چھوڑا وہان رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی
روشنی پر غالب تھی اُسپر آپ کو بٹھایا رفرف لغت مین بچھونے کو کہتے ہین پس وہ رفرف
مسند سبز زرین نورانی تھا مثل تخت روان کے آپ کو اُسپر سوار کیا اور وہ آپکو کرسی وغیرہ
سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طے کرکے عرش تک لیگیا حال اللہ جل جلالہ سے آپ کو
ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہین ہوا اور نہ کوئی فرشتہ اس قرب کو کبھی پہونچا

اور اللہ تعالیٰ نے آپسے کلام کیا اور آپ کو دیدار مبارک اپنا دکھلایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے آپنے بالہام ربانی کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب عبادتین زبانی اور بدنی اور مالی اللہ کو لیے ہین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلام تیرے پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پھر آپنے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندون پر تب فرشتون نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سواے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نکتہ آپکا اوسوقت التحیات للہ آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہونے کے حضور بادشاہ مین کورنش وتسلیمات بجالاتے ہین اور خدا ے تعالیٰ کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا ہوا جیسے بادشاہ اپنے مقربک سلام بہ کمال مہربانی وتوقیر لیتے ہین پھر آپکا السلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسے مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہین بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگون کو یاد کرتے ہین کہ وہ بھی مشمول مراحم شاہی ہو جائین پھر ملائکہ کا اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک کہنا ایسا ہے جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص اور مکرمت باختصاص دیکھکے بادشاہ کی مدح وثنا اور اوس امیر کی تعریف اور مستحق تقرب ہونا بیان کرتے ہین چونکہ نماز معراج المؤمنین ہے واسطے یاد دہی حال معراج جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود مین یہ سب عبارت پڑھی جاوے قعود نماز کی سب ہیئتون مین بندون کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہے گویا بادشاہ کے حضور سے بندے کو بسبب کمال عنایت کے اجازت

بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جہت سے پڑھنا التحیات کا کہ بوقت کمال توقیر جناب سید الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت انکی حاصل ہوئی تھی قعود مین مقرر ہوئی تکملہ ثانیہ بعضے
گنہگارون کو دل مین یہ خلجان ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت
کرامت مین عباد صالحین کو بالخصوص یاد فرمایا گنہگارون کا ذکر نہ کیا جواب اسکا بعضے
بزرگون نے خوب لکھا ہی وہ یہ ہی کہ ممکن نہ تھا کہ ایسے وقت مین آپ گنہگارون کو یاد نہ کرتے
آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپکی گنہگارونپر زیادہ تر تھی سو آپنے اس مقام قرب
وحضور مین گنہگارون کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا اس طرح کہ ایکطرح رتبہ انکا صالحین سے
بڑھ گیا یعنی آپ نے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا بصیغہ متکلم مع الغیر فرمایا سلام ہم سب پر اَلسَّلَامُ عَلَيَّ
سلام مجھپر بصیغہ متکلم واحد نہ فرمایا سو گنہگارونکو آپ نے بنظر غریب پروری اپنے ساتھ شامل
کرلیا اور صالحین سے پہلے انھین یاد کیا ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند ۔ حاصل اللہ جل جلالہ نے
اوس رات مین ایسے علم اور فیض آپ کو عطا فرمائے کہ زبان بیان اوسکے اظہار سے کوتاہ ہی
خود خدا تعالی نے مبہم رکھا ہی فرمایا ہے فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی پس وحی بھیجی
خدا تعالی نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ کہ وحی بھیجی اور اللہ تعالی نے پچاس وقت کی نماز
آپ کی امت پر فرض کی آپ وہانسے پھرے جب چھٹے آسمان پر حضرت موسی علیہ السلام کے
پاس آئے اونھون نے پوچھا کہ تمھاری امت پر کیا فرض ہوا آپ نے کہا پچاس وقت کی نماز
ہر روز حضرت موسیٰ نے کہا کہ تمھاری امت سے پچاس وقت کی نماز ہرگز نہ ہو سکیگی مین معاملہ
بنی اسرائیل کا خوب بھگتا ہی اور بہت تدبیرین انکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہون مجھے حال
خوب معلوم ہی تم اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خدا تعالی سے اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو
آپنے بموجب مشورہ موسی علیہ السلام کے کیا اور خدا تعالی نے دس نمازون کی تخفیف کی

چالیس رکھین پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اونھون نے پھر تقریر مثل سابق کے کی اور آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتی ہوتی دس کو پہونچی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے جب مراجعت فرمائی خدائے تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ تمھاری امت سے پانچ وقت کی نماز بھی نہ ہوسکے گی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو آپنے فرمایا کہ مین نے یہانتک اللہ جل جلالہ کے حضور مین بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے مین شرم آتی ہے مین نے پانچ وقت کی نماز قبول کرلی اسیوقت عرش سے ندا آئی اَمۡضَیۡتُ فَرِیۡضَتِیۡ وَ خَفَّفۡتُ عَنۡ عِبَادِیۡ پورا کیا مین نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندون سے یعنے ہر نیکی کا دس گونہ ثواب ہوتا ہے پس پانچ نمازین بحساب ثواب کے پچاس ہوئین جتنی کہ خدائے تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھین اور بندون کو آسانی ہوگئی کہ پانچ ہی نمازین پڑھینگے اور پچاس کا ثواب پاوینگے

ف صحیح بخاری مین تو فرض ہونا پچاس نماز ونکا شب معراج مین اور حسب شرح سابق تخفیف ہوکے پانچ کا رہنا مذکور ہے روزونکا ذکر نہین اور بعض کتابون مین فرض ہونا چھ مہینے کے روزونکا اور تخفیف ہوکے ایک مہینے کا رہنا بھی مذکور ہے ف آپکے سامنے شب معراج مین تین پیالے پیش ہوے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپنے دودھ کا پیالہ لیا حضرت جبرئیلؑ نے کہا اِخۡتَرۡتَ الۡفِطۡرَۃَ تمنے اختیار کیا فطرت اسلام کو دودھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کھانے اور پینے پر ہے سو دودھ بجاے کھانے اور پانی دونون کے ہو جاتا ہے پس دودھ مادۂ حیات جسمانی ہے جس طرح ایمان مادۂ حیات روحانی ہے سو دودھ صورت مثالی تھی ایمان اور اسلام کی آپنے اوسکو اختیار کیا تاکہ آپکی امت مین ایمان اسلام قائم رہے بعضی روایات مین پیش ہونا پیالون کا پاس

پیش ہونا پیالون کا شب معراج مین

سدرۃ المنتہی کے مذکور ہی اور بعضی روایات مین بیت المقدس مین دونون روایتون کی تطبیق کے لیے بعضے علمانے لکھا ہو کہ دونون جگہہ پیش ہوے **ف** شب معراج مین آپنے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور بہت امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ مین اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہین اُنکا نشان کتب معتبرۂ حدیث مین نہین مشکوۃ شریف کی کتاب الرویا مین بروایت بخاری ایک حدیث ہی جسمین خواب مین مشاہدہ کرنا آپ کا اُس جنس کے امور کو مذکور ہی جسکو شب معراج مین لوگ ذکر کرتے ہین اس مقام پر وہ حدیث ذکر کی جاتی ہی **حال** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگون سے پوچھا کرتے تھے کہ تمنے کوئی خواب دیکھا ہے جو کوئی بیان کرتا آپ اوسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپ نے لوگونسے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان نہ کیا آپ نے فرمایا کہ رات مین نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اوٹھا کے لے چلے ایک میدان صاف مین پہونچے وہان دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہی اور اُسکے سر کے پاس ایک شخص کھڑا ہے اور اوسکے ہاتھ مین ایک آنکڑا ہے اُس آنکڑے کو اُس بیٹھے کے مُنھ مین ڈال کے ایک طرف کا کلپھڑا اوسکا چیرتا ہی پشت تک پھر آنکڑے کو نکال کے دوسرا کلپھڑا چیرتا ہی پشت تک اتنی دیر مین پہلا کلپھڑا اوسکا درست ہوجاتا ہی آپ نے پوچھا یہ کون ہین ہمراہیون نے کہا آگے چلو آپ آگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہی اور ایک آدمی اوسکے سر کے پاس کھڑا ہے اور اس زور سے پتھر اُسکے سر مین مارتا ہی کہ سر اُسکا پچی ہوجاتا ہے دماغ پاش پاش ہوجاتا ہی اور پتھر لُڑھک جاتا ہی وہ شخص اس پتھر کے اُٹھانے کو جاتا ہے جب تک وہ پھر اُٹھا کے لاتا ہے اوس لیٹے آدمی کا سر درست ہوجاتا ہی پھر وہ پتھر مارتا ہی اور سر کو پچی کردیتا ہے اور پتھر لُڑھک جاتا ہے اور وہ پتھر اُٹھانے کو جاتا ہی اور پھر سر درست ہوجاتا ہے پھر پتھر مارتا ہے آپنے دونون ہمراہیون سے پوچھا کہ یہ کون ہین

اُنھون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے تنگ بھیتر سے کشادہ مثل تنور کی
اور اوسمین آگ جلتی ہی اور کچھ مرد ننگے اور کچھ عورتین ننگی ہین آگ اُنھین جلاتی ہی اور آگ کے
زور سے وہ تلے سے اوپر اُٹھتے ہین اتنا کہ قریب نکلنے کے ہوجاتے ہین پھر بھیتر کو چلے جاتے ہین
آپنے پوچھا یہ کون ہین دونون ہمراہیون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہے خون کی
اور ایک آدمی اُسکے بیچ مین ہے اور باہر نکلنا چاہتا ہے اور کنارے پر ایک آدمی ہی کہ اُسکے
ہاتھ مین پتھر ہین اُنسے بھیتر والے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہین
دونون ہمراہیون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہے اوسمین ایک بڑا
درخت ہی اوسکی جڑ مین ایک بڈھا ہی اور کچھ لڑکے اور قریب ہا نسے ایک شخص آگ جلا رہا ہی
آپ کو دونون آدمی درخت پر چڑھا لے گئے درخت کے بیچ مین ایک گھر تھا اوسمین
داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اوسمین کچھ مرد ہین
بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے بعد اسکے اُس گھر سے نکال کے درخت پر اوپر کو
چڑھایا اور ایک اور گھر مین داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا کہ اُسمین بڈھے
اور جوان ہین آپ نے اُن دونون شخصون سے کہا کہ تم دونون نے ساری رات مجھے پھرایا
بیان توکرو حقیقت اُن چیزون کی جو دیکھین اُنھون نے کہا جسکے گلپھڑے چیرے جاتے ہین
وہ شخص ہی جو جھوٹھ بولتا ہے اور جھوٹی بات اُسکی مشہور ہوجاتی ہی اور جس آدمی کا سر پتھر سے
کچلا جاتا تھا وہ ہی جو قرآن مجید یاد کرے اور رات کو سو رہے قرآن نہ پڑھے اور دن کو
اُسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک اوسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتین
برہنہ جو آگ مین جلتی غار مثل تنور مین نظر پڑین وہ زناکار مرد اور عورتین ہین اور خون کی
ندی والا آدمی سود خوار ہے اور بڈھا جو درخت کی جڑ مین دیکھا حضرت ابراہیم ہین اور

لڑکے اولاد لوگون کی اور آگ جلانے والا فرشتہ داروغہ دوزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام مومنین کا گھر ہے بہشت مین اور دوسرا گھر اُس سے اچھا شہدا کا گھر ہو اور ہم دونون جبرئیل اور میکائیل ہین سر اوٹھا کے دیکھو دیکھا تو ایک ابر سفید سا نظر پڑا کہا یہ تمھارا گھر ہے آپ فرماتے ہین کہ مین نے کہا مجھے چھوڑو مین اپنے مکان مین داخل ہون کہا ابھی تمھاری عمر باقی ہی بغیر اسکے پورا کیے تم اس گھر مین داخل نہین ہوسکتے **حال** بعد قرب تمام جناب خالق کریم وحصول شرف کلام و دیدار و دیگر نعماے عظیمہ آپنے مراجعت فرمائی مشہور ہی کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہلتی تھی اور روضۃ الاحباب مین زمانۂ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم مین اثر توقف و طول سیر کا معلوم نہین ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیۂ کرام نے لکھا ہی کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہی کہ اُس عالم مین بڑی گنجایش ہی ایک لمحے مین صدہا سال کے کام ہوسکتے ہین **حال** صبح کو آپ نے اس حال کو بیان فرمایا کفار نے جھٹلایا اور ٹھٹھا کرنے لگے بعضون نے اُن مین سے جھپٹ کے ابوبکر صدیق رضؓ سے کہا کہ تم اب بھی محمدؐ کو سچا کہوگے وہ کہتے ہین کہ رات مین بیت المقدس اور سب آسمانون کی سیر کر آیا ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اگر وہ یہ بات کہتے ہین تو بیشک سچے ہین اور آپکے حضور مین حاضر ہو کے احوال معراج سُنکے بخوبی تصدیق کی اسی سبب سے اُنکا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی کہ بعضے ضعیف الایمان مرتد ہوگئے **حال** کافرون نے کہا کہ آسمانون کا حال تو ہمین معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہمنے دیکھا ہی اور خوب جانتے ہین کہ تم وہان کبھی نہین گئے ہو بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اُسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ شب مین تشریف لے گئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی نہ تھی باین جہت آپ کو نقشے کے بیان مین

تامل ہوا خدا تعالیٰ نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپ نے دیکھکر بخوبی نقشہ
بیان کر دیا کافر لاجواب ہوئے اور آپ نے اونکے قافلے کا کہ بجانب شام تجارت کو گیا تھا
حال بیان کیا کہ وہ پھرے ہین بدہ کے روز مکے مین داخل ہونگے اوسدن
قافلہ قریب شام تک نہ آیا اللہ تعالیٰ نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ مکے مین
داخل ہوگیا بالجملہ خدائے تعالیٰ نے ہر طرح اِس عطیۂ عظمیٰ کی صورت تصدیق نمایان کی

معجزہ ۱۲

باب دوم احوال ہجرت کے بیان مین تاوفات

فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات راہ کے بیان مین

سنہ ۵ مقدمات سے وہ امور مراد ہین جو ہجرت سے پہلے ہوئے اور سبب ہجرت کا ہوئے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مین واسطے حج کے آتے دعوت
اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سعادت نصیب مین انصار مدینہ کے تھی ایک سال مین
کہ گیارھوان سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپنے اونکو دعوت اسلام کی کی
اونھون نے مدینے کے یہود سے سُنا تھا کہ ایک پیغمبر عنقریب پیدا ہونگے اور وہ انصار سے
مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہونگے ہم اونکے ساتھ ہوکے تمھین قتل
کرینگے انصار نے آپکی دعوت سنکے کہا کہ یہ وہی پیغمبر معلوم ہوتے ہین جنکا ذکر یہود کرتے ہین لیکن
ایسا نہ ہو کہ یہود ہمسے پہلے اونسے آملین اور چھ آدمی اونمے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ
سال آئندہ مین ہم پھر آوینگے مدینے مین جا کر اونھون نے آپکا ذکر کیا اور ہر گھر مین آپکا ذکر پہونچا
بارھوین سال انصار مین سے بارہ آدمی نے آکے آپسے ملاقات کی پانچ پہلون مین کے
اور سات اور اونھون نے احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپنے حسب درخواست اونکے
مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینے کو بھیجا مصعب نے تعلیم قرآن
وشرائع اور دعوت اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار مین کے مسلمان ہوگئے

تھوڑے اُن مین سے باقی رہے تیرھوین سال مین ستر آدمی شرفاے انصار مین سے آئے اور
مشرف باسلام ہوئے اور عہد وپیمان آپکے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینے کو تشریف لیجا وینگے ہم
خدمت گزاری مین کوتاہی نہ کرینگے اور جو کوئی دشمن آپکا مدینے پر چڑھ آویگا ہم اُس سے لڑینگے اور
جان نثاری مین قصور نہ کرینگے یہ دونون بیعتین بیعت عقبۂ اولی اور بیعت عقبۂ ثانیہ کہلاتی ہین
عقبہ کے معنے ہین گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتین ہوئی تھین لہذا بیعۃ العقبہ کہلاتی ہین
پہلی اولی دوسری ثانیہ بعد بیعت عقبۂ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
اصحاب رضکو اجازت ہجرت مدینۂ طیبہ کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا خفیہ روانہ ہوئے
مگر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شمشیر حمائل کرکے مسلح ہوکے خانۂ کعبہ پر آئے اور
طواف کیا بعد اسکے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا خراب ہون وہ لوگ جو پتھرون کو
پوجتے ہین پھر کہا جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا
کرے یہ کہکر مدینے کو روانہ ہوے کسی کو قریش مین سے طاقت اس بات کی نہ ہوئی کہ انکا
مقابلہ کرے سب صحابہ ہجرت کرگئے سواے ابوبکر صدیق رضہ اور علی مرتضی کے کوئی باقی نہ رہا
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ نے انھین بشارت دی کہ تم میری رفاقت مین چلوگے
ابوبکر صدیق رضہ یہ بات سنکر بہت خوش ہوے حال ایکدن سرداران کفار قریش مثل ابوجہل
وغیرہ دار الندوہ مین کہ متصل خانۂ کعبہ کے ایک مکان تھا اور مشورت کیلیے قریش وہان
مجتمع ہوا کرتے تھے واسطے مشورے کے آپ کے امر مین مجتمع ہوئے ابلیس لعین بصورت
ایک پیر مرد کے وہان آموجود ہوا کفار قریش اوسکے آنے کو مخل سمجھے ہوے تھے کہ مشورہ تنہائی
مین کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا مین ساکن نجد ہون اور مجھے معلوم ہے جس باب مین
تم مشورہ کیا چاہتے ہو مین مرد تجربہ کار ہون اس امر مین صلاح نیک دونگا کفار یہ بات

ذکر ہجرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مجتمع ہونا کفار کا دار الندوہ میں

اُسکے خوش ہوے اور اوسکے آنے کو غنیمت سمجھے اصطلاح مین شیطان کو شیخ نجدی
جو کہتے ہین منشا اوسکا یہی قصہ ہے بعدازین کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمدؐ نے
ہمین بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمین کافر کہتے ہین ٹھکانا ہمارا دوزخ بتاتے ہین معبودونکو
ہمارے بُرا کہتے ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالدیا بعید نہین کہ اپنے تابعین اور رفقا کے
زور سے ہمسے لڑنیکا قصد کرین اُنکے لیے ایسی تدبیرین سوچو کہ بالکل دفع ہوجاوین ایک
شخص نے اُن مین سے کہا کہ محمدؐ کو ایک کوٹھری مین قید کردو ایک علیحدہ جگہہ کہ کوئی اُنسے ملنے
نہ پاوے فتنہ اُنکا تو یہی ہے کہ لوگ اُنکا کلام سُنکے فریفتہ ہوجاتے ہین جب اُنسے کوئی ملنے نہ پاویگا
یہ فتنہ موقوف ہوجاویگا شیخ نجدی نے کہا یہ رائے پسندیدہ نہین بنی ہاشم اور سب تابعین
محمدؐ کے اس باب مین مزاحم ہونگے اور نوبت قتال و جدال کی پہونچیگی بعدازان ایک شخص نے
کہا کہ میری رائے مین یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہانسے نکالدو یہانسے رہینگے تو ہم اونکے
شر سے محفوظ رہینگے شیخ نجدی نے کہا کہ یہ رائے بھی ناصواب ہے محمدؐ کی زبان آوری اور
سحر البیانی معلوم ہے جہان جائینگے لوگون کو مسخر کرلینگے اور تابعین اُن کے اُن سے
جاملینگے زور پیدا کرکے ہمپر چڑھ آئینگے اور ہنگامہ آرائے جدال و قتال ہونگے
بعدازان ابوجہل نے یہ رائے نکالی کہ ہر قبیلہ قریش مین سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور
رات کو سب مجتمع ہوکے محمدؐ کے مکان پر جاکے محمدؐ کو قتل کرین بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے
طاقت مقاومت کی نہین رکھتے بالضرور دیت یعنی خونبہا پر راضی ہوجائینگے اور ہم لوگ دیت بےتکلف
اداکردینگے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اس بات پر مشورہ ختم کرکے عزم بالجزم
اس امر کا کرکے وہانسے اوٹھے اللہ جل جلالہٗ نے اس سب مشورے کی خبر آنحضرت صلعم کو پہونچائی آیہ
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ

وجہ تسمیہ شیطان بشیخ نجدی ۱؎ وہ ہشلم ابن عم تھا ۱۲ مدارج ۲؎ وہ ابوالبختری تھا ۱۲ مدارج ۳؎ ترجمہ اور جب مکر کرنے لگے کافر لوگ کہ تجکو قید کرین یا قتل کرین یا نکالدین اور وہ داؤن کرتے تھے وہ اور داؤن کرتا ہے اللہ اور اللہ بہتر داؤن کرنے والا ۱۲ منہ

مین اسی بات کا ذکر ہی اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینے کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت ابوبکر صدیق رض کے گھر تشریف لے گئے اور اونسے تنہائی مین حال بیان کیا اور کہا کہ تم رفیق ہو ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ مین نے دو اونٹنیان اسی سفر کے لیے خریدی ہین آپ نے فرمایا کہ اُن مین سے ایک مجھے اُس قیمت کو دو جس قیمت کو تمنے لی ہی ابوبکر صدیق نے کہا کہ آپ کے ویسی ہی نذر آپ نے فرمایا نہین یہ تو ہم بقیمت ہی لینگے حضرت ابوبکر نے کہا بہت خوب **ف** باآنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بے تکلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس اونٹنی کی قیمت دینے مین کیون اصرار کیا سبب اس کا محدثین نے یہ لکھا ہی کہ آپ نے چاہا کہ اس عبادت عظمیٰ مین صرف مال اپنی ذات کا ہو **حال** رات کو آپ دولتخانے مین تھے کہ جماعت کفار نے آکے دروازۂ مبارک گھیر لیا اور وہان مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا دیا اور ردائے مبارک کو اونھون نے اوڑھ لیا اور اُنسے آپ نے فرمایا کہ کفار تمھین کچھ ضرر نہ پہونچا سکین گے اور آپ کے پاس جو لوگونکی امانتین تھین حضرت علی رض کو دیدین اور اونسے کہا کہ یہ مالکون کو پہونچا کر مدینے مین آئیو اور آپ دروازے سے نکلے اور اول سورۂ یٰسین فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک پڑھکے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری وہ ہر کافر کے سر اور منھ پر اور آنکھون مین پہونچی اور آپ صاف نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہان موجود ہوا اور پوچھا کہ کس فکر مین کھڑے ہو اُنھون نے کہا کہ بقصد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہین شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھون مین اور سرون پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے چہرے اور منھ پر ہاتھ پھیرا اثر خاک کا پایا **ف** لکھا ہی کہ جو کفار اسوقت مجتمع تھے اور خاک اُنپر پہونچی

بیان حال حکیم

سب بحالت کفر بروز بدر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام ہوے اور روز بدر مقتول نہین ہوے بلکہ انکی عمر ایک سو بیس برس کی ہوئی ساٹھ برس بحالت کفر گذرے تھے اور ساٹھ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے دروازے کی درزون سے جو دیکھا توحضرت علی رض کو آپ کے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا دیکھا سمجھے کہ آپ لیٹے ہین بالآخر مکان کے بھیتر گھسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھنکارتے بستر پر سے اُٹھ کھڑے ہوے اُن سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین اونھون نے کہا کہ مجھے نہین معلوم پھر وہ حضرت علی سے کچھ متعرض نہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین مشغول ہوئے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولتخانے سے نکل کے ابوبکر صدیق کے گھر تشریف لے گئے اور اونکو ساتھ لے کے پیادہ روانہ ہوئے آپ نے جوتا پانوٴ سے نکال ڈالا تھا اور اُنگلیون سے چلتے باین خیال کہ نشانِ قدم معلوم نہ ہو آپ کے پاؤن زخمی ہوگئے ابوبکر صدیق نے آپکو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہونچا دیا ثور ایک پہاڑ ہے متصل مکے کے جب متصل غار کے پہونچے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا کہ آپ باہر ٹھہرین مین جاکے غار کو صاف کرڈالون کہ پہاڑونکے غار اکثر حشرات سے خالی نہین ہوتے پھر ابوبکر صدیق غار مین گھسے اور اپنی چادر کو پھاڑکے اوسکے سب سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوسمین حضرت صدیق رض نے اپنی پاؤن کی ایڑی لگادی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار مین بلایا آپ بھیتر تشریف لے گئے اور ابوبکر صدیق رض کے زانو پر سر مبارک رکھکر سورہے سانپ نے حضرت صدیق رض کے پاؤن مین کاٹا اونھون نے جنبش نہ کی باین خیال کہ آپ کی نیند مین خلل نہ پڑے لیکن بسبب شدت تکلیف کے حضرت صدیق کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ اوٹھے ابوبکر صدیق رض نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے کاٹا آپنے آب دہن مبارک

حزام بکسر حاء مہملہ وزا سے معجمہ قاموس مین لکھا ہے کہ حکیم بن حزام خود بھی صحابی ہین اور انکے باپ بھی صحابی ہین اور انکے بیٹے کا نام بھی حزام تھا وہ تابعی ہین

آپکا غار ثور مین تشریف لیجانا اور وہان کے معجزات

کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہو گئے حال بعد آپ کے غار مین داخل ہونیکے مکڑی نے جالا غار کے منھ پر پورا کر دیا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے آکے غار مین انڈے دیکے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوے لب غار تک پہونچے اور اس طرح جا کھڑے ہوے کہ حضرت صدیق رض کو اونکے پانون نظر پڑے ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن و قلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانون کی طرف دیکھینگے تو ہمین دیکھ لینگے آپنے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنے رنج مت کرو بیشک اللہ ہمارے اور تمہارے دونون کے ساتھ ہے کفار نے جب مکڑی کے جالے کو اور کبوترون کے جوڑے کو دیکھا اونھون نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس غار مین گھسا ہوتا یہ مکڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہی اس غار مین نہ ٹھہرتا بعضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے اور یہ کہکر کفار پھر گئے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی محافظت کے لیے تار عنکبوت اور جانور وحشی سے ایسا کام لیا کہ صد ہا زرہ آہنی اور جوانان جنگی سے نہ نکلتا

فضیلت حضرت ابوبکر صدیق و حضرت مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہما قصہ ہجرت مین ۱۲

ف قصۂ ہجرت مین اللہ جل جلالہ نے حضرت علیؓ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بہت فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان مین بجاے آپکے لیٹے اور داد جان نثاری کی دی بعضے علما نے لکھا ہے کہ آیہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ یعنی اور بعضے آدمی بیچتے ہین جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہے بندون پر حضرت علی رض کی شان مین اس قصۂ ہجرت مین نازل ہوئی ہے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تو ظاہر ہے کہ سارے سفر ہجرت مین حق خدمتگزاری اور جان نثاری جیسا کہ چاہیے بجالاے اور آیہ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا بالاتفاق ابوبکر صدیق کی ہی شان مین

نازل ہوئی ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کو تخصیص صاحب رسول اللہ فرمایا اور بزبان اپنے
حبیب کے معیت خاصۂ الٰہیہ کی بشارت دی **ف** اہل تحقیق نے لکھا ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے جب فرعون نے اونکا تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰؑ نے کہا تھا اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ یعنے
بیشک ہم پکڑے جائینگے فرمایا کَلَّا اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ یعنی کوئی نہین تحقیق میرے
ساتھ رب میرا ہے عنقریب مجھے ہدایت کریگا اس مقولے مین اور مقولہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مین بڑا فرق ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے
اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف کَلَّا محاورۂ عرب مین واسطے زجر کے ہے اور معیت الٰہی اپنے ہی
ساتھ بیان کی مَعِيَ بصیغۂ واحد فرمایا اصحاب کو اوس سے نصیبہ دیا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمۂ تسلی ومحبت سے شروع کیا کہ لَا تَحْزَنْ مت کڑھو اور معیت
خاصۂ الٰہی سے اپنے صاحب کو بھی مشرف کیا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا بیشک اللہ ہمارے تمھارے
دونون کے ساتھ ہی اور اس سے علوشان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت
موسیٰؑ کے اور حضرت ابو بکرؓ کا نسبت اصحاب موسیٰ علیہ السلام کی پایا جاتا ہی **ف** مشکوۃ شریف مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ اگر ابو بکر صدیق رضؓ میری ساری
عمر کے اعمال حسنہ لے لین اور بدلے اونکے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال دیدین
تو مین راضی ہون رات ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی رفاقت
اور جان نثاری کا اور اوس رات مین سانپ کے کاٹنے کا بیان کیا اور دن وہ دن کہ
بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف مدینے کے اکثر لوگ مرتد ہوگئے اور کچھ لوگ
زکوۃ دینا نہین مانتے تھے ابو بکر صدیق رضؓ نے نہایت کوشش کرکے از سر نو دین کو قائم کیا
اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شب ہجرت حضرت ابو بکرؓ کی معلوم ہوتی ہے تین دن تک

آپنے غار ثور مین تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابوبکرؓ کی غلام آزاد تھے متصل
غار کے بکریان چراتے تھے وہ دودھ بکریونکا آپ کو اور حضرت ابوبکر کو پلاجاتے تھے
اور عبد اللہ بیٹے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ جوان تھے مکہ مین قریش کی مجالس مین
جاکے خبرین دریافت کرکے رات کو آپ کے حضور مین آکے بیان کردیتے تھے بعد تین
دن کے آپ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکے
براہ ساحل روانہ ہوے عبد اللہ بن اریقط دُئلی کو راہبری کے لیے ساتھ لیا اونٹنیان
اُسی کے سپرد تھین اور اُس روز حسب الحکم در غار پر حاضر لایا تھا کفار مکہ نے اشتہار
دیا تھا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لائے یا قتل کرے اوسکو ہم سو اونٹ اور
ابوبکر کو پکڑ لاوے یا قتل کرے اوسے بھی سو اونٹ دینگے اور جو دونو نکو پکڑ لاوے
دو سو اونٹ پاوے **حال** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع رفقا ایک دن خیمۂ
ام معبد پر پہونچے ام معبد ایک عورت تھی شرفاے عرب مین خیمہ اوسکا راہ مدینے مین
واقع تھا آپ نے ام معبد سے گوشت اور چھوہارے طلب کیے اوسکے پاس نہ ملا ایک بکری
آپ نے گوشۂ خیمے مین دیکھی آپ نے ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین
ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہین مدت گذری کہ یہ جنی نہین اور بسبب
لاغری کے جنگل کو چرنے کے لیے بھی نہین جاسکتی آپنے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دوہنے کی
اجازت تو دو ام معبد نے اجازت دی آپنے اوسکے تھن کو ہاتھ لگایا اور بسم اللہ کہی فوراً تھن
اوسکے دودھ سے بھر گئے اور آپ نے دوہنا شروع کیا ایک بڑا برتن جسمین آٹھ نو آدمی
سیر ہوسکے پی لیوین بھر دیا اور پہلے آپ نے ام معبد کو پلایا اُسنے خوب سیر ہوکر پیا پھر آپکے ساتھ
کے آدمیون نے خوب سیر ہوکے پیا پھر آپ نے پیا پھر دودھ کے اُس برتن کو بھر دیا اور دوہا کر

روانہ ہوئے شام کو ابو معبد شوہر ام معبد جو آئے وہ دودھ دیکھ کے نہایت متعجب ہوئے
ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہے اور آپکا حال بیان کیا ابو معبد اور ام معبد
بعد ازین مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے **ف** مواہب لدنیہ مین ہی
کہ وہ بکری جسے ام معبد کے گھر مین آپ نے دوہا تھا حضرت عمرؓ کے زمانے تک جیتی رہی اور دودھ
دیتی رہی یہانتک کہ زمانہ رمادہ مین کہ حضرت عمرؓ کے عہد مین ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح وشام
دودھ دیتی تھی اور پردۂ زمین مین ذرا بھی دودھ نہ تھا **حال** مکہ معظمہ مین بروز مرور
آپ کے خیمۂ ام معبد پر اشعار عربی سنے گئے اُن مین مضمون آپ کے گذرجانیکا خیمۂ ام معبد پر
اور غائب اور غاسر رہنا کفار قریش کا مذکور تھا **حال** سراقہ بن مالک بن جعشم کہ ایک
شخص سواران عرب مین سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پر اُسکا گھر تھا اُسنے مضمون
شہرۂ کفار قریش سُنا تھا کسی نے اُس سے جا کے کہا کہ ابھی چند شخص اونٹوں پر سوار ادھر سے
گئے ہین شاید وہی ہون جنکی قریش کو تلاش ہے سراقہ نے بطمع انعام قریش ارادہ اُنکے
تعاقب کا کیا اور باین خیال کہ کوئی اور پیش قدمی نہ کرے دھوکا دینے کو کہا کہ یہ لوگ وہ
نہین بلکہ فلانے قبیلے مین کے لوگ ہین بعد ازین گھوڑا تیار کرکے ایک ٹیلے کے نیچے منگوایا
اور کمان و ترکش لیکے مسلح ہوکے روانہ ہوا اور گھوڑا چھپٹا کے قریب آپکے پہونچا حضرت ابوبکرؓ نے
کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو دیکھ کے
کہا یا رسول اللہ ایک سوار آپہونچا آپ نے دیکھا اور سراقہ کے لیے بد دعا کی اور یکبارگی زمین نے
سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا پاؤن گھوڑے کے زمین مین غائب ہوگئے
سراقہ نے حضور مین عرض کیا کہ مین جانتا ہون کہ تم دونون صاحبون کی بد دعا سے
میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اِس بلا سے بچاوین مین عہد کرتا ہون کہ اب

پھرتے ہوے جو کوئی تمھاری تلاش کو آتا ہوا ملیگا اوسکو مین پھیر دونگا آپ نے دعا کی
زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہی کہ مجھے اُسیوقت خیال ہوا کہ خداے تعالیٰ
آپ کو غلبہ دیگا اور مین متصل آپ کے گیا اور مین نے آپسے درخواست کی کہ مجھی آپ
امان نامہ لکھ دیجیے کہ جب اللہ تعالیٰ آپکو غالب کرے تو مین محفوظ رہون آپ نے حضرت
عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اُسوقت اگرچہ مسلمان نہ ہوئے لیکن بعد
اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد
ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا اور کہا کہ تمھارے جانے کی حاجت نہین ہی
مین دیکھ آیا ہون ف یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپکے دشمن کے
گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کہ نسبت قارون کی ہوا کہ زمین نے اسکو
بسبب عداوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دھنسا لیا مختصر قصہ اسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی
وغیرہ مین مذکور ہی یہ ہی کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو حکم ادائے زکوۃ کا دیا قارون کو یہ حکم
بہت ناگوار ہوا مال کی اُسے بہت محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درہم مین سے ایک درہم
زکوۃ دینے کو کہا اوسمین بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسیٰ علیہ السلام سے عداوت ہوئی
اور اُسنے ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیے دیکے اس بات پر آمادہ کیا کہ
مجمع بنی اسرائیل مین کہدے کہ مجھسے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل زنا اونھین کا ہی حضرت موسیٰ
عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حدود وقصاص بیان کرتے تھے اُسمین اُنھونے کہا
کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اُسکا نہ ہوا ہو ہم اوسکے سو دُرّے مارینگے اور جو زنا کرے اور
نکاح اوسکا ہوا ہو اوسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا کہ ای موسیٰ جو تمھین نے ایسی بات کی ہو
حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین ایسی بات کرون تو مجھپر بھی حد اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ

قصہ خسف قارون

فلانی عورت یہ کہتی ہی کہ تمنے اُس سے زنا کیا اور اوس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰ نے
اوس عورت سی کہا کہ سچ سچ بیان کر اوسنے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تمپر تہمت لگانی کو
سکھایا اور تم پاک اور مبرا ہو اسپر موسیٰ علیہ السلام کا جلال جوش مین آیا اور زمین سے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خُذِیْہِ یعنے لے قارون کو اُسیوقت قارون کو
زمین نے گھٹنون تک دھنسا لیا قارون نے عاجزی کرنی شروع کی اور کہا کہ اے موسیٰ
مجھے بچا و مگر حضرت موسیٰ کا جلال ایسا زور مین تھا کہ ہرگز نہ مانا اور پھر کہا خُذِیْہِ
زمین نے گھٹنون تک قارون کو دھنسا لیا قارون گڑگڑایا کیا لیکن حضرت موسیٰ
خُذِیْہِ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنساتی رہی یہانتک کہ بالکل اُسے
دھنسا لیا پھر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور سارا خزانہ اُسکا قارون کی سر پر
رکھکے بھی دھنسا دیا ف ان دونون معجزون کی کیفیت وقوع مین بھی افضلیت جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور شان رحمۃ للعالمین کا آپ کی معجزے مین عیان ہی
کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اُسے خسف زمین سی نجات دی بلکہ اوسے ہمیشہ کے لیے
امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت موسیٰ نے قارون کی تضرع وزاری پر کچھ التفات نہ کیا اللہ
جل جلالہ نے بھی حضرت موسیٰ کو وحی بھیجی کہ اگر مجھے قارون ایکبار بھی پکارتا مین اُسے نجات دیتا
تمھیں پکارتا رہا تمنے کچھ نہ سنا ف افضلیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کی جاوی اوسمین ضرور ہی کہ اس بات کا لحاظ رہے
کہ کسی طرح تحقیر اُس پیغمبر کی نہ نکلے تحقیر ہر پیغمبر کی کفر ہی شاعر لوگ اکثر اس بلا مین مبتلا ہوجاتے ہین
اور صرف افضلیت کی بیان سی تحقیر لازم نہین آتی خود خدا تعالیٰ فرماتا ہی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وہ رسول لوگ فضیلت دی ہمنے بعضون کو اُن مین سے بعضون پر

حال جب آپ متصل مدینے کے پہونچے بریدہ بن الحصیب اسلمی مع ستر سوارون کی آپکو ملے آپنے پوچھا تم کون ہو اونھون نے کہا بریدہ بن الحصیب آپنے بطور تفاول کی فرمایا بَرَدَ اَمْرُنَا خنک در ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلے کا نام اسلم سن کے آپ نے تفاولاً فرمایا سَلِمْنَا سلامت رہی ہم پھر آپ نے پوچھا قبیلہ اسلم مین سے کس قوم کے ہو اُنھون نے کہا کہ بنی سہم کے آپ نے فرمایا کہ خَرَجَ سَهْمُكَ حاصل ہوا حصہ تیرا یعنے اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادۂ بد تھے حسب شہرۂ کفار قریش آپ سے تعرض پہونچانے کی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام پاک سنکے مسخر ہو گئے اور مع سب ہمراہیون کے ایمان لائے پھر اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمنا سب معلوم ہوتا ہی کہ بوقت داخل ہونے آپکے مدینے مین آپکے ساتھ نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی مین لپیٹ کر نشان بنایا آپنے اونھین کو نشان بردار کیا کہ آپ کی جلو مین نشان لیکے چلے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ہی کس سرکشی سے آئے اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے **حال** مدینے کے لوگ بخیال تشریف آوری آپکے ہر روز واسطے استقبال کے مکے کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے بروز داخل ہونے آپکے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آئے تھے اور بسبب ہو جانے دیر کے پھر چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہودی نے ایک ٹیلے پر سے آپکی سواری دیکھی اور چلا کے پکارا بنو الونسی کہا یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمْ اے گروہ عرب یہ مطلب تمھارا ہی وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہوکے مدینہ طیبہ مین داخل ہوئے کمال خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیاں انصار کی گاتی تھین شعر

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاع	وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاع

طلوع کیا بدر نے ہم پر ثنیات الوداع سے واجب ہوا شکر ہم پر جبتک دعا کرے اللہ سے کوئی دعا کرنے والا **ف** ثنیات الوداع کے معنی ہین گھاٹیان رخصت کی اہل مدینہ رخصت

کرنے کے لیے مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا اُن گھاٹیون تک جا یا کرتے تھے لہذا وہ ثنیات الوداع کہلائین قاموس مین اسی طرح ہی اور بعضے اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہی کہ ثنیات الوداع مدینے سے شام کی جانب ہی نہ مکے کی جانب اور شعر مذکور مدینے کی لڑکیون نے بوقت معاودت آپکے غزوۂ تبوک سے گایا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنیات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہی

فصل دوسری بیان حال رونق افروزی مدینۂ طیبہ مین تا غزوۂ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین پہونچکر محلۂ قبا مین منازل بنی عمرو بن عوف مین ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ تاریخ بارھوین ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہان رہے حضرت علی رض بعد ادا کرنے امانتون آپ کی تیسرے دن محلۂ قبا مین حضور مین جا ملے قبا محلہ تھا کنارہ شہر مدینے پر مسجد قبا جسکا ذکر اس آیت مین ہی لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ یعنی بیشک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقوی پر پہلے ہی دن سے لائق ہی اس بات کے کہ تم اوسمین نماز پڑھو وہین بنی اور جب تک آپ وہان رہے اسی مسجد مین نماز پڑھتے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینے کے تشریف رکھنے کا ارادہ کیا لوگ شہر کے کمال متمنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے محلے مین تشریف رکھین جب آپ سوار ہوے ہر قبیلے کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی درخواست برزبان تھی آپنے فرمایا کہ اونٹنی میری مامور ہی جہان یہ بیٹھ جاویگی وہین مین مقیم ہونگا اونٹنی چلتے چلتے وہان آ بیٹھی جہان منبر مسجد شریف ہی متصل اُس جگہہ کے گھر حضرت ابو ایوب انصاری کا تھا وہان اسباب آپکا اُتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ابو ایوب کے گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد مین تھے شامول ہزار اُن چار سو عالمون کا تھا جو مصاحب تبع حمیری بادشاہ یمن کے تھے اہل سیر نے لکھا ہی کہ بادشاہ موصوف کا گذر زمین پاک مدینہ پر اُس زمانے مین ہوا کہ مدینہ ہنوز آباد نہ تھا وہان ایک چشمہ

جاری تھا اُن عالمون کو معلوم ہوا کہ یہ جگہہ ہجرتگاہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی وہین وہ لوگ رہ گئے اور بستی آباد کی انصار اونھین کی اولاد مین ہین بادشاہ نے چاہا ل دریافت کرکے چاہا کہ خود بھی وہان رہجاوے مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے نہ رہ سکا اُن لوگون کو رہنے دیا اور ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد کو وصیت کیجیو کہ جو اُن مین سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوے میرا اسلام اور یہ نامہ پہونچا وے حضرت ابوایوب کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اُنھون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دیا حضرت ابوایوب سے شامول تک اکیسوین پشت تھی اور جس گھر مین آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اُسی بادشاہ نے بنوادیا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین وہان ٹھہرین آپ تلے کے مکان مین ٹھہرے اور ابوایوب کی عیال و اطفال بالاخانے پر رہے پھر ابوایوب ڈر گئے وجہ ابوایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات بے ادبی کی ہے اور رات بھر اس خیال سے نہ سوئے صبح اصرار کرکے آپ کو بالاخانے پر مقیم کیا اور خود تلے رہنے لگے **حال** جس زمین مین اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو یتیمون کی تھی اسعد بن ضرارہ کی پرورش مین تھی دس دینار کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے وہ زمین آپنے خریدی حجرات شریفہ اور مسجد شریف اُسی زمین مین بنی کتب حدیث مین وارد ہے کہ مسجد شریف کی تعمیر مین آپنے ایک پتھر رکھکر ارشاد کیا حضرت ابوبکر رض سے کہ تم ایک پتھر اس پتھر سے ملاکر رکھو اور حضرت عمر رض سے متصل پتھر حضرت ابوبکر رض کے اور حضرت عثمان رض سے متصل پتھر حضرت عمر رض کے پتھر رکھوا کے فرمایا هٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِي یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو مطابق اِس پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کو تعمیر مسجد کے کام مین برابر شریک رہتے تھے **حال** بعد تشریف آوری آپ کے مدینے مین عبداللہ بن سلام کہ ایک بڑے عالم یہود مین تھے آپ کی ملاقات کے لیے آئے اور آپ سے سوال کیا کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لڑکا

کس سبب سے مانکی جانب مشابہت پیدا کرتا ہی اور کس سبب سے باپ کی جانب آپنے فرمایا پہلی نشانی قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگون کو مشرق سے مغرب کو ہانک لیجائیگی اور پہلی غذا اہل جنت کی جگر گوشہ مچھلی کا ہوگا کہ اوسکے کباب بہشتیون کو کھلائے جائینگے اور جب نطفہ مانکا غالب ہوتا ہی لڑکا مشابہت مانکی جانب رکھتا ہی یعنی مانکی یا کسی قرابتی جانب مان کے مثل مامون یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہی اور جو نطفہ باپ کا غالب ہوتا ہی لڑکا مشابہ باپ یا اوسکے اقارب کے ہوتا ہی عبد اللہ بن سلام نے سوالون کا جواب سنکے کہا کہ کتب سابقہ مین بھی ایسا ہی لکھا ہی اور ایمان لائے پھر اُنھون نے عرض کیا کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہین اگر میرے اسلام پر مطلع ہونگے مجھے بُرا کہین گے مین چھپ کر بیٹھتا ہون آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال اُنسے پوچھین اور وہ الگ چھپ کے جا بیٹھے اور یہود حاضر ہوئے آپنے اونسے پوچھا کہ تم مین عبد اللہ بن سلام کیسا آدمی ہی اُنھون نے کہا خَیْرُنَا وَابْنُ خَیْرِنَا وَسَیِّدُنَا وَابْنُ سَیِّدِنَا آپنے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہوجاے اونھون نے کہا خدا کی پناہ ایسی بات کبھی نہ ہوگی پھر آپنے عبد اللہ بن سلام کو بُلایا اونھون نے نکل کے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ تب یہود بہت ناخوش ہوے اور کہنے لگے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا اور بہت بُرا کہین کہا حضرت عبد اللہ ابن سلام نے کہا مجھے اسی بات کا خوف تھا

حال سلمان فارسیؓ کہ اصل مین مجوسیان فارس مین سے تھے اور بہت عمر اونکی ہوئی اور دین مجوسی چھوڑکر دین نصاریٰ اُنھون نے اختیار کیا تھا اور زبانی علماے یہود اور نصاریٰ کے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ بات کہ آپ مدینے مین ہجرت کر کے آوینگے سُنکے مدینے مین آرہے تھے کئی جگہ بکے تھے اُن دنون ایک یہود کے غلام تھے حضور مین حاضر ہوئے اور کچھ چیز پیش کی اور کہا کہ یہ صدقہ ہی آپنے فرمایا مین صدقہ نہین کھاتا ہون مجھپر حرام ہی پھر دوسرے دن آئے اور کچھ چیز پیش کرکے کہا کہ یہ ہدیہ ہی آپنے لے لی

حال عبد اللہ بن سلام

اور ایک دن جا کے پشت شریف پر مہر نبوت کو بھی دیکھ لیا اور فوراً مسلمان ہو گئے کہ
اُنھون نے منجملہ علامات نبی آخر الزمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ صدقہ نہ کھاوینگے ہدیہ قبول
کرینگے اور اونکی پشت پر مہر نبوت ہو گی پھر آپنے حضرت سلمانؓ سی کہا کہ اپنی آزادی کی فکر کرو
اُنھون نے مالک سے اپنی آزادی کے لیے بکتابت کہا اُسنے چالیس اوقیہ سونے پر مکاتب کیا
اور یہ شرط کی کہ تین سو درخت چھوہارے کے لگاوین اور جب وہ بار آور ہون تب آزاد ہون آپنے
دست مبارک سی چھوہارے کے درخت لگائے وہ سب اُسی سال مین بار آور ہوئے ایک درخت
فقط حضرت عمرؓ نے لگایا تھا وہ بار آور نہ ہوا آپنے اوسے اوکھیڑ کر اپنے ہاتھ سے لگا دیا وہ بھی
بار آور ہوا اور بقدر ایک بیضے کے سونا غنیمت مین آیا تھا آپنے سلمانؓ کو دیا اور فرمایا کہ اسے
دے کے آزاد ہو جاؤ سلمانؓ نے عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہیین یہ کیا کفایت کریگا آپنے زبان مبارک
اوس سونے پر پھیر دی اور دعاے برکت کی سلمانؓ کہتے ہین مین نے جو اوسے تولا چالیس
اوقیہ تھا نہ کم نہ زیادہ اور سلمان ادا کر کے آزاد ہو گئے اور حضور اقدس کی خدمت مین رہے
حال مدینے کے باہر دو طرف دو محلے تھے یہود کے ایک بنی قریظہ دوسرے بنی نضیر کا
اُن مین کے لوگ بھی آپ کی ملاقات کو اور حال دریافت کرنے کو آئے حیی بن اخطب یہود
مین ایک سردار تھا اوسکی بیٹی صفیہ ہے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات مین
داخل ہوئین روایت ہی کہ باپ اور چچا میرا بوقت آنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینے مین آپ کی ملاقات کو گئے جب پھر کے آئے اس طرح لیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا
ہوتا ہے اور ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہین جنکا ذکر توریت وغیرہ کتب
سابقہ مین ہی اوسنے کہا کہ واللہ یہ وہی ہین پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہی کہا کہ جبتک تنمین مین
دم ہے مخالفت مین کوتاہی نہ کرونگا سبحان اللہ کیا قدرت ہی خدا کی سب علماے یہود

معجزہ ١٦٧

معجزہ ١٦٨

ونصاری کو آپ کی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتیرون کو بسبب شامت حسد کے
اور تکبر اور حب جاہ کے کہ نبی اسمٰعیل مین اور ناخواندون مین پیغمبر کیون ہوئے
اور اگر ہم اونپر ایمان لاوین ہماری شیخی جاتی رہے ایمان نہ لائے اور جنکی قسمت
مین سعادت ابدی تھی جیسے عبد اللہ بن سلام ایمان لائے اور نصاری مین سے
کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل

حال مدینۂ طیبہ مین بیر رومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنوؤن کا پانی کھاری تھا
اور بیر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب سے
مسلمانون کو پانی کی تکلیف تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خرید کرکے ڈول مسلمانون کے اوسمین جاری کردے
اسکے لیے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس کنوئین کو اپنے خالص مال سے
خریدا اور وقف کردیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے نصف بارہ ہزار درم کو خریدلیا
اور وقف کردیا سو جس دن باری حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ہوتی
یہ مفت پانی دیتے اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگون نے اوسکی باری کے دن
پانی بھرنا موقوف کردیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی باری مین سب بقدر حاجت بھر لیتے
ناچار ہوکے اوسنے بھی اپنا حصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ بھی وقف کردیا اور کنوئین مین بے تکلف ڈول مسلمانون کے
جاری ہوگئے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ حسب وعدۂ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے

فصل تیسری غزوۂ بدر کے بیان مین

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ نے قتال کفار سے شروع کیا اور اونکے قتل اور

غارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد مین کہ آپ بنفس نفیس تشریف لیگئے اوسکو اہل سیر غزوہ کہتے ہین اور جو لشکر آپنے بھیجدیا آپ تشریف فرما نہ ہوئے اوسے سریہ کہتے ہین تفصیل ہر غزوہ و سریہ کا حال لکھنا دشوار ہی مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہی اشرف و عمدہ ترین غزوات غزوۂ بدر ہی کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح اُس غزوہ کی یہ ہی کہ حضور اقدس مین خبر پہونچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت کیا چاہتا ہی آپ بنفس نفیس مع جماعت مہاجرین و انصار کے کہ تین سو تیرہ تھے بقصد اُس قافلے کے نکلے ابوسفیان نے خبر پاکی ضمضم غفاری کو اجیر کرکے مکے کو بھیجا اور ابوجہل وغیرہ سرداران قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر قافلے کی خیر چاہین مدد کو آوین اور قافلے کو بچا لیجاوین یہ خبر سُنکے ابوجہل بہت طیش مین آیا او لشکر مع سامان جنگ اُسنے جمع کیا سواران سپ و شتر اور پیادے اور کرو فر تمام سے روانہ ہوا او جمیع قبائل قریش مین سے اعیان و اشراف حتی کہ عباس بن عبد المطلب بنی ہاشم مین سے کہ ہنوز مسلمان نہ ہوئے تھے حسب قاعدۂ حمیت برادری ساتھ ہوے اگرچہ ابوسفیان نے قافلے کو دوسری راہ سے نکال کر آدمی مکے کو بھیجکر ابوجہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب حاجت مدد لانے کی نہین لیکن اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ سرداران کفار کو فی النار کرے اور شوکت اسلام علی وجہ الکمال ظاہر کرے لہذا ابوجہل لعین نے لشکر لیجانے پر اصرار کیا اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت شورش کی ہی اونکی شورش کو بالکل دفع کرنا ضرور ہی اور ابوسفیان کہ بہت اصرار کفر پر اُن دنون رکھتا تھا باآنکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی مکے مین قافلے کو پہونچا کے خود جھپٹ کے شریک ابوجہل واسطے حاصل کرنے عار شکست و نکبت کے ہوا اور چند زخم لڑائی مین کھائے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو وحی بھیجی کہ خداتعالیٰ تمکو ظفر دیگا یا قافلے پر یا لشکر پر اور آپ کے اصحاب لشکر والونکا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلے سے مقابلہ ہو اسلیے کہ لشکر جماعت کثیرہ باسامان و سلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ

[illegible]

غفاری منسوب ہی طرف غفار کے کہ ایک قبیلہ کا نام ہی حضرت ابوذر غفاری اسی قبیلہ سے ہیں ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جماعت قلیلہ بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالی کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت
عظیمہ کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلی کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانون کے لشکر سے
سہ چند تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار لیکن کفار کو مسلمان دو سنے ہی
نظر پڑے اور مسلمانون کا رعب کافرون کے دل مین سما گیا **حال** جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بدر مین پہونچے آپنے اصحاب کو ہر کافر کی جاے قتل کا نشان دیا تھا کہ یہان فلانا مارا جاویگا اور
یہان فلانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی حدیث کہتے ہین کہ قسم ہے خدا کی کسی ذرا وہین سے ایک بالشت بھی
تجاوز نہین کیا **حال** آپنے لشکر بے سامان دیکھکر دعا فرمائی کہ الٰہی یہ ننگے ہین انھین کپڑا دے الٰہی
یہ بھوکے ہین انھین کھانا دے الٰہی یہ پیادہ ہین انھین سواری دے راوی حدیث کہتے ہین کہ
کوئی ہم مین سے بعد فتح کے ایسا نہ رہا جسکے پاس سواری و کپڑا اور نقد و جنس بہ فور نہ ہو **حال** قبل
پہونچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بطور مشورے کے لڑائی کے باب مین تذکرہ کیا
پہلے حضرت ابو بکر رض نے پھر حضرت عمر رض نے باتین مناسب عرض کین آپ بہت خوش ہوے اور اُنکے لیے
دعاے خیر فرمائی حضرت مقداد رض نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہینگے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے
کہا تھا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ یعنے جا کر تو اور تیرا رب لڑ لے
ہم تو یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین ہم آپکے ساتھ آگے پیچھے دائین بائین ہر طرف سے
لڑینگے اور جہانتک آپ ہمین لیجائینگے ساتھ جاوینگے چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ
عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینے مین چڑھ آویگا اُس سے لڑینگے یہ نہین کہا تھا کہ ہم آپکے
ساتھ نکل کے لڑینگے آپ نے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھے کہ آپکو موافق اُس معاہدے کے
یہ خیال ہے کہ شاید ہم باہر مدینے کے آپ کے شریک ہونگے اُنھون نے عرض کیا کہ ہر چند ہمارا
معاہدہ مرافقت کا بوقت چڑھ آنے دشمن کے مدینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپکے

نبی برحق جانتے ہیں اب ہماری جان آپکی جان پر فدا ہی آپ کہیں ہوں اگر آپ ہمیں حکم دیں
توہم سمندر میں گھس جاویں یا ورکسی طرح دشمن سے لڑائی میں ہمیں عذر نہیں اور بوقت جنگ
انشاء اللہ تعالیٰ آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہونگے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی
تقریرات جان نثاری سنکے آپ بہت راضی ہوئے **حال** کتب حدیث میں وارد ہی کہ بوقت
مقابلۂ لشکر کفار اور ملاحظہ کثرت فوج کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سجدے میں
گرے اور بہ کمال زاری اللہ جل جلالہ کی جناب میں عرض معروض کرنے لگے یہانتک کہ آپنے کہا
کہ یا اللہ اگر تو چاہیگا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف ہو جائیگی یعنی پردۂ زمین پر
ہم ہی لوگ تیری عبادت کرنے والے ہیں اگر تیری مشیت مقتضی اس بات کو ہوگی کہ کفار غالب ہوویں
اور ہم لوگ فنا ہو جاویں تو تیری پرستش بالکل موقوف ہو جائیگی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بس کیجیے اللہ تعالیٰ نے آپسے وعدہ کیا ہے فتح کا
اللہ تعالیٰ بیشک آپ کو فتح دیگا تب آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور آیت پڑھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ
وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنی قریب ہی کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیریگی اور مطابق پیشین گوئی
آیت موصوفہ کے ہوا **ف** بحسب ظاہر اس مقام پر یہ شبہہ ہوتا ہی کہ جب خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدۂ فتح و ظفر
کیا تھا پھر آپکے اتنے اضطراب و تضرع وزاری کی کیا وجہ تھی اور بھی بحسب ظاہر حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا توکل قوی معلوم ہوتا ہی جواب اس شبہہ کا یہ ہی کہ نظر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہی اور غنی بے پرواہ جو چاہے سو کر ڈالے اور نظر حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات پر کہ وعدہ و وعید از قبیل صفات ہیں پس مقام آپکا ہی ارفع ہی یعنی
بہت بلند اور مقام عبدیت حضرات صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلیٰ ہی اور قرآن مجید میں علو مقام
عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہے اسواسطے کہ موقع کمال قرب و عظمت میں اللہ تعالیٰ نے

آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہی مثلاً بیان حال معراج مین سورۂ اسریٰ مین فرمایا سُبْحَانَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا یعنے پاک ہی وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے کو مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سے طرف مسجد اقصیٰ یعنے بیت المقدس کی جسکے گردا گرد ہمنے برکت رکھی ہی تاکہ دکھاوین اُسے ہم آیتین اور نشانیان اپنی عظمت وقدرت کی یعنی آسمان پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پہونچاوین اور سورۂ نجم مین فرمایا فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى یعنی پس وحی بھیجی اللہ تعالیٰ نے طرف بندے اپنے کے جو کچھ کہ وحی بھیجی ظاہر ہی کہ مقام معراج سب مقامات سے اشرف واعلیٰ ہی ایسے مقام پر بلفظ عبد تعبیر کرنا صاف اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقامون سے اعلیٰ ہی اور سر اسمین یہ ہی کہ عبد کو ایسا علاقہ مولیٰ سے ہوتا ہی کہ کسی کو کسی سے نہین ہوتا جان ومال عبد کا سب مولیٰ کا ہوتا ہی اور خود کسی تصرف کا مالک نہین ہوتا مولیٰ کا ہی اسمین ہر طرح کا تصرف نافذ ہوتا ہی یہ بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہی نہ نوکر کو آقا سے عبدیت مقتضی اس بات کو ہی کہ عبد ہر آن مین مولیٰ سے خائف رہے اور اپنا کچھ حق اُسپر نہ سمجھے کیسا ہی تقرب ہوتا جاوے اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اوسکی مہربانی او روعدہ ہاے انعام پر غرہ نہو اور اوسکی عظمت وجلال کو بھول نجاوے سو دعا فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اس مقام عبدیت سے تھا کہ ارفع مقامات ہی اور یہی سر ہی درخواست نزول رحمت کاملہ کا صیغہاے درود مین آپ پر حالانکہ یقیناً آپ پر رحمت کاملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل رہیگی اور یہی دعا منگوانا واسطے حصول مقام محمود کے کہ دعا ما بعد اذان مین ہی وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ یعنی اور قائم کر اون کو مقام محمود مین جسکا تو نے اونسے وعدہ کیا ہے حالانکہ خدا تعالیٰ نے صاف وعدہ حصول مقام محمود کا آپ کے لیے فرمایا ہی عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ٥ یعنی قریب ہی کہ قائم کریگا تجھے رب تیرا مقام محمود مین اور خود
اوس دعا مین بھی اُس مقام کی موعود ہونیکا ذکر ہی سو دعا منگوانا اُسکے لیے محض بمقتضاے عبدیت ہی
حال جس جگہہ لشکر اسلام جا کر رات کو مقیم ہوا وہان زمین ریت کی تھی اور پانون جمتے نہ تھے اور
پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات کو بعضے اہل لشکر کو احتلام ہو گیا
اس جہت سے لشکر اسلام کی لوگ پریشان خاطر تھے آپنے مینہہ کی لیے دعا فرمائی خوب مینہہ برسا کہ زمین
جم کے سخت ہو گئی پانون ٹھہرنے لگا اور لوگ نہا لیے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ
سابق مین دستور تھا کہ بیشتر وقت جنگ میدان مین ایک ایک دو دو آدمی طرفین سے نکلکر لڑتے تھے
سو سب سے پہلے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ مین آئے
اُنکے مقابلے مین تین آدمی پہلے شجاعان انصار مین سے نکلے کفار نے کہا کہ ہمکو اپنے اخوان قریش سے
مبارزت منظور ہے تب حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ اور عبیدہؓ بن حارث اونکے مقابلے مین گئے
حضرت علیؓ مقابل شیبہ کے ہوئے اور حضرت حمزہؓ مقابل عتبہ کے اور ان دونون صاحبون نے
تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہؓ نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی
زخمی ہوئے حضرت علیؓ نے اپنے حریف سے فارغ ہو کر ولید کو بھی قتل کیا اور تینو صاحب مظفر و
منصور لشکر اسلام مین پھر آئے ف عتبہ اور شیبہ کی سبقت کی وجہ یہ لکھی ہی کہ بوقت روانہ ہونے لشکر کے
مکے سے یہ دونون ہمراہی سے جی چراتے تھے اور ہرگز نہین چاہتے تھے کہ لڑائی کو لیے جاوین اور سبب
اسکا یہ تھا کہ ایک بار عداس اُنکا غلام نصرانی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھ پر
جب آپ طائف سے پھرے تھے باغ مین مسلمان ہو گیا تھا اونھین اس لڑائی مین جانے سے
مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگون کو واسطے قتل کے خدا لیے جاتا ہی اس سبب سے عتبہ اور شیبہ
اس لڑائی مین شامل ہونے سے کارہ تھے اور نفرت کی باتین اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابو جہل نے

یعنی ناخوش ١٢

اُنھین تہمت ناموری کی لگائی اور پھر بار ایسے ہی طعنے کیے اِسی سبب اُن دونونے لڑائی مین
پیش قدمی کی **حال** امیہ بن خلف بھی اِس لڑائی مین شریک ہونا نہین چاہتا تھا سبب اسکا
یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے مین وارد ہوئے اور اُمیہ
اونسے دوستی تھی اُسکے گھر ٹھہرے اُمیہ کے ساتھ وہ طواف خانۂ کعبہ مین مشغول تھے کہ ابوجہل لعین
وہان آیا اُسنے چلا کے اُمیہ سے کہا کہ تم اسلئے کیون خلاص و محبت کرتے ہو اِن لوگون نے تو دین
بدلنے والون کو اپنے پاس جگہ دی ہی حضرت سعدؓ نے چلا کے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا یہانکا آنا
بند کروگے تو ہم تمھین روکین گے ایسی جگہہ سے کہ تمھین بڑی مشکل پڑیگی یعنے شام کے سفر سے
کہ قریش واسطے تجارت کے وہان براہ مدینہ جایا کرتے تھے اُمیہ نے کہا کہ چلا کے اس سے بات مت کرو
کہ یہ یہانکا سردار ہی حضرت سعدؓ نے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہی کہ ابوجہل تیرا
قاتل ہی یعنی باعث قتل سو جب ابوجہل نے ترغیب و تحریص واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
قصۂ بدر مین شروع کی مقولہ حضرت سعدؓ کا امیہ کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہین مطابق اسکے اس سفر مین
ظہور مین نہ آوے اور جان نہ بچے اُسنے عذر کیا حتی کہ ابوجہل اُسکے پاس سرمہ دانی لیگیا اور کہا تم مرد نہین
عورتون کی طرح سنگار کرکے گھر مین بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتین کین یہانتک کہ اُسکو ساتھ لے گیا
مگر ہر روز اُسکا ارادہ سفر مین یہ رہا کہ لشکر سے الگ ہو کے مکے کو پھر جاوے جورو نے اوسکی بوقت سامان
سفر اوسے مقولہ حضرت سعدؓ کا یاد دلایا تھا اوسنے کہا تھا کہ مین دو تین دن مین پھر آونگا لیکن اتفاق
نہ ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور مین آئی **حال** مشکوۃ شریف مین
حضرت عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے بروز بدر اپنی داہنی اور بائین
طرف دو نوجوانون کو دیکھا مین دل مین خوش نہ ہوا کہ ناتجربہ کارونکا ساتھ ہی کہ اتنا ساتھ ہے
اتنے مین ایک نے اُن مین سے مجھ سے پوچھا کہ اے چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو مین نے کہا پہچانتا ہون

ف فرمو بخاری مین ہی اور موافق شرح کرمانی کے جو مناسب مقام دیکھی ہو مطلب لکھا گیا ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

[illegible]

تمھارا کیا مطلب ہی اوسنے کہا مین نے سنا ہی کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہی اگر مین اوسے دیکھ پاؤن تو اوس سے جدا نہ ہون جب تک کہ ہم دونون مین ایک مر نہ جاوے بعد اسکے دوسرے نے بھی اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونون جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ بیٹے عفراء کے عفراء اونکی مانکا نام ہی اسی نسبت سے مشہور ہین حضرت عبدالرحمن کو اونھون نے چچا بسبب بڑے ہونے کے براہ تعظیم کہا حقیقت مین اونکے بھتیجے نہ تھے حضرت عبدالرحمن کہتے ہین کہ مین اونکی باتین سنکر خوش ہوا اتنے مین مین نے ابوجہل کو گھوڑا میدان مین کوداتے دیکھا مین نے ان دونون جوانون سے کہا کہ یہ ہی وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی وہ دونون تلوارین میان سے نکال کے مانند باز کے جھپٹے اور ابوجہل سے بھڑ گئے یہانتک کہ اوسکو گرا دیا حدیث مین وارد ہی کہ بعد فتح جب ان دونون نے دعوی قتل ابوجہل کا کیا آپنے دونون کی تلوارین دیکھ کے فرمایا کہ تم دونون نے قتل کیا اور سلب ابوجہل کا معاذ کو دلایا بعد ازین معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے **ف** سلب بفتحتین کہتے ہین سلاح وغیرہ کو اسباب کو جو مقتول کے پاس ہو امام شافعی رح کے نزدیک مستحق سلب کا ہمیشہ قاتل ہی ہوتا ہے اور غنیمت کے ساتھ ملا کے سلب کی تقسیم نہین ہوتی اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی مین کہدے کہ جو جسکو مارے سلب اوسکا پاوے تب سلب قاتل ہی کا ہوتا ہی ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہے اور جنگ بدر مین آپ نے یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیون مین فرما دیا کرتے تھے **حال** اللہ تعالی نے لشکر اسلام کی مدد کے لیے فرشتونکو بھیجا پہلے ایکہزار پھر تین ہزار بعد ازان پانچ ہزار قرآن مجید مین مذکور ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہی کہ بعضون نے

متفق علیہ ہی ۱۲ [illegible] معاذ بن عفراء [illegible] قتل نہین مشکوۃ مین صحیحین کی حدیث [illegible] معاذ حارث کا بھائی ہی مگر [illegible] اور معوذ بھی اسی عفراء کا بیٹا اور دونون کی ایک تھی جسکا نام عفراء معاذ بن حارث اور [illegible] معاذ تھے ایک معاذ بن عمرو دوسرا [illegible] قتل نہ تھا بلکہ [illegible] قاتل دونون فرمایا ہوا [illegible] معاذ اور معوذ [illegible] قاتل ابوجہل [illegible] ۱۲

[illegible] ابوجہل ایک تو معاذ بن عمرو دوسرا معاذ بن حارث [illegible] اور حقیقی [illegible] معوذ بن عفراء [illegible] مقام مین [illegible]

لشکر فرشتون کا پہاڑ پر سے دیکھا مشکوٰۃ شریف مین روایت ہے کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے
بقصد قتل جاتے تھے اُنھون نے آواز سنی اُقْدُمْ یَاحَیْزُوْم بڑھو ای حیزوم اور ایک کوڑی
مارنے کی آواز سنی کہ پھر اوس کافر کو اپنے آگے مرا پایا ناک اُسکی پھٹ گئی تھی کوڑی کے اثر سے
وہ جگہہ نیلی ہوگئی تھی حضور اقدس مین اس بات کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتہ مدد آسمان
سوم کا تھا اور حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو جس شخص نے اسیر کیا تھا
بہت حقیر تھا ہرگز طاقت مقاومت حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی نہین رکھتا تھا آپ نے فرمایا اوسکو
کہ تو نے عباس رضی اللہ عنہ کو کیسے اسیر کیا اوسنے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد کرکے اونھین اسیر کردیا اور
اوس شخص کو نہ مین نے پہلے دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا
اور اکثر صحابہ نے دیکھا کہ کفار کے سر اوڑکے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہین آتا تھا حال
عین گرمی ہنگامۂ جنگ مین آپنے ایک مٹھی خاک و کنکریون کی لیکے کافرون کی طرف
پھینک ماری اور فرمایا شَاھَتِ الْوُجُوْہُ یعنی بُرے ہوے منھہ وہ خاک و کنکریان کافرون کی
موںھون مین جالگین اور اوسکے وہان پہونچتے ہی تیزی کفار کی مندہ ہوگئی اور ذرہ دیر نہ گذری تھی
کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایان جو پھینک مارنے مشت خاک و کنکریون مین ہوئی اوسکے حال مین
اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنے نہین
پھینک مارا تمنے جسوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر دی کہ ایک مشت خاک
اور کنکریون نے لشکر جرار کا منھہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہی لہٰذا یہ تاثیر تمھاری قوت
کہ بشری ہی نہین ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اُسنے تمھارے ہاتھ پر ظہور پکڑا
بالجملہ شکست عظیم نصیب کافرون کی ہوئی ستر آدمی کہ بڑے بڑے سردار مثل ابوجہل کے تھے قتل ہوئے
اور ستر اسیر ہوئے حال بعد فتح کے ابوجہل کے حال کی آپنے تفتیش فرمائی تب تک حال وسکو

معجزہ ۲۳ سنا ... بفتح حای مہملہ و یای ساکنہ تحتیہ و رای معجمہ مضمومہ و واو ساکنہ و میم در آخر کذا فی القاموس ۱۲
معجزہ ۲۴ اسیر کرنا فرشتہ کا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ۱۲
معجزہ ۲۵ پھینک مارنا آپکا مشت خاک اور کنکریون کا فرونپر اور سبب اوسکے شکست کھانا کافرون کا ۱۲

مقتول ہونے کا آپ کو معلوم نہ ہوا تھا آپ نے عبداللہ بن مسعودؓ کو اُسکا حال دریافت کرنیکو
بھیجا اونھون نے میدان جنگ مین جا کے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک رمق جان اُسمین
باقی تھی حضرت ابن مسعود اُسکے سینے پر چڑھ بیٹھے اوس کافر نے انھین دیکھکر کہا کہ ای بکری چرانیوالے
بہت اونچی جگہہ تو بیٹھا ہی پھر اوسنے کہا کہ میرا حال تو جو ہوا سو ہوا مگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کسکی ہوئی
حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل
اور خوار کیا بعد ازین ابن مسعود نے ارادہ اوسکے سر کاٹنے کا کیا اُس لعین نے کہا کہ میرا سر کندھون کے
اتصال سے کاٹیو تاکہ سرون مین جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو لوگ جانین کہ سردار کا
سر ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور مین لاکے ڈال دیا
آپ بہت خوش ہوئے اور سجدۂ شکر بجا لائے اور آپ نے فرمایا کہ یہ فرعون اس امت
کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابو جہل کی عنایت فرمائی ف جس طرح کہ نبی اس
امت کے بلند رتبہ تھے بہ نسبت حضرت موسیٰ کے فرعون آپ کی امت کا شقاوت مین
بلند رتبہ تھا بہ نسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اُس فرعون نے مرتے وقت کلمہ اسلام وایمان کہا
گو قبول نہین ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرتے وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے
حال بروز بدر بعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ سرداران قریش مین تھا اور وہی پہلے حضرت بلالؓ کا
مالک تھا جو واسطے ترک دین اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے
بسبب دوستی سابق کے اوسکو اور علی اوسکے بیٹے کو اپنے ساتھ لے لیا دو زرہین جو انھین اُس
لڑائی مین ملی تھین دونون ہاتھ مین لیے تھے اُمیہ نے کہا کہ تم اِن زرہون کو ڈال دو ہمین بچالو
تمھین زیادہ فائدہ ہوگا حضرت عبدالرحمٰن نے وہ زرہین ڈالدین اور ایک ہاتھ سے
امیہ کا ہاتھ اور دوسرے ہاتھ سے علی بن امیہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اون دونون کو ساتھ

لیے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلالؓ نے دیکھا وہ چلائے کہ ای مسلمانون یہ دشمن خدا ہی امیہ بن خلف ایسا نہ ہو کہ یہ بچ جاوے مسلمانون نے جھپٹ کر اُسے اور اُسکے بیٹے کو قتل کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلالؓ کو میری زرہین اونھون نے کھوئین اور میرے اسیرون کو قتل کروایا **حال** بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھڑ کفار مقتولین کے چاہ بدر مین ڈلوا دیے بعد ازین متصل اس کنوئین کے آپ نے کھڑے ہو کر ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہمنے تو جو خدا تعالی نے ہمسے وعدہ کیا تھا ٹھیک پایا تمنے بھی جو کچھ خدا تعالی نے تمسے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ایسے جسمونسے کلام کرتے ہین جنمین روح نہین آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے زیادہ سنتے ہین **حال** بعد فتح کے آپ دلق افروز مدینہ ہوے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آپ اسطے تیمار داری حضرت رقیہ صاحبزادی کے کہ منکوحہ حضرت عثمان کی تھین اور بیمار تھین مدینے مین چھوڑ گئے تھے اور اونسے فرمایا تھا کہ تمھین ثواب کا مل حاضر ہونے اس غزے کا ملیگا لہذا حضرت عثمان رض بدریین مین محسوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت بدر کا آپ نے حضرت عثمانؓ کو دیا جب آپ مدینے مین پہونچے اُسسے ایک دن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا لوگ اونکی تجہیز و تکفین کرکے دفن مین مشغول تھے کہ زید بن حارثہ نے مدینہ مین پہونچ کے بشارت فتح مکہ کی پہونچائی اور آپنے بعد ازین ام کلثوم صاحبزادی کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کر دیا اسی سبب سے حضرت عثمانؓ ذوالنورین کہلاتے ہین قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ یہ شرف کہ پیغمبر کی دو بیٹیان ایک اُمتی کے نکاح مین آئی ہون سوا حضرت عثمانؓ کے امم ماضیہ مین بھی کسی کو حاصل نہین ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ سے اتنا راضی تھے کہ آپنے بعد وفات حضرت اُم کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو مین عثمانؓ سے نکاح کر دیتا **حال** ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے اُن مین حضرت عباسؓ عم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کلام کرنا آپ کا کفار مقتولین بدر سے

وفات بی بی رقیہ بنت رسول اللہ کی اور نکاح

بھی تھے آپ نے مسلمانون سے فرمایا کہ عباسؓ بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہین جو کوئی اُنھین پاوے قتل نہ کرے سو فرشتے نے بھی اِس حکم کو مانا کہ اُنھین اسیر کر دیا قتل نہ کیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت عباسؓ اسوقت تک اگرچہ مسلمان نہ ہوے تھے لیکن بسبب محبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانون کے خیرخواہ تھے سب اسیرونکے ہاتھ بندھے تھے حضرت عباسؓ کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو وہ کراہتے تھے آپ اونکی آواز سنکے بیقرار ہوے حتی کہ آپکو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دریافت کرکے حضرت عباسؓ کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کردیا کہ وہ خاموش ہوے آپ نے یہ بات سُنکے اور سب اسیرونکے ہاتھونکے بند کو ڈھیلا کرادیا **حال** اسیران بدر کے معاملے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمرؓ نے کہا یہ لوگ ایمۃ الکفر ہین یعنے کافرون کے سردار ہین سب کو قتل کیجئے کہ ہیبت اسلام کی خوب ظاہر ہو اور جنکے اقارب اہل اسلام مین ہین اونکو اونھین کے اقارب کو واسطے قتل کے دیجیے عقیل کو اونکے بھائی علی کو دیجیے اور عباس کو اونکے بھائی حمزہ کو دیجیے اور میرے فلانے قریب کو مجھے دیجیے کہ ہم سب قتل کرین اور متحقق ہوجاوے کہ محبت خدا اور رسولؐ کی ہمیں اقارب کی محبت سے غالب ہے اور حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ لوگ فدیہ لیکے چھوڑدیے جاوین شاید کہ آیندہ یہ لوگ مسلمان ہوجاوین اور اب مسلمانون کی بسبب مال فدیے کے تقویت ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل آدمیون کے اللہ تعالیٰ نے بعضے نرم بنائے ہین اور بعضے سخت اور مثال عمرؓ کی انبیا مین سے نوحؑ اور موسیٰؑ ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا اے پروردگار میرے مت چھوڑ زمین پہ کافرون سے کوئی گھر بنانے والا اور موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ

ای رب ہمارے مٹادے اونکے مالون کو اور سخت کر اونکے دلون کو کہ وہ ایمان نہ لاوین جبتک نہ دیکھین
عذاب دردناک کو اور مثال ابوبکرؓ کی انبیا مین سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام ہین
حضرت ابراہیم نے فرمایا مَنْ تَبِعَنِي فَاِنَّهٗ مِنِّي ۚ وَمَنْ عَصَانِي فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
جو میرا تابع ہو وہ میرا ہی اور جسنے میرا کہا نہ مانا پس بیشک تو بڑا گناہ بخشنے والا ہی بڑا مہربان اور
حضرت عیسیٰؑ کا مقولہ اپنی امت کے حق مین یہ ہی اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ
تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ یعنی تو اگر اونھین عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین
اگر بخشدے تو تو زبردست ہی حکمت والا چونکہ آپ کے مزاج مین بہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے
آپ کو رائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیہ لیکے اسیرون کو چھوڑ دیا
اسپر عتاب الٰہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ یعنی اگر نہ ہوتا ایک حکم لکھا ہوا خدا تیعالی کی جانب سے کہ پہلے ہو چکا ہے بیشک
پہونچتا تمھین اوسمین جو لیا تمنے عذاب بڑا یعنے خدا تیعالی نے پہلے سے یہ حکم لکھ رکھا ہے کہ خطاے
اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تمنے باجتہاد دیا کہ اوسمین خطا ہوئی لہذا
تمسے مواخذہ نہ ہوا آپ بعد نزول اس آیت کے رونے لگے اور آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا
تو سوا عمرؓ اور سعد بن معاذ کے کہ اونکی بھی رائے مثل حضرت عمرؓ کے تھی کوئی نہ بچتا **ف**
اس مقام پر علما نے یہ مسئلہ نکالا ہی کہ انبیاے کرام حکم باجتہاد بھی دیتے ہین اور اوسمین خطا بھی ہوتی ہی
لیکن خدائے تعالی انبیا کو خطا پر قائم نہین رکھتا فوراً اسپر مطلع کر دیتا ہی **ف** اگرچہ اسوقت
اوس حکم پر عتاب ہوا اسواسطے کہ اوس زمانے مین واسطے جمانے رعب اور ہیبت کے حکم قتل
مناسب تھا لیکن بعد ازین اس شریعت مین حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکور الصدر سے پہلے
خدا تیعالی نے ارشاد بھی فرمایا ہی کہ جب تک نبی خوب خونریزی کفار کی نہ کرتے تب تک اسیرون سے

صفحہ ۲۵۴

فدیہ لینا نہ چاہیے اس سے بھی معلوم ہوا کہ بعد خونریزی کفار اور راسخ ہوجانے ہیبت و رعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہین **حال** حضرت عباسؓ نے فدیے مین اپنی بیمائیگی کا عذر کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شرم کی بات ہی کہ تمھارا چچا قریش مین مال فدیہ کے لیے ہاتھ پھیلاوے آپنے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباسؓ نے کہا بیشک تم نبی برحق ہو اُس سونے کی کسی کو خبر نہین بیشک خدا تعالیٰ نے تمھین اوسکی خبر دی اور اوسیوقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباسؓ کا مکے مین مصلحت تھا اسلیے آپنے وہین اونکو پھر جانے کی اجازت فرمائی **حال** منجملہ اسیران بدر حضرت ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ بی بی زینب ایک دختر آپ کی اونکے نکاح مین تھین اونکے فدیے مین بی بی زینب نے کچھ زیور بھیجا اوسمین ایک حمائل تھی حضرت بی بی خدیجہؓ کی کہ انھون نے اپنی بیٹی کے جہیز مین دی تھی آپ کو وہ حمائل دیکھ کے خدیجہؓ کو یاد کرکے رقت آئی اور اصحاب سے آپنے کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جاوے اصحاب نے یہ بات بدل و جان قبول کی آپنے ابو العاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہونچتے ہی حضرت بی بی زینب کو مدینے مین پہونچا دین اور اونھین رخصت کیا **ف** جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ ہی اور باقی صحابہ سے افضل ہین اور سب جنتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری مین ہی کہ حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمھارے اصحاب مین اہل بدر عالی رتبہ ہین نسبت باقی اصحاب کے اسی طرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئے وہ اشرف اور اعلیٰ ہین نسبت اور ملائکہ کے **نکتہ** اہل بدر کی وجہ فضیلت یہی ہی کہ اونسے تائید دین متین کی ہوئی ایسے موقع پر کہ بیخ دین کی

فضیلت اصحاب بدر

قائم ہو گئی پھر اہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُس سے معلوم ہوا کہ تائید دین ہی افضل عبادات ہی

فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان مین

منجملۂ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیون مین حضرت فاطمہ رضہ کو بہت چاہتے تھے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھین آپ نے ارشاد کیا کہ فاطمہ بہشت کی عورتوں کی سردار ہین جب وہ جوان ہوئین حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت عمر رضہ نے بھی اونکے نکاح کی درخواست کی آپنے فرمایا وہ چھوٹی ہی اور حضرت عثمان رضہ بسبب ہونے ایک بہن حضرت فاطمہ رضہ کی انکے نکاح کی درخواست نہین کر سکتے تھے اور حضرت علی رضہ کو بسبب بے مقدوری کے جرات اس درخواست کی نہ تھی حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے حضرت علی رضہ سے واسطے درخواست کے کہا انھون نے اپنی بے مقدوری کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول فرماوین یا نفرماوین حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہو گی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرائن مزاج سے یہ بات اُنھون نے پائی ہو گی حضرت علی رضہ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہ رضہ کے حضور اقدس مین گئے اور حضرت فاطمہ رضہ کی خواستگاری کی آپنے مرحبا کہا اور خوش ہوے بعد ازین حکم خدا تعالیٰ کا پہونچا کہ نکاح فاطمہ رضہ کا علی رضہ سے کردو آپ نے حضرت علی رضہ کی درخواست پذیرا فرمائی اور حضرت علی رضہ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہین ہی آپ نے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہی اونھون نے بیان کیا کہ ایک زرہ اور ایک گھوڑا ہے آپ نے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھین جہاد کی ضرورت ہی اوسے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمان رضہ نے چار سو اسی درم کو خرید لی اور زر قیمت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پھیر دی کہ اسے بھی آپ رکھیے

حضرت علیؓ سب دراہم زرہ کی قیمت حضور مین لائے آپنے ایک مٹھی حضرت بلالؓ کو دی
ان درمون کی خوشبو فاطمہؓ کے لیے لا آو اور باقی آپ نے حضرت ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اس سے
جہیز یعنی خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہؓ کا کردو ایک پلنگ و نہالی کتان کی دو چادر
بُرد کی اور ایک تکیہ اور دو بازو بند چاندی کے اور ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے
مٹی کے اور چند چیزین اسی قسم کی تیار ہوئین پھر آپنے شرفا و اعیان مہاجرین و انصار کو
ایک دن جمع کر کے خطبہ پڑھکر نکاح حضرت فاطمہؓ کا ساتھ حضرت علیؓ کے کر دیا اور مہر
چار سو دینار چاندی کے باندھی جو حساب سے ڈیڑھ سو تولہ ہوتی ہین اور نکاح سے پہلے خود حضور نے
حضرت بی بی فاطمہؓ سے استیذان کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمہارا نکاح علیؓ سے کر دین وہ
خاموش رہی تھین اور خاموشی اونکی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہے کہ سکوت بکر کا بوقت
استیذان ولی اقرب کے اذن ہے حصن حصین مین ہے کہ بعد ازان کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا
کو آپ نے رخصت کر دیا آپ اونکے گھر تشریف لے گئے اور پہلے حضرت فاطمہؓ سے پانی منگوایا وہ ایک
قعب مین پانی بھر لائین آپ نے اوس پانی مین کلی ڈالی پھر حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ
آگے آؤ وہ آگے آئین آپنے پانی اونکے سر و سینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ پیٹھ پھیرو
اونھون نے پیٹھ پھیری آپنے پانی اونکی پیٹھ پر چھڑکا اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا بِکَ
وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۵ الٰہی تیری پناہ مین کرتا ہون فاطمہؓ کو اور اوسکی
اولاد کو شیطان مردود سے پھر آپ نے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؓ کہتے ہین مین سمجھا مجھی حکم ہے
مین قعب مین پانی لایا آپ نے پانی مین کلی ڈال کے حضرت علیؓ کے اول سر و سینے پر
پھر میان دونون شانون کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہؓ کے اونکے لیے بھی
دعا کی اور بوقت نکاح آپ نے دونون صاحبون کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور پیدا ہونے

بشارت طیبین اور طاہرین کے اونکی اولاد مین سے دعا فرمائی آپنے فرمایا جمع اللہ شملکما
واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا یعنے خدا تعالی تم دونون کو
بخوبی اکٹھا رکھے اور تمھارا بخت بڑا کرے اور تمپر برکت کرے اور تم مین سے بہت طیب
پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک طبق چھوہارون کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لو **ف**
دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالی نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہؓ مین ایسے طیبین طاہرین
پیدا ہوے کہ اور کسی کی اولاد مین نہین ہوے ائمہ اطہار و کبار اولیاء اللہ مثل حضرت غوث اعظم
شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم اُنکا سب اولیاء کی گردن پر ہی اور یہ بات
کہ میرا قدم سب اولیاء کی گردن پر ہی حضرت ممدوح نے بحکم الٰہی کہی تھی اور سب اولیاء اللہ اُن کی
عالیشان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکیہ مین بیان مقامات و مراتب تصرفات
اولیاء مین حضرت کو بہت بلند رتبہ اور قوی التصرف لکھا ہی امام مہدی خاتم الخلفاء الراشدین
والایمۃ المجتہدین بھی بنی فاطمہؓ سے ہونگے امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد مین **ف** ہونا
امام مہدیؑ کا امام حسنؓ کی اولاد مین اسمین دو نکتے ہین **ایک** یہ کہ حضرت ابراہیم کی بڑی بیٹے
اسمعیلؑ تھے اور اُن سے چھوٹے اسحقؑ سو جس طرح حضرت اسحقؑ کی اولاد مین سب انبیا ہوے
اور اشرف الانبیا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمعیل خلف اکبر کی اولاد مین ہوے
اُسی طرح سبط اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد مین اور ایمۃ اطہار ہوے خاتم الایمہ
والخلفاء الراشدین امام مہدیؑ سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ہوے
دوسرا یہ ہی کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حسبۃً للہ واسطے محفوظی امت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اوسکے صلے مین
اللہ تعالی نے اونکی اولاد مین خاتم الخلفاء کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

ذکر حضرت غوث الاعظم

سبب ہونے امام مہدی کے امام حسن کی اولاد مین اور بیان نکتہ کے بیچ اس بات مین

ہونگے اور امور دینیہ اور رفاہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام اُن کے عہد مین علی وجہ الکمال ظہور مین آویگی جس طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی جان وحیات سے خدا کے لیے درگذرے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپکو دیدیا تھا اللہ جل جلالہٗ نے اون کی اولاد مین خاتم النبیین ایسے پیدا کیے کہ جانِ جہان ہوے اور بسبب اونکے حیات طیبہ اور حیات ابدی کروڑون اشخاص نے حاصل کی اور تا بقاے عالم فیض اُنکا رہیگا

فصل پانچوین غزوۂ اُحد کے بیان مین

منجملہ غزواتِ مشہورہ غزوۂ اُحد ہی شرح اوسکی یہ ہی کہ کفار قریش ذکر ہو چکا ہے بسبب شکست کھانی اپنے بدر مین اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب کرکے بقصد انتقام مدینہ پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی نہ تھی قصد یہ تھا کہ شہر مین قائم رہکے فوج اعدا کو جو وقت آوے اونکی دفع کرین اکثر صحابہ مثل حضرت حمزہ و سعد بن عبادہ و دیگر مردم اوس و خزرج کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکلکے لڑین ہر چند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہمنے پہلے سے یہ بات تجربہ کی ہی کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہے اور مدینے مین ہی قائم رہکے مدافعت کی ہے تو خواہی نخواہی فتح اہلِ مدینہ کی ہوئی ہے اور باہر نکل کے لڑائی مین اہل مدینہ کی فتح نہین ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجانے کی نہ تھی لیکن اصحاب موصوفین نے کمال مبالغہ اسی بات مین کیا کہ باہر نکلکے ہی لڑنا چاہیے حتی کہ آپ برخلاف مرضی دولتخانے مین جاکے سلاح جنگ پہن کے باہر تشریف لائے اوسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلاف مرضی مبارک اصرار مناسب نہین لہذا حضور مین عرض کیا کہ اگر آپکا دل باہر جانیکو نہین چاہتا ہی تو بہتر ہے مدینے مین ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوے آپنے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر لگاے تب روا نہین کہ قبل جنگ بے حکم الٰہی سلاح کھولے اب مین ہتھیار نہین اُتارونگا

اور آپ باہر کو روانہ ہوے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہو گے خدا تعالی تمھین فتح دیگا اور متصل جبل اُحد کے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک شگاف دو پہاڑون مین تھا اودھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آکے حملہ کرین لہذا آپ نے عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ساتھ پچاس تیراندازون کے وہان متعین کیا اور کہا کہ اوس درے کی تم خبر رکھو اگر کفار اودھر سے قصد کرین تم تیرباران کرکے دفع کیجیو اور کسی حال مین خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اُس جگہ سے مت ہٹیو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعان لشکر اسلام نے داد مردانگی کی دی اور خون کفار سے اُس میدان کو لالہ زار کردیا اور کئی مرتبہ جانب درے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر بسبب تیراندازی ہمراہیان عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہانتک کہ ہند وغیرہ عورتین جو جانب کفار تھین ایسی پریشان ہوکے بھاگین کہ اونکی پنڈلیان کھل گئین خلخال نظر پڑے لشکر اسلام آگے بڑھا اور لوگ غنیمت مین مشغول ہوے تب ہمراہیان عبداللہ بن جبیر بھی آگے بڑھے ہرچند عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالی عنہ نے منع کیا تھا ناگل دس آدمی اونکے ساتھ رہگئے تب خالد بن الولید نے کہ اوس زمانے مین کافر تھے دری کی جانب سے مع انبوہ کفار فراریون کے حملہ کیا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیون کے شہید ہوے اور پشت لشکر اسلام سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہوگئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمونکا پہونچا چہرۂ مبارک خون آلودہ ہوا دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قمیہ ایک کافر آپ تک پہونچ گیا اور اوسنے آکے تلوار ماری آپ بسبب صدمۂ زخم کے اور بھی اس سبب سے کہ آپ دو زرہین پہنے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا ایک غار مین گر پڑے اور ابن قمیہ نے پکار کے کہا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی

سبب وجوب جنت برائے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جعال بن سراقہ کی صورت بنکر سارے لشکر مین اِس خبر کو مشہور کیا کہ محمد مقتول ہوئے تب اکثر مسلمانون کے پانون اُٹھ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب مہاجرین و انصار مثل حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُسدن دو زرہین پہنے تھے نیچی جگہہ سے اوپر آپنے چڑھنا چاہا وہان ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخمونسے آپکو ہوگیا تھا اور بسبب بوجھ زرہونکے آپ اوس پتھر پر نہ چڑہ سکے حضرت طلحہ تلے بیٹھ گئے اور کہا کہ آپ میرے کندھونپر پانون رکھکر چڑھ جاوین آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اَوْجَبَ طَلْحَۃُ یعنی طلحہؓ نے اپنے لیے جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہؓ بھی وہان جا پہونچین اُنھون نے بوریے کا ٹکڑا جلا کے زخم مین بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار مبارک مین گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتون سے زور کر کے اون حلقون کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتون کو جما کے نکالا بسبب شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتون کا زور کر کے نکالا دوسرا دانت بھی ٹوٹ گیا اونسے بھی حضرت بہت راضی ہوئے

ذکر شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حال اوس ہنگامے مین ستر آدمی اصحاب مین سے شہید ہوئے سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح انکے قصہ شہادت کی یہ ہی کہ جنگ بدر مین حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شجاع صفدر تھے خوب شجاعت دکا فرکشی ظہور مین آئی تھی طعیمہ بن عدی اور عتبہ باپ ہندہ زوجۂ ابوسفیان کا انھین کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب سے جبیر بن مطعم نے کہ بھتیجا طعیمہ کا اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا درصورت قتل کرنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے اور ہندہ نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی حربہ لگانے مین

خوب مشتاق تھا سو وحشی سی صحیح بخاری مین روایت ہی کہ بروز اُحد معرکے مین مین نے دیکھا
حضرت حمزہ رضؓ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہین اور میری طرف کو آتی ہین مین بھاگا اور کترا کر ایک
پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اونھون نے مجھے نہین دیکھا جب میرے برابر پہونچے مین نے اوسی کمین سے
حربہ اپنا پھینک کر مارا اونکے زیر ناف لگا وہ میری طرف جھپٹے دو چار قدم چلکر گر پڑے مین سمجھا
کہ زخم کام کر گیا پھر مین نے پاس جاکے حربہ اپنا نکال لیا ہند خبر قتل حمزہ رضؓ کی پاکے بہت
خوش ہوئی اور نعش کے پاس پہونچ کے مُثلہ کیا یعنی ناک کان کاٹے اور اعضائے تناسل بھی
کاٹ ڈالے اور پیٹ چیر کے جگر حضرت حمزہ رضؓ کا نکال کے دانتون سی چبایا **حال** حضرت یمان
والد حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بھی جنگ اُحد مین شہید ہوئے گھبراہٹ مین مسلمانون کی تلوار مین
اُنپر پڑین حذیفہ رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان مین نہ آیا
حال اُبی بن خلف کہ کفار قریش مین ایک سردار تھا او رجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اُس نے پالا تھا اور کہتا تھا آپ سے جب آپ
مکے مین تھے کہ مین نے یہ گھوڑا تمھارے قتل کے لیے پالا ہی مین اسپر سوار ہوکر تمھین
قتل کرونگا آپنے اُس سے فرمایا تھا کہ مین ہی تجھے انشاء اللہ تعالیٰ قتل کرونگا بروز اُحد وہ
گھوڑا کوداتا ہوا آپ کے قصد پر آیا اصحابہ نے چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے اُسے دفع کرین
آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل آیا آپنے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اوسکے گلے مین
آہستہ سے ماردیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر مین پہونچا لوگون نے
کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہین لگا ہے کیون ایسا چلاتا ہی اوسنے کہا تم نہین جانتے
کس کے ہاتھ کا زخم ہے محمدؐ کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ مجھپر تھوک بھی مارتے بیشک
مرجاتا بعد ازین وہ راہ مین موضع سرف مین واصل جہنم ہوا بیہقی نے روایت

کی ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار مین رات کو بطن رابع مین جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیرون مین بندھا ہوا چلاتا ہی کہ مجھی پانی دو اور ایک نگہبان اوسکے ساتھ ہی وہ کہتا ہی خبردار اسے پانی نہ دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کافر ہے **حال** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ معرکۂ جنگ مین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے اپنے پیغمبر کو آسمان پر اوٹھا لیا اور مین نے کہا کہ اب زندگی مین کیا لطف ہے اور تلوار لے کے کفار کے غول مین بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مارتے مارتے غول کو پریشان کردیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نظر پڑی حضور مین پہونچکر حیات تازہ حاصل کی **حال** جو صحابہ کہ غزوۂ اُحد مین بھاگے اونکا قصور اللہ جل جلالہ نے معاف فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہ قصور اُنسے بمقتضائے بشریت ہوگیا تھا قرآن مجید مین آیت عفو کی موجود ہے **حال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہان موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے کافرون نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی کہ الٰہی یہ چڑھ نہ سکین خدا تعالیٰ نے اونھین روک دیا کہ وہ چڑھ نہ سکے بعد ازین ابوسفیان نے کہ افسر لشکر کفار وہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپنے فرمایا کہ جواب نہ دو پھر اوسنے پوچھا کہ تم مین ابوبکرؓ ہین آپ نے فرمایا کہ جواب نہ دو پھر اوسنے حضرت عمرؓ کو پوچھا آپ نے تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابوسفیان نے چلاکے کہا کہ معلوم ہوتا ہے یہ تینون شخص مارے گئے حضرت عمرؓ کو تاب نہ رہی اور اُنھون نے چلاکے کہا کہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینون شخص زندہ ہین تیرے اوپر رنج اور بلا ڈالنے کو پھر کہا کہ سال آیندہ بمقام بدر ہمارے تمھارے لڑائی ہوگی آپ نے فرمایا کہ کہدو بہت اچھا

پھر ابوسفیان نے کہا اُعْلُ هُبَلْ بلند ہو تولے ہبل آپ نے اصحاب سے کہا جواب دو عرض کیا
کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہی کہا پھر ابوسفیان نے کہا
لَنَا عُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَكُمْ عزی ہماری ہی اور تمھاری عزی نہین آپ نے فرمایا جواب دو
صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ اللہ ہمارا مولی ہی اور
تمھارا کوئی مولی نہین پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین مین تم مثلہ پاؤ گے یعنی ناک اور کان
اور اعضا کٹے ہوئے سو مین نے یہ حکم نہین دیا تھا اور مین اس بات سے ناخوش بھی
نہین ہوا پھر ابوسفیان مع اپنی لشکر کے مکہ کو پھر گیا حال بعد مراجعت کفار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوپر سے اوترے اور مقتولین مین حضرت حمزہؓ کو اوس حالت سے دیکھ کر بہت ملول ہوئے
اور مقتولین کو بے غسل وکفن اُن ہی خون آلودہ کپڑون سے دفن کر دیا اور ایک ایک قبر مین
دو دو شہید ون کو دفن کیا اور جسکو قرآن شریف زیادہ یاد تھا اوسے آگے کیا بعد ازین مدینہ کو
معاودت فرمائی مدینہ مین احوال جنگ سنکر بہت غم ہو رہا تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے جو خبر مشہور ہوئی اوسکا صدمہ جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھے زیادہ از حد تھا اور سبکو تفتیش آپ ہی کی صحت وسلامتی کی تھی اپنے عزیز
وقریب کا کسی کو ایسا خیال نہ تھا حتی کہ ایک بی بی انصاری کہ نام اُنکا کبشہ بنت رافع تھا
سعد معاذ کی مان اور اونکا بیٹا عمرو بن معاذ اوس لڑائی مین شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہی دریافت حال کے لیے بیتاب تھین جب خبر آپکے عود فرمانے کی سُنی
کہا مجھے قرار نہ ہوگا جبتک مین جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لون اور جھپٹ کے
راہ مین پہونچین اور جمال مبارک دیکھ کے کہا كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَلَلٌ
ہر مصیبت بعد آپ کی سلامتی کے اے پیغمبر خدا بے حقیقت ہی آپنے اُنسے تعزیت اونکے بیٹے

عمرو بن معاذ کی کی اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت مین ہی اور سب شہیدون کے اقارب کو یہ خوشخبری سُنا دو کہ اونکے اقارب جو شہید ہوئے بہشت مین ہین کبشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہی تو جا ے خوشی ہی آپ پسماندون کے لیے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَجْرُ مُصِیْبَتَھُمْ حال اللہ جل جلالہ نے شہداے احد کے لیے آیتین بھیجین اس مضمون کی کہ وہ زندہ ہین خدا کے نزدیک اونھین مت سمجھو خدا تعالیٰ کے پاس سے وہ رزق پاتے ہین اور بسبب اُن نعمتون کے جو اللہ تعالیٰ نے اونھین دی ہین خوش ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے شہدا کی ارواح کو سبز طائر کے قالب مین رکھکر اجازت دی ہی کہ بہشت مین جہان چاہین سیر کرین جو چاہین کھاوین رات کو سونے کی قندیلون مین کہ سایۂ عرش مین ہین جا رہتی ہین اور بھی حدیث صحیح مین وارد ہے کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا کو حضور مین بلا کے اونسے کلام کیا عبد اللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمھین کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تمھین دیجاوے اونھون نے عرض کیا کہ ہمین سب عمدہ نعمتین بہشت کی ملتی ہین ہمین اب کس چیز کی خواہش ہو ایک بات کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیرے لیے پھر شہید ہون اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار جانا نہین ہو سکتا لہذا یہ آرزو تمھاری حاصل نہ ہوگی تب اونھون نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیون کو پہونچا دیا جاوے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیتین نازل کین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا آخر تک حال اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ والد میرے بہت مقروض تھے اور چھوہارے باغ مین جو پیدا ہوئے اونسے مین نے چاہا کہ قرض ادا ہو جاوے لیکن میری دانست مین وہ واسطے ادا ے قرض کے کافی نہ تھے لہذا مین نے حضور مین عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لیچلین تو غالباً بلحاظ آپ کے

قرض والے کچھ رعایت کرین آپ تشریف لائے قرض والے آپ کو دیکھ کے اور بھی تقاضے مین
گرم ہوئے آپنے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھرے پھر اوس خرمن کے
پاس بیٹھ گئے اور قرض والون کو پیمانے سے ناپ ناپ کے دینا شروع کیا ایک ہی خرمن سے
سب قرض ادا ہوگیا ایک حبہ باقی نہ رہا اور وہ خرمن بھی ویسا ہی تھا جیسا پہلے سے تھا سبحان اللہ
کیا عظمت اور برکت تھی جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنون سے
ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہوگیا
اور اوس خرمن مین سے بھی کچھ کم نہوا **ف** یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ چہاردہم شعبان کو جسکی شام کو
شب برات ہوتی ہے غزوۂ اُحد واقع ہوا اور آپ نے بسبب ٹوٹنے دانت کے اوس دن حلوا
کھایا تھا محض غلط ہے کسی مورخ نے یہ بات نہین لکھی ہے بلکہ وقوع اس غزوے کا ساتوین یا
گیارھوین شوال مین ہے البتہ شب برات مین آپ نے واسطے شہداے اُحد کے استغفار
کیا ہے جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہے پس شب برات مین شہداے اُحد اور
اور اموات کے لیے استغفار کرنا اور اونکو ثواب پہونچانا مطابق سنت کے ہے **حال**
بعد رونق افروزی آپ کے مدینہ طیبہ مین خبر پہونچی کہ ابو سفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا
اور کہنے لگا کہ غلبہ ہمنے پایا تھا محمد کا کام کیون تمام نہین کیا اب وہ مع لشکر پھر آتا ہے
آپنے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا کہ لشکر بتعاقب ابوسفیان روانہ ہوا اور خود بہ نفس نفیس مع
لشکر روانہ ہوئے اور اونھین لوگون کو ہمراہ لیا جو شریک غزوۂ احد تھے باآنکہ وہ لوگ
خستہ اور زخمی تھے حسب الحکم بروانگی روانہ ہوئے آیہ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ
بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ انکی شان مین ہے
ابوسفیان نے جب یہ حال سنا ڈر گیا اور ہمراہیون نے اوسکے کہا کہ نام فتح کا ہوگیا ہے

معجزہ ۲۰ ذکر اس بات کا کہ شب برات کے دن ہونا غزوۂ احد کا جو مشہور ہے غلط ہے

ذکر غزوۂ حمراء الاسد

پھرتے مین کہین ایسا نہ ہو کہ بات الٹ جاوے ابوسفیان نے مدینے کی طرف رخ نہ کیا اور بعجلت مکے کو روانہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کرکے باشوکت وعظمت مدینہ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل حمراء الاسد تک آپ تشریف لے گئے تھے لہذا یہ سفر غزوۂ حمراء الاسد کہلاتا ہی

فصل چھٹی غزوۂ بدر ثانی کے بیان مین

ابوسفیان اُحد سے پھرتے وقت کہہ گیا تھا کہ سال آئندہ مین بدر پہ پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اوسنے یہ چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر نہ جاوین تاکہ اوسکے خجالت نہ ہو اُسنے ایک شخص کو کہ نعیم ابن مسعود نام تھا مدینے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہونچا دے کہ ابوسفیان نے بہت لشکر جمع کیا ہی اور بدر پر آیا چاہتا ہی اوس شخص نے مدینے مین آکے اہل اسلام سے وہ بات کہی اونھون نے سنکے کہا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ہمین اللہ کافی ہی اور وہ اچھا کام بنانیوالا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کہ ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لے گئے ابوسفیان مارے ڈر کے نہ آیا اور آپنے مع لشکر چند روز وہان مقام کیا اور وہان اصحاب نے بہ تجارت اموال بہت نفع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا پھر وہان سے خوش وخرم بے جنگ ورنج پھر آئے یہ آیتین اَلَّذِيۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ۝ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ ذُوۡ فَضۡلٍ عَظِيۡمٍ اسی حال کے بیان مین ہین

فصل ساتوین سریۂ رجیع کے بیان مین

جب مشرکین غزوۂ احد سے پھر کے مکے مین پہونچے سفیان بن خالد ہذلی لحیانی کچھ لوگ

قبیلۂ عضل اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطے تہنیت فتح کے پاس قریش کے مکہ مین آیا وہان
اوسنے سُناکہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اوسکے چار بیٹے اور شوہر اُحد مین
مارے گئے تھے یہ شہرت دی ہی کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لادے مین اوسے سو اونٹ
بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اوسکے دو بیٹے مارے گئے تھے اسلیے سلافہ نے نذر کی تھی
کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین شراب پیون گی سفیان بن خالد کو سو اونٹون کی طمع ہوئی
اوسنے اپنے گھر بھر کے سات آدمی عضل اور قارہ کے مدینے مین بھیجے اُنھون نے بموجب
کہنے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر مین مسلمان ہوگئے اور حضور اقدس مین عرض کیا کہ
ہمارے ساتھ اپنے اصحاب مین سے چند آدمی ساتھ کردیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید
سکھاوین اور کوشش اس بات مین کی کہ عاصم کو آپ ساتھ کردین اور ثابت بن ابی الافلح
عاصم کے باپ کے گھر جاکر ٹھہرے اور عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اونسے کہتے کہ اگر جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھین ہمارے ساتھ کردین تو بہت خوب ہی آخرکار آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمی اونکے ساتھ کردیے اور عاصم کو اُنکا سردار کردیا وہ دسون
آدمی ساتھ اُن ساتون کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور مکے کے آئے ایک نے
اون ساتون مین سے جاکے سفیان بن خالد کو خبر دی وہ دو سو آدمی لیکر چڑھ آیا عاصم مع
اپنے ساتھیون کے فدفد پر کہ ایک اونچا ٹیلہ تھا چڑھ گئے جب دشمن اُن کے قریب
پہونچے عاصم نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب
لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافرون نے کہا کہ ہم سے لڑنے کا قصد نہ کرو تم ہم سے مقابلہ
نہین کرسکتے عاصم نے کہا کہ ہمین مارے جانے کا ڈر نہین دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہے
کفار نے عاصم سے کہا کہ جلدی نہ کرو اور اپنی جان کو ہلاک نہ کرو ہم تمھین امان دینگے عاصم نے

کہا کہ مین مشرک کی امان لینا نہین چاہتا اور مین نے سُنا ہی کہ سلافہ نے قسم کھائی ہی
کہ میرے کاسۂ سر مین شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
خبر دے سو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اور اونکے حال کی آپکو خبر دی اور عاصم نے
پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر ختم ہوگئے نیزے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تلوار لی
اور یہانتک لڑے کہ شہید ہوے اور دعا کی کہ الٰہی مین نے تیرے دین کی حمایت کے لیے
جان دی تو میرے بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ نہ لگے بعد ازین کفار نے چاہا کہ انکا سر
کاٹ لین تاکہ سلافہ کے پاس لیجاوین خداتیعالی نے شہد کی مکھی کا لشکر بھیجا پاس
بدن مبارک حضرت عاصم رض کے انھون نے جھرمٹ باندھا کسی کافر کو پاس پھٹکنے نہ دیا
جب رات ہوئی خداتیعالی نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم رض کا بہالے گیا
کافر خائب وخاسر رہے جب سلافہ کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سو اونٹ
بھیجدے ہم نے عاصم کو قتل کیا سلافہ نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو جیتا
لے آؤ سو تم نے دونون باتون مین سے ایک بات بھی نہ کی مین اونٹ ہرگز نہ دونگی حال
باقی عاصم کے ساتھیون کا یہ حال ہوا کہ چھ شخص ورلڑکے شہید ہوگئے اور خبیب بن عدی
اور عبداللہ بن طارق اور زید بن دثنہ یہ تین صاحب کافرون کے سمجھانے سے اونکی
امان مین آکے پہاڑ پر سے اُترے کفار نے بدعہدی کرکے اونکے ہاتھ کمان کے چلے سے باندھے
عبداللہ بن طارق نے جب غدر اونکا دیکھا حیلے سے ہاتھ اپنے کھول کر تلوار کھینچی اور کفار سے
قتال شروع کیا کافر اونکے حملۂ شیرانہ سے حیران ہوگئے اور پتھر برسا کے انھین شہید کیا اور
حضرت خبیب اور زید کو کفار اسیر کرکے لے گئے خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کی بیٹیون نے
سو اونٹ دیکر مول لیا تھا کہ عوض اپنے باپ کے کہ خبیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کرین

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض پچاس اونٹ کے لے لیا اسلیے کہ عقبہ اپنے باپ کے عوض کہ زید نے اوسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونون صاحب مکہ مین ماہ ذیقعدہ پہونچے تھے بانتظار گذر جانے اشہر حرم کے انھین قید کر رکھا صحیح بخاری مین ہے کہ خبیب نے ایک بار استرہ واسطے پاکی لینے کے حارث کی ایک بیٹی سے مانگ لیا تھا اوسی حالت مین ایک لڑکا اسکا خبیب کے پاس چلا پہونچا خبیب نے اُسے اپنے زانو پر بیٹھا لیا اُس عورت کو ڈر ہوا کہ یہ قیدی ہے کہین میرے بیٹے کو مار نہ ڈالے خبیب نے کہا کہ مت ڈرو مین ایسا نہ کرونگا بچے کو قتل نہ کرونگا وہ عورت کہتی ہے کہ مین نے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہین دیکھا مین نے خبیب کو حالت قید مین انگور کھاتے دیکھا اور اُن دنون مکہ مین کوئی میوہ نہ تھا اور خبیب زنجیرون مین قید تھے وہ انگور رزق الٰہی غیبی تھا کہ خدا تعالیٰ نے خبیب کو بھیجا تھا بعد گذر جانے ماہ ہای حرام کے موضع تنعیم مین کہ خارج حرم سے ہے خبیب اور زید دونون کو سولی دی خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑھ لون کفار نے مہلت دی حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کے لیے یہ نماز اونھون نے سنت قائم کردی بعد ازان اونھون نے یہ شعر پڑھے ؎

وَلَسْتُ اُبَالِي حِيْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا ... عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِي
وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ ... يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِي

ترجمہ مجھے کچھ پروا نہین جبکہ مین مارا جاتا ہون مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور اگر خدا تعالیٰ چاہے برکت کرے عضو پارہ پارہ کرکے ٹکڑون مین خبیب کو سولی پر چڑھایا اور قبلہ سے مونھ پھیر دیا خبیب نے کہا کچھ مضائقہ نہین ہے فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ پھر خبیب سے کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمھین چھوڑ دین خبیب نے کہا کہ

اگر تمام روے زمین مجھے دین تو بھی مین اسلام سے نہ پھرون ایک جان کیا سو جان اسلام
کے قربان کافرون نے کہا کہ تمھارا جی چاہتا ہی کہ تمھارے بدلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سولی دین
اور تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہین چاہتا کہ مین گھر مین ہون
اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤن مین ایک کانٹا چبھے پھر مقتولان بدر کی اولاد
واقارب چالیس آدمی اپنے نیزے ہر طرف سے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی مارنے شروع کیے اوسوقت
منھ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کا قبلے کی طرف ہوگیا اونھون نے کہا شکر خدا کا جسنے میرا مونھ اوس قبلے
کی طرف کر دیا جو اوسنے اپنے رسول کے لیے اور مسلمانون کے لیے پسند کیا ہی اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ الٰہی یہان سب دشمن ہین کوئی دوست نہین کہ میرا اسلام تیرے دوست کو پہونچا دے
تو ہی میرا اسلام اپنے حبیب کو پہونچا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین
مجلس شریف مین ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ پر آثار وحی ظاہر ہوے
بعد ازان آپ نے فرمایا کہ خبیب رضی اللہ عنہ کو کافرون نے قتل کیا اور یہ جبرئیل امین اوسکا سلام مجھے
پہونچاتے ہین پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام ورحمۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی
اونھون نے بھی پہلے دو رکعت نماز پڑھی اور جیسی گفتگو کفار نے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے
کی تھی ویسی ہی اونسے بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت خبیب کی نعش کو
سولی پر ہی لٹکا رکھا **حال** جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے
اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہے خبیب کی نعش کو سولی پر سے اوتار لائے حضرت زبیر
اور مقداد رضی اللہ تعالی عنہما نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوے دن کو چھپ رہتے
اور رات کو چلتے یہان تک کہ پاس نعش کے پہونچے چالیس آدمی محافظت کے لیے
اطراف دار مین سوتے تھے اونھون نے آہستہ خبیب کو سولی پر سے اوتارا اور گھوڑے پر

معجزہ نمبر ۴

رکھ کے لے چلے چالیس دن اونکے قتل سے گذرے تھے بدن اُنکا ویسا ہی تازہ تھا اور زخمون سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے خبر پائی شتر سوار دوڑائے جب پاس اُن دونون صاحبون کے پہونچے حضرت زبیرؓ نے نعش خبیبؓ کی زمین پر رکھ دی فوراً زمین اوسے نگل گئی حضرت خبیبؓ کو بلیع الارض اسی لیے کہتے ہین حضرت زبیرؓ نے کفار کی طرف موںھ کرکے کہا کہ مین زبیر بن العوام ہون اور ماں میری صفیہ بنت عبد المطلب ہے اور یہ میرے رفیق مقدادؓ بن الاسود ہین تمھارا جی چاہے تو تیرون سے لڑلو اور کہو اُتر کے تلوار نیزے سے لڑلین ورنہ چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیرؓ اور مقدادؓ نے حضور اقدس مین جاکے حال عرض کیا جبرئیلؑ نے مجلس شریف مین آکے بیان کیا کہ تمھارے اُن دونون یارون کی فرشتون مین تعریف ہو رہی ہے

ذکر قتل سفیان بن خالد لعین

حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو عاصم اور اونکے ہمراہیون کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن اُنیسؓ انصاری کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے نہ تھے آپ نے اوسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوسکے دیکھتے ہی تمھارے دل مین خوف آویگا عبد اللہ بن اُنیس نے اجازت لی کہ جو جی مین آوے اوسکے سامنے کہین اور تلوار لے کے روانہ ہوے بعد قطع منازل بطن عرنہ مین پہونچے اور وہان اوس کافر کو دیکھا اور موافق نشاندہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہچانا اور اوسکے پاس گئے اُسنے پوچھا کہ تم کون ہو عبد اللہ نے کہا کہ مین قوم خزاعہ مین سے ہون مین نے سُنا کہ آپ لشکر محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے لڑنے کو تیاری کرتے ہین مین بھی حاضر ہوا ہون کہ شریک ہون اور بہت خوش آمد کی باتین کہین کہ سفیان بہت راضی ہوا عبد اللہ اوسکے خیمے مین داخل ہوے اور موقع پاکر

سر اوسکا کاٹ کے مدینے کو روانہ ہوے اور راہ مین ایک غار مین چھپ رہے خدا تعالی کے
حکم سے اوس غار مین مثل غار ثور کے مکڑی نے جالا پور دیا جب سفیان کی قوم کو خبر ہوئی
عبد اللہ کی تلاش مین چھوٹے بہتیرا تلاش کیا نہ پایا پھر گئے عبد اللہ غار سے نکلکر روانہ ہوے
اور منازل قطع کرکے حضور اقدس مین پہونچے سر اوس لعین کا زیر پای مبارک ڈالدیا
آپ اور اصحاب بہت خوش ہوے لکھا ہی کہ آپ نے ایک عصا عبد اللہ بن انیس کو دیا اور فرمایا
کہ یہ عصا بہشت مین ہاتھ مین رکھیو اس طرح اونکو آپ نے خوشخبری جنت کی دی وہ عصا عبد اللہ
کے ہر وقت ساتھ رہتا تھا یہانتک کہ بوقت مرگ اونھون نے اپنے ساتھ کفن مین رکھوالیا

فصل آٹھوین قصۂ بیر معونہ کے بیان مین

ابو براء عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور بملاعب الاسنہ تھا نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر مین سے وہ
حضور اقدس مین حاضر ہوا آپ نے اوسے اسلام لانے کے لیے ارشاد کیا وہ مسلمان تو نہ ہوا مگر دین اسلام کی
اوسنے تعریف بہت کی اور کہا مین مسلمان ہوجاتا مگر مجھے قوم کا خیال ہی آپ کچھ لوگ میرے ساتھ کر دین
وہ میری قوم کو دعوت اسلام کرین اگر وہ مسلمان ہوجاوینگے مجھے کچھ تامل نہ ہوویگا آپ نے فرمایا کہ مجھے
اہل نجد کا ڈر ہے اوسنے کہا کہ کچھ ڈر نہین مین اپنی پناہ مین لے لونگا آپ نے ستر آدمی اپنے اصحاب مین سے
کہ قرّاء کہلاتے تھے یعنی قرآن مجید پڑھنے والے اونکے ساتھ کر دیے اکثر وہ انصار مین سے تھے اور بعضے
مہاجرین وہ لوگ بہت بزرگ اور مقبول اصحاب مین تھے دن کو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے
حجرون مین پہونچاتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مجید مین مشغول رہتے منذر
ابن عمرو کو اونپر امیر کیا اور ایک نامہ رؤساے نجد اور بنی عامر کو لکھکے اوسے دیدیا عامر
بن مالک کا ایک بھتیجا تھا عامر بن طفیل بن مالک اوسکو اہل اسلام سے کمال عداوت تھی
جب یہ اصحاب بیر معونہ مین پہونچے اونٹ عمرو بن امیہ ضمری اور حارث بن صمہ کو

دیے کہ چراگاہ کو لیجا دین اور خط حرام بن ملحان رض کو دیا کہ بنی عامر کو پہونچا دین حرام دو آدمی اور ساتھ لیکے خط پہونچانے کو پاس عامر بن طفیل کے گئے حرام جب متصل اُس قوم کے پہونچے اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین پہلے جاتا ہون اگر مجھے امان ہو تم بھی آئیو اور وہان جاکر حرام نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لیکے آیا ہون مجھے اداے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کافر نے حرام کے پس پشت سے آکے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ یعنی مین مقصود کو پہونچ گیا قسم ہے مالک کعبہ کی اور عامر بن طفیل نے بنی عامر سے واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا انھون نے بخیال امان عامر بن مالک کے قبول نہ کیا تب اوس کافر نے قبائل سُلیم اور عُصَیّہ اور رِعل اور ذکوان کے پاس آدمی بھیج کے بلایا اور لشکر انبوہ لیکر بیر معونہ کو جاکے گھیر لیا وہ اصحاب سب لڑے یہانتک کہ سب شہید ہو گئے حضرت عامر بن فُہیرہ کہ غلام حضرت ابوبکر کے تھے اور حضرت ابوبکر رض نے ابتداے اسلام مین اونکو خرید کرکے آزاد کردیا تھا اور ہجرت مین وہ بھی رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے وہ بھی شہید ہوے اور اونکی یہ کرامت اُسوقت نمایان ہوئی کہ فرشتے اونکی نعش کو آسمان پر لے گئے سب کافرون نے یہ بات دیکھی حال حارث بن صِمّہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھیر کر لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہہ پر اور جانور اُڑتے ہوے اور کافرون کے سوارونکو کھڑا دیکھا آپس مین مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چلکے اس حال کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دین حارث نے کہا نہین شہادت مفت ملتی ہے کاہیکو چھوڑ دین اور لڑے یہانتک کہ دو کافر حارث نے قتل کیے بالآخر کافرون نے دونون کو اسیر کیا اور جان کی پناہ دی اسیر بھی حارث نے دو آدمی اور قتل کیے اور شہید ہوے اور عمرو بن امیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر

چھوڑ دیا اوسکی مان کے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا مین چھوڑنا عمرو بن اُمیّہ کا محسوب
کیا عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پوچھا عمرو نے ہر ایک کا
حال بیان کیا کہا تمھارے یارون مین کوئی گم تو نہین ہی عمرو نے کہا کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ
نہین ہین کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین
اصحاب مین تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے دیکھا ہی اونکو بعد قتل کے آسمان پر اُٹھائے گئے
حال قاتل حضرت عامر بن فہیرہ کا کہ ایک شخص بنی کلاب مین سے تھا جابر بن سلمیٰ نام
وہ کہتا ہی کہ جب مین نے نیزہ عامر کے مارا اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فُزْتُ وَاللہِ یعنی پالیا
مین نے قسم خدا کی اور مین نے دیکھا کہ عامر کو آسمان پر لے گئے مین نے عامر کے کلام مین
تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا ضحاک بن سفیان کلابی سے جا کے پوچھا انھون نے کہا کہ مطلب
یہ ہی کہ جنت کو پالیا مین نے ضحاک سے کہا کہ اسلام مجھ پر تلقین کرو اور مین بسبب مشاہدہ
احوال حضرت عامر کے مسلمان ہو گیا ابو براء عامر بن مالک کو اس قصّے سے کہ اوسکی
امان مین اُسکے بھتیجے نے فتور ڈالا بہت رنج ہوا اور اُنھین روزون مین وہ مر گیا اور عامر
بن طفیل کے سر مجلس ربیعہ بن ابی براء نے نیزہ مارا اُس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون سے کہ ایک
پھوڑا بری قسم کا اُسکے نکلا تھا مر گیا اوسنے براہ حماقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا تھا
کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی دیہات کا اور جنگل تمھارے حصے مین ہے
اور شہر میرے حصے مین یا مجھے اپنا خلیفہ بعد وفات کے کر دو نہین تو مین بڑا لشکر لا کر تمسے
لڑونگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ عَامِرًا یا اللہ تو خود کام
تمام کر دے عامر کا مجھ تک نوبت نہ آئے تب وہ طاعون سے مر گیا **حال** عمرو
بن امیہ ضمری وہان سے پھرے راہ مین دو شخص مشرک بنی عامر کے اونھین ملے عمرو نے

اُن دونون کو قتل کیا دل مین سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہے عامر بن طفیل سے جسنے
سب اصحاب بیر معونہ کو قتل کرایا تھا اور وہ دونون مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
امان مین تھے اس بات کی عمرو بن امیہ کو خبر نہ تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قتل کی
نسبت کہ خطا واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یہود بنی نضیر ہم عہد تھے لہذا آپ کو
منظور ہوا کہ بمشورت اونکے اس معاملہ دیت کو طے کرین اور یہ امر سبب غزوۂ بنی نضیر کا ہوا

فصل نوین غزوۂ بنی نضیر کے بیان مین

بعد تشریف آوری آپ کے مدینے مین یہود بنی قریظہ و بنی نضیر نے کہ ہر واحد ان مین سے ایک ایک
محلے مین باہر مدینے کے رہتے تھے آپ سے عہد باندھا تھا کہ ہم آپکے ساتھ موافق رہینگے کچھ بدخواہی
نہ کرینگے اور آپ کے دشمن کی مدد نہ کرینگے بعد قتل کرنے عمرو بن امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو
جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملہ دیت کے محلہ بنی نضیر مین تشریف لیگئے اور
اونسے اُس معاملہ مین کہا اُنھون نے کہا کہ آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہین ہم آپکی ضیافت
کرینگے آپ تشریف رکھین بعد فراغت کھانے سے اس امر مین عرض کرینگے اور آپ کو ایک دیوار
کے تلے بٹھلایا پھر اون ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر لڑھکا کر آپ کو قتل کرین
اللہ تعالی نے بوساطت جبرئیل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کر دیا آپ وہان سے اس طرح
اوٹھے جس طرح کوئی قضای حاجت کے لیے اوٹھتا ہے اور مدینے کو روانہ ہوے اصحاب ہمراہی بھی
جب آپ کی معاودت مین دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لیگئے مدینے کو چلے گئے
آپ نے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تمنے ارادہ فاسد میرے لیے کیا تھا غدر اور نقض عہد
تمھاری طرف سے متحقق ہوا اسلیے تمھین یہ حکم ہے کہ یہان سے نکل جاؤ دس دن کی
مہلت ہے بعد دس دن کے جو ملیگا اوسکی گردن ماری جائیگی یہود نے نہ مانا اور لڑائی

کے لیے تیار ہوئے تب آپنے بنی نضیر پر لشکرکشی کی اونکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کرکے
اونکی عافیت تنگ کی **حال** یہود کو درخت خرما کہ متصل اونکی گڑھے کی تھے بہت محبوب تھے
مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوین تو اونکی روح پر صدمہ ہوگا آپنے حکم
درختونکے کاٹنے کا دیا اصحابنے درخت کاٹنے شروع کیے بعضون نے قسم عمدہ درخت کاٹے
باین نیت کہ اونکے کٹنے سے کافرونکو رنج ہوگا اور بعضے اصحابنے بری قسم کے کاٹے باین نیت
کہ اونکو یقین کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی ورسب اموال بنی نضیر کی اہل اسلام
کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونون فعل بمقتضاے
حسن نیت پسند ہوئی اور دونون کو خداتعالی نے اپنا حکم فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا
قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۔ جو کاٹی تمنے ایک قسم درخت
خرما کی یا چھوڑی قائم اپنی جڑون پر سو بحکم خدا ہے اور اسلیے کہ رسوا کرے نافرمانون کو اور
صحیح بخاری مین ہی کہ آپنے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ کچھ درخت وہان
جلائے بھی گئی اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہی ؎ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ
لُؤَيٍّ ۔ حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگادینا بویرہ مین
کہ شرارے اوسکے اڑتے تھے بویرہ اُس جگہہ کا نام ہی جہان درخت خرما بنی نضیر کے تھی اور لوی
ہنم سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہین بنی لوی اون کی اولاد
حال انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اُن مین ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تھی
اور بنی قریظہ اوس سے ہم عہد تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور ہر ایک اپنے معاہد کی
مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق خزرج مین سے تھا
اس سلیے در پردہ اوسنے بنی نضیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ مین اور

پہلے سے بہت تسلی کی باتین کیا کرتا تھا مگر مدد نہ کرسکا جب بنی نضیر بہت تنگ ہوئے
اونھون نے درخواست کی کہ اب ہمین نکل جانے دو آپنے فرمایا کہ اب بات منظور نہین مگر اس طرح کہ ہتھیار
سب چھوڑ جاوین اور جسقدر اسباب ونکے چارپایون پر لد سکے لیکے مع عیال و اطفال
جلاوطن ہوجاوین مطابق اوسکے یہود نامسعود وہان سے نکل گئے مکانون مین سے بھی
کوئی کواڑ یا کڑی یا کچھ اور چیز جو بہت اچھی جانی مکان توڑ کے نکال لے گئے اور بسبب
عجلت جانے کے مسلمانون سے بھی اُنھون نے مدد لی مسلمانون نے بھی مکانات اُنکی توڑ کے
اونکی چیزین نکال دین هُوَ الَّذِیۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ مِنۡ دِیَارِهِمۡ
لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ ؕ مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ یَّخۡرُجُوۡا وَ ظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مَّانِعَتُهُمۡ حُصُوۡنُهُمۡ
مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنۡ حَیۡثُ لَمۡ یَحۡتَسِبُوۡا وَ قَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ یُخۡرِبُوۡنَ
بُیُوۡتَهُمۡ بِاَیۡدِیۡهِمۡ وَ اَیۡدِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ٭ فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ ۔ اِن آیتین مین اُسی قصہ کا
بیان ہے اور وہ لوگ جلاوطن ہوکے بعضے خیبر مین جا بسے بعضے شام مین اور بعضے اور جگہہ

فصل دسوین غزوۂ خندق کے بیان مین

شرح غزوۂ خندق کی یہ ہے کہ حیی بن اخطب کہ بنی نضیر مین بڑا مفسد تھا مع چند اشرار یہود بعد
جلاے وطنی کے خیبر مین جا رہا اور شب و روز اس فکر مین رہتا تھا کہ اہل اسلام سے انتقام لے
اسلیے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیس آدمی کے تھے مکے کو گئے اور قریش کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے لیے بوعدہ اپنی مدد اور تدبیرات کے آمادہ کیا اور اس بات پر باہم اُنکی
عہد مستحکم ہوا ابوسفیان نے چار ہزار آدمی مسلح جمع کیے اور مکے سے روانہ ہوا اور حیی وغیرہ یہود قبیلۂ
غطفان کو گئے اور اونکو بھی باین وعدہ کہ ایک سال کی چھوہارے خیبر کے تمھین دینگے آمادۂ پیکار
سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کیا عیینہ بن حصن فزاری کہ سردار غطفان کا تھا مع اپنے قبیلے اور چند قبائل کے

۴ عبرت لو تم اے سمجھ والو ۱۲ فائدہ آیا اللہ اونپر یعنے غضب اللہ کا اونپر ۱۲ منہ

کہ اوسکے ہم عہد تھے منزل مَرّ الظہران مین ابوسفیان سی جا ملی سب اشرار کہ دس ہزار
ہوگئے تھے مدینے کو روانہ ہوئی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی صحابہ سی آپ نے مشورہ کیا
حضرت سلمانؓ نے عرض کیا کہ مین نے ملک فارس مین دیکھا ہی کہ جب کسی شہر پر بھاری
لشکر چڑھ آتا ہی جسکے مقابلے کی اونھین طاقت نہین ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہین اور
اوسکی پناہ مین لڑتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور آپ نے خندق
کھودنے کا پاس مدینے کے بجانب کوہ سلعؓ کے حکم دیا اور طرفین مدینے کی شہر پناہ کی دیوار اور
عمارتون سی محکم تھین اس غزوے کو غزوۂ خندق اسی سبب سے کہتے ہین اور غزوۂ احزاب بھی کہتے ہین
باین جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہی بمعنے جماعت کی چونکہ کفار جماعتون کو لیکر چڑھ آئے تھے
لہذا یہ غزوہ غزوۂ احزاب کہلایا **حال** خندق کے کھودنے مین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین اور انصار خندق کھودنے مین بڑی
محنت کرتے تھے اور آپکا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب سے آپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے
حضرت جابرؓ نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بھوکا پایا کچھ تدبیر آپ کے کھانا کھلانے کی کرنی چاہیے اونھون نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور
گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کرایا حضرت جابرؓ نے جا کے چپکے سے حضور مین
عرض کیا کہ تھوڑا کھانا مین نے پکوایا ہی آپ تشریف لے چلین آپنے چلا کے فرمایا کہ اے اہل خندق
تمھارے لیے جابرؓ نے دعوت کا کھانا پکوایا ہی جلدی چلو اور آپنے جابرؓ سے ارشاد فرمایا کہ
جب تک مین نہ پہونچون ہانڈی نہ اُتارین اور آٹا نہ پکاوین حضرت جابرؓ نے بڑھکے اپنی
زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہے اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہین اونھون نے کہا کہ آپ بہتر
سمجھتے ہین اور حضرت جابرؓ نے حکم سنا دیا کہ ہانڈی قبل از تشریف آوری آپکے نہ اُتاریں اور آٹا

معجزہ ۴۳

نہ پکائیو آپ تشریف لائے اور کھانے کے پاس جاکے آٹے اور ہانڈی مین آب دہن مبارک
ڈال دیا اور دعاے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک روٹی پکانیوالی اور
بلالو اور گوشت کی ہانڈی چولھے پر رہنے دو اوسمین سے گوشت نکال نکال کر پیالون مین دو
پھر آپنے کھلانا شروع کیا سب تے کہ ہزار آدمی تھے خوب سیر ہوکے کھایا اور ہانڈی گوشت کی
ویسی ہی جوش مارتی تھی جیسے پہلے سے تھی اُسمین گوشت ذرا کم نہ ہوا اور آٹا بھی اُتنا ہی رہا
جتنا تھا سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یونی چار سیر آٹے کی
روٹی اور ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیون نے سیر ہوکے کھایا اور کھانا
اُتنا ہی رہا **حال** خندق کھودنے مین ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اوسکے توڑنے سے عاجز
ہوے حضور خود وہان تشریف لے گئے اور پھاوڑا یا کدال آپ نے اُس پتھر پہ مارا وہ ایک
تہائی ٹوٹ گیا اور اوسمین سے ایک بجلی چمکی جس سے آپ کو عمارات ملک شام کی نظر پڑین
آپنے فرمایا اللہ اکبر خداے تعالیٰ نے ملک شام مجھے دیا پھر آپنے دوسری بار پتھر پر کدال مارا
پھر بجلی چمکی اور اوسمین آپکو عمارات فارس کی نظر پڑین آپنے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے
ملک فارس مجھے دیا پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چمکی اور عمارات ملک یمن
نظر پڑین آپنے فرمایا اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے ملک یمن مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش
ہوگیا **ف** یہ پیشین گوئی جو آپ نے فرمائی مطابق اوسکے واقع ہوا ملک یمن تو آپ کی حیات
مین ہی قبضے مین آپ کے آیا تھا مگر بسبب ارتداد مرتدین اور دعوی نبوت
اسود عنسی کے اوسمین خلل ہوگیا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مین
وہ خلل رفع ہوگیا اور ملک شام او فارس مین جہاد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین
شروع ہوگیا تھا اور کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضہ مین آگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین

چمکنا برق کا پتھر سے اور پیشین گوئی آپکی درباب فتح یمن و فارس و شام

معجزہ ۱۵

قصۂ کعب و نوجوان انصاری

کل ملک یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے مین آیا حال حیی
ابن اخطب یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے
محلہ بنی قریظہ مین گیا راہ مین سے ہی ابوسفیان نے حیی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا
کعب سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اوسکے آنے سے کیا بلکہ اوسکو اپنے مکان کے
اندر آنے کا اذن نہین دیتا تھا اور دروازہ نہین کھولتا تھا اور سنتے ہی اوسکی آواز کے
کہا کہ یہ بڑا منحوس ہے اپنی قوم کا تو ستیاناس کھویا اب ہمارے تباہ کرنے کو آیا ہے لیکن اوسکی
مکروفریب کی باتون مین آکے پہلے تو دروازہ کھولا پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر مستحکم ہوا اور کفار قریش اور احزاب کو کہلا بھیجا کہ ہم تمھارے
ساتھ ہین اور سب بنی قریظہ احزاب کے ساتھ متفق ہوئے حال بعد مرتب ہونے خندق کے
آپنے وہان لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوٰۃ شریف مین بروایت
حضرت ابوسعید خدری وارد ہے کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے
سامنے اُسکا مکان تھا اس سبب کہ اوسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت
لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایکدن بوقت چلنے اوسکے آپنے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ
کچھ ہتھیار لے لو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہے اوس جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر
پہونچا کیا دیکھتا ہے کہ زوجہ اوسکی دروازے پر کھڑی ہے جوان نے بمقتضائے غیرت
چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اوسنے کہا کہ جلدی نہ کرو اندر جاکے دیکھو کہ کس چیز نے
مجھے نکالا ہے جوان اندر مکان کے گیا دیکھا کہ اوسکے بچھونے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہے
جوان نے اوس سانپ کو نیزہ مارکے نیزے مین پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے
جوان کو کاٹ کھایا پھر معلوم نہ ہوا کہ وہ سانپ پہلے موا یا وہ جوان پہلے صحابہ نے

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہوجاوے آپنے فرمایا کہ جاؤ تجہیز و تکفین کرکے دفن کردو پھر آپنے فرمایا کہ مکانون مین ایک قسم کے سانپ ہوتے ہین کہ عوام کہلاتے ہین جب سانپ مکان مین نمود ہو تو دیکھتے ہی نہ مار ڈالو تین دن اوس سے کہدو کہ پھر نہ نکلیو پھر اگر وہ دکھلائی دے تو اوسے مار ڈالو **ف** آپنے جوان سے چلتے وقت ہتھیار لے لینے کو جو فرمایا اوسکا یہ بھی ایک نفع ہوا کہ جوان کو مکان پر پہونچتے ہی ہتھیار کی حاجت ہوئی **حال** جب لشکر کفار کا آ پہونچا خندق دیکھ کے بہت متحیر ہوا اسلیے کہ عربنے یہ صورت کبھی دیکھی نہ تھی اور متصل خندق کے خیمہ زن ہوکے تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور ہمیشہ خندق پر حملہ کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر اصحاب اخیار بھی تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور اونکے حملون کو دفع کرتے رہے کتب حدیث مین ہی کہ ایکبار بسبب اونکی یورش کے کہ آپ اونکی مدافعت مین مشغول رہے چار وقت کی نمازین آپ کی قضا ہوگئین کہ آپنے ترتیب سے قضا کین یعنی مقدم نماز کو پہلے اوسکے بعد اوسکے بعد والی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور ایکبار عصر کی نماز آپ کی قضا ہوگئی آپنے فرمایا مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ یعنی خدا تعالی کافرون کے گھرون اور قبرون کو آگ سے بھرے جیسا انھون نے ہمین نماز وسطی سے کہ نماز عصر ہے باز رکھا **ف** وسطی کے معنی عربی مین بیچ والی کے بھی ہین اور افضل کے بھی **آیت** حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مین مفسرین نے لفظ وسطی کو دونون طرح تفسیر کیا ہی اور اس بات مین کہ نماز وسطی کون ہی بڑا اختلاف ہی ہر نماز کی طرف لوگ گئے ہین مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح اسی بات کو ہے کہ نماز عصر ہے چنانچہ اشباہ و النظائر مین لکھا ہے اور حدیث جو اوپر مذکور ہوئی

صاف اس مطلب پر دال ہی اصح وہ والی ہوسنے نماز عصر کی یہ وجہ ہی کہ ایک طرف اسکے
دو دن کی نمازین ہین یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اوسکے دو رات کی نمازین یعنی مغرب
وعشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہی کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو
گویا کہ لڑکے بالے اوسکے اور گھر بار اوسکا سب چھن گیا **حال** عمرو بن عبدود ایک بڑا
پہلوان شجاع مشہور تھا حتی کہ لوگ اُسے ہزار مرد کی مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلۂ قریش کر
کہ تجارت کو گیا تھا قزاق آپڑے کہتے ہین کہ پچاس تھے اور عمرو بن عبدود نے تنہا اونکے
مقابل ہوکے حملہ کیا سب بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہوکر بھاگ گیا تھا اور اوسنے عہد
کیا تھا کہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لونگا تیل سر مین نہ ڈالونگا سو
عمرو مذکور خندق پر یورش کرکے آیا اور ایک جگہ تنگ خندق کی پاکے اُدھر سے خندق کے
اندر گھس آیا اور اوسنے مبارز یعنے مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو
اوسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اونکے لیے دعاے محفوظی اور غالب آنے کی فرمائی
اور ذوالفقار اونکو عنایت فرمائی جب حضرت علی رض عمرو بن عبدود کے مقابل ہوے انھین
دیکھ کے وہ بہت ہنسا حضرت علی رض نوجوان و کم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تم پر مین کیا
ہاتھ ڈالون اور تمھارے باپ ابو طالب سے اور مجھسے دوستی تھی تم میرے بھتیجے ہوتے ہو مین نہین
چاہتا کہ تمھین قتل کردن حضرت علی رض نے فرمایا کہ میرا جی تو چاہتا ہی کہ خدا تعالیٰ کی رضا
کے لیے تجھے قتل کرون پھر جھپٹ کے حضرت علی رض اوس سے بھڑ گئے اور آپس مین ہتھیار
چلنا شروع ہوا اوسکی تلوار حضرت علی رض نے سپر پر لی مگر اوس مردود نے ایسا ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی
اور تھوڑا اثر اُسکا سر مبارک حضرت علی رض مین پہونچا اور حضرت علی نے ایسی تلوار ماری کہ سر اُسکا

دور جا کر گرا حضرت علیؓ نے نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت مین گرد اڑی تھی کہ لشکر اسلام سے حال نظر نہین پڑتا تھا جب آواز تکبیر کی سنی آپ خوش ہوے اور کفار احزاب کو بڑا رنج ہوا گویا اونکی کمر ٹوٹ گئی **حال** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تفرقہ ڈالنے کے احزاب مین یہ تدبیر سوچی کہ ایک ثلث پیداوار خرماے مدینے کا قبیلۂ غطفانؓ اور فزارہؓ کو دیوین تاکہ وہ قریش سے الگ ہوکے اپنے گھرونکو پھر جاوین وہ بھی اسبات پر راضی ہوے صحابہ سے آپنے اس باب مین مشورہ کیا انصار نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہی کہ وندان طمع خرماے مدینہ پر دراز کرین جب ہم مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ ایسا نہ تھا اب ہمین خدا تعالیٰ نے عزت اسلام کی دی اب ہم کیون ایسی ذلت اختیار کرین ہم کبھی ایک چھوہارا اونھین نہ دینگے ہمارے پاس اونکے لیے سوا تلوار کے نہین ہی آپنے فرمایا کہ مین نے یہ تجویز اسلیے کی کہ ساری عرب نے ایک کمان ہی تمپر تیر مارنا شروع کیا مین نے چاہا کہ اونکی جماعت متفرق کردون لیکن تمھاری مصلحت نہین ہی بس کچھ ضرورت نہین **حال** ایک شخص کہ اعزۂ قبیلۂ غطفان مین سے تھے اور نعیمؓ بن مسعود اونکا نام تھا حضور مین آکے مشرف باسلام ہوئے اور اونھون نے عرض کیا کہ مین ایک تدبیر خلاف ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ مین کر سکتا ہون اگر حضور مجھے اجازت دین کہ جو میرے جی مین آوے سو کہون میرے اسلام کی اونھین خبر نہین اور میرا اونھین اعتبار ہی میری بات اون مین اثر کر جاویگی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ مین گئے اور اونسے بہت التیام اور نیک خواہی کی باتین کین وہ اونکی ملاقات سے بہت راضی ہوے پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تمنے نقض عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام نہ کرین اور پھر جاوین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمپر فوج کشی کرکے تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھین تنہا اونکے مقابلے کی طاقت نہین یہود نے کہا

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہی نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہی کہ تم قریش اور غطفان کو کہلا بھیجو
کہ ہمین دو چار سردار یا اولاد سرداروں کی بطور اول کے دیوین کہ ہمارے پاس ہین
تاکہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا قصد کرین بضرورت حفظ اپنے سردارون یا اونکی اولاد کی قریش
وغطفان کو ہماری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کو مان لین تو سمجھ لو کہ دل سے اونکو
تمہارا خیال ہی نہین تو وہ دل سے تمہارے دوست نہین یہود بنی قریظہ نے اس صلاح کو
بہت پسند کیا اور کہا کہ ہم قریش سے اب یہی پیغام کرینگے بعد ازین نعیم وہانسے اوٹھ کے
قریش کے پاس آئے اونسے پہلے اپنا اخلاص اور نیکخواہ ہونا ظاہر کر کے کہا کہ بنی قریظہ کی
ہمنے ایک خبر سُنی ہی تم سے بنظر خیرخواہی بیان کرتے ہین وہ یہ ہی کہ بنی قریظہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے در پردہ مل گئے ہین اور اُنھونے اقرار کیا ہی کہ ہم قریش کی اب مدد نہ کرینگے اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونھین کہلا بھیجا ہی کہ تمھاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا جب تم قریش مین سے
کچھ عمدہ آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرا دوگے سو بنی قریظہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہی
کہ کسی بہانے سے ہم سرداران قریش مین سے چند آدمی طلب کر کے تمھارے حوالے
کردینگے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کرین تم ہرگز نہ دیجیو قریش نے یہ خبر سُنکے نعیم کی
خیرخواہی کا احسان مانا اور نعیم وہانسے اُٹھ آئے اور غطفان کے لوگون سے بھی یہی امر
بیان کر دیا بعد ازان قریش نے بنی قریظہ کو کہلا بھیجا کہ ہمین یہان پڑے ہوے بہت
دن گذر گئے اب تم ہماری مدد کے لیے آؤ تو یکبارگی حملہ کرینگے اسکے جواب مین بنی قریظہ کی
جانب سے اوسی تقریر سے جو نعیم نے بتائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ
کہا تھا حقیقت مین بنی قریظہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملگئے ہین اور صاف ہمارے انکار بنی قریظہ
کو کہلا بھیجا بنی قریظہ نے کہا نعیم سچ کہتا ہی حقیقت مین قریش دل سے ہمارے دوست نہین

اور قرار واقعی یہود بنی قریظہ اور قریش مین بگاڑ ہوگیا ف حدیث مین آیا ہی کہ الحرب خدعۃ
یعنی لڑائی فریب ہی مطابق اسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا فریب اور جھوٹ گناہ نہین
بلکہ موجب ثواب ہی ہان غدر یعنے خلاف عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے بھی درست اور
جائز نہین **حال** جب قریش اور احزاب کو زیادہ دن گذر گئے سردی شدت کی پڑنے لگی
اور بسبب نا موافقت بنی قریظہ کے اونکے دل سرد ہوگئے اللہ جل جلالہ نے ایک پروائی ہوا
نہایت تند اور تیز بھیجی جس سے خیمے کی رسیان ٹوٹ گئین میخین اکھڑ گئین گھوڑون نے
لشکر مین چھوٹ کر دوند مچایا ہانڈیان الٹ گئین شدت سردی اور صدمہ ہوا سے سب
بہت گھبرائے ارادہ پھر جانیکا مصمم ہوگیا اوس رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت
صدمہ تھا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی جا کے احزاب کی
خبر لادے پھر آپنے بتعین حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اس بات کے لیے مامور فرمایا
سردی شدت کی جو پڑتی تھی اوس سے محفوظی کے لیے دعا فرمائی حضرت حذیفہ رضؓ کہتے ہین کہ
ببرکت آپکی دعا کے مجھے جانے آنے مین مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا
مین حمام مین چلا جاتا ہون اور آپ نے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالیو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ مین متصل خیمۂ ابوسفیان کے جا پہونچا باہر خیمے ابوسفیان کی آگ جلتی تھی اُس سے ابوسفیان تنہا
تاپ رہا تھا میرے جی مین آیا کہ ابوسفیان کے تیر مارون مگر آنحضرتؐ نے دست اندازی سے
ممانعت فرمائی تھی لہذا مین نے قصد نہ کیا ابوسفیان نے لشکر کے لوگون سے کہا کہ اس میدان مین
پڑے پڑے تنگ آگئے ہین سردی کی یہ تکلیف ہی ہوائے تند نے یہ بلا نازل کی ہی یہود بنی قریظہ نے
بیوفائی کی اب یہان ٹھہرنا ہرگز صلاح نہین پھر لشکر مین واسطے کوچ کے پکار دیا
حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ نے پھر کے یہ خبر حضور اقدس مین پہونچائی اور ادسی

رات مین لشکر کفار چلا گیا سورۂ احزاب مین اس غزوے کے حالات کا ذکر ہے اور اس آیت مین
آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللهِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ
رِیْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ہوا کا اور ملائکہ کا مامور ہونا واسطے دفع لشکر کفار کے مذکور ہے
حال صحیح بخاری مین ہی جب لشکر کفار پھر گیا آپنے فرمایا اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا یَغْزُوْنَنَا
اب ہم انپر چڑھ جاوینگے اور وہ ہم پر چڑھ کے نہ آوینگے سو مطابق اوس پیشین گوئی کے
واقع ہوا کہ بعد غزوۂ خندق کی پھر کفار آپ پر لشکر نہ لا سکے آپ ہی انپر غزوہ و فتح مین لشکر لے گئے

فصل گیارھوین غزوۂ بنی قریظہ کے بیان مین

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوۂ احزاب کی دولتخانے مین تشریف لائے آپ نہا رہے تھے کہ حضرت جبرئیل ع آئے اور آپ سے کہا کہ تمنے ہتھیار کھول ڈالے اور ہمنے ابھی نہین کھولے خدا تعالی کا حکم ہے کہ فوراً بنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپنے اُسیوقت واسطے لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے میں اصحاب روانہ ہوئے راہ مین آفتاب غروب ہونے لگا بعضون نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد پہونچنا ہی نماز کا قضا کرنا مقصود نہین اور بعضون نے نہ پڑھی بنی قریظہ مین پہونچکر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سنکے دونون مین کسی پر عتاب نہین کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطاء اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا دونون مین سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپنے عتاب نہ فرمایا اور نماز پڑھنے والے حنفیہ کے مشابہ ہین اور قضا کرنے والے شافعیہ کے **حال** آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور قافیہ اُنکا تنگ کیا یہانتک کہ اُنہون نے گڑھی سے اُترنا چاہا ابو لبابہ انصاری سے کہ قبیلۂ اوس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھا اس بات مین مشورت کی اور کہا کہ ہم اِس بات پر اُتر آوین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لیے

ع یہ قصہ صحیح بخاری مین مذکور ہے منہ رحمۃ اللہ علیہ

حکم دین ہمین منظور ہی ابو لبابہ رضہ نے کہا بہتر ہی مگر اسوقت آپنے گلو پیر ہاتھ رکھا اس اشارے کو
کہ آپ قتل کا حکم دینگے پھر اوسیوقت یہ سوچے کہ یہ مجھسے بڑا قصور ہوا اور مین نے اللہ اور
رسولؐ کی خیانت کی وہان سے روانہ ہوکے اپنے تئین مسجد شریف کے ستون مین باندھ دیا
اور کہا جب خدا تعالیٰ میری توبہ قبول کریگا تب نبیؐ کھلونگا پندرہ دن تک بندھی رہی
ایک لڑکی اونکی اونھین کھانا کھلاجاتی تھی اور حاجت ضروری کیلیے کھول دیتی تھی
آپنے ابو لبابہ کے بندھنے کی خبر سنکے فرمایا کہ اگر وہ ویسے ہی میرے پاس چلے آتے تو مین اونکیلیے
استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد مین جا بندھے جب تک خدا تعالیٰ کا حکم نہ آویگا مین
نہ کھولونگا القصہ پندرہ دن وہ بندھے رہے تب اللہ جل جلالہ نے حکم اونکی معافی قصور کا
بھیجا آپ حضرت ام سلمہ رضہ کے حجرے مین تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ رضہ نے
ابو لبابہ رضہ کو پکار کے خبر دی لوگ دوڑے کہ اونھین کھول دین ابو لبابہ نے کہا کہ مجھے کوئی
نہ کھولے مین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے کھلونگا جب صبح کو آپ نکلے ابو لبابہ کو
اپنے دست مبارک سے کھول دیا **حال** ایام محاصرے مین ایک یہودی کی زوجہ نے کہ
شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہے اب تیری جان بچتی نظر نہین آتی تیری جدائی کا بہت
قلق ہی یہودی نے کہا تجھے کیا یہ سچ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کو نہین مارتے ہین لونڈی
کر لیتے ہین اسنے کہا بغیر تیرے مجھے جینا پسند نہین یہودی نے کہا کہ اگر تو سچی ہے فلانے
برج کے تلے کچھ مسلمان ہوتے ہین تو اودھر پتھر لڑھکا کے ایک مسلمان کو مار ڈال اسکی قصاص مین
البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے قتل کرینگے یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھ تیری جان کر جانے کی ہے
اس کافرہ نے ایسا ہی کیا حضرت عایشہ رضہ کہتی ہین کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ
میرے حجرے مین بیٹھی تھی ایک شخص نے اوسے باہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اوٹھی اور کہا مجھے

قتل کو بلاتے ہین مین نے کہا ہماری شریعت مین عورت کو قتل نہین کہتے تو اسنے فصلہ لیا یان
کیا مجھے اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اُٹھی حال بنی قریظہ نے گھبرا کے
درخواست کی کہ ہم اس طرح اُترتے ہین کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمین منظور ہی وہ
صحابی انصاری قبیلۂ اوس مین سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور اونکے غزوۂ خندق مین
تیر ہاتھ کی ایک رگ مین لگا تھا کہ خون بند نہین ہوتا تھا اُنھون نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اگر
قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہی تو مجھے مہلت دے کہ مین خوب میدان جنگ مین اُنسے لڑون
نہین اِس تیر سے میری شہادت ہو جاوے لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ مین بنی قریظہ کی بدعہدی کی
سزا دیکھ لون فوراً خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ اُنکے حکم پر راضی ہوئے بنی قریظہ کو خیال تھا
کہ جیسے عبد اللہ بن ابی نے اپنے ہم عہدون یعنی بنی قینقاع کی رعایت کر کے جان بچائی
یہ بھی رعایت کرینگے اور اس باب مین اور لوگون نے بھی حضرت سعد سے کہا لیکن اُنھون نے
التفات نہ کیا اور یہ حکم دیا کہ مرد اُن مین کے قتل کیے جاوین اور عورتین لڑکے
لونڈی غلام کر لیے جاوین اور مال وجائداد اونکا سب ضبط ہو آپ نے فرمایا کہ تم نے مطابق
حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہود بنی قریظہ کو جتنے مرد تھے قتل کروایا اور عورت لڑکون کو
لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ و غیر منقولہ سب اہل اسلام مین حسب الحکم خدا تعالیٰ تقسیم ہوا

فصل بارہوین قتل کعب بن اشرف کے بیان مین

کعب بن اشرف ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
رکھتا تھا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اوسکے قتل کے لیے مامور ہوا اونھون نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی مین
آوے کہین پھر کعب بن اشرف کے پاس گئے اُس سے اُنسے ایک ربط قدیم تھا اُسنے پوچھا کہ کیسے آئے
اونھون نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہی جبسے یہ شخص آیا ہی اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگون کو بڑی زیر باری ہی ہمیشہ نئی نئی خرچ ہمارے ذمے پڑتے ہین کعب نے کہا کہ آیندہ زیادہ اوسکے رکھنے سے پشیمانی حاصل کروگے یعنی تھین نکال کیون نہین دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات کا خیال ہی اسلیے ابھی اُنکا چھوڑ دینا مناسب نہین معلوم ہوتا ابھی چندروز دیکھتے ہین چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب راضی ہوا بعد ازین قرض کے باب مین اُسنے کہا کچھ رہن کے لیے لے آؤ آخر گفتگو مین یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ ہتھیار مین رہن کرنے شام کو لے آؤنگا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابو نائلہ کہ رضاعی بھائی کعب کے تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اوس وقت اندر مکان کے زنانے مین تھا اُنھون نے اوسکو بلایا اُسنے ارادہ باہر آنیکا کیا اوسکی زوجہ نے کہا کہ تم مت جاؤ اِس آواز سے خون ٹپکتا ہی صحیح بخاری مین اسیقدر ہی اور بعض روایات مین ہی کہ اوسنے بہت مبالغہ منع کرنے مین کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نہ مانا اور کہا کہ کچھ اندیشہ نہین میرا دوست محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور رضاعی بھائی میرا ابو نائلہ ہے اپنے کام کے لیے آئے ہین لکھا ہے کہ وہ عورت کاہنہ تھی آواز سنتے ہی اُسے معلوم ہوا کہ یہ لوگ بارادہ قتل آئے ہین القصہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ سوا ابو نائلہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری مین اون تین آدمیون کا نام ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہے اور اوسکے آنے سے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ مین بالون مین ہاتھ لگانے کے بہانے سے کعب کے بال پکڑونگا تب تم اوسکا سر کاٹ لیجیو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے تھا محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم تو اوسوقت خوب ستھرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تمھارے بدن سے مہکتی ہے اوسنے کہا کہ میرے پاس عورتین بہت پاکیزہ ہین اسلیے اچھی اچھی خوشبو میری لگتی ہے اُنھون نے کہا کہ تمھارے سر کے بالون مین بہت اچھی خوشبو آتی ہے اگر اجازت ہو تو مین ہاتھ مین لیکے سونگھون اوسنے کہا بہت اچھا محمد بن مسلمہ نے اوسکے بال ہاتھ مین لیے اور سونگھنے لگے اور ساتھیون کو سونگھائی پھر دوسری بار سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اوسکے بالون کو پکڑا اور ہمراہیون سے کہا کہ لو اُنھون نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس مین آکے خبر کی اور سر ناپاک کعب کا آپکے قدمون کے تلے خاک مذلت پر ڈالدیا آپ بہت خوش ہوئے مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام مین کٹ کے حضور [illegible] مین آیا یہ سر تھا اور یہی مدارج النبوۃ [illegible] سر کاٹنے کعب کے حارث بن اوس کی اپنے ساتھیون کی ہی تلوار سے زخم آیا [illegible] جاری تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس زخم کو ہاتھ سے مل دیا تو اچھا ہو گیا

فصل تیرھوین قتل ابورافع یہودی کے بیان مین

ابورافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گڑھی مین خیبر کے متصل رہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگون کو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیتا تھا اور اِس باب مین مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کر کے اوسکے قتل کو بھیجا تو رشام کو عبد اللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اوسکی گڑھی کے پہونچے اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم ٹھہرو مین اکیلا جاتا ہون اگر ڈھب لگیگا تو چپکے سے گھس کے ابورافع کا کام تمام کرونگا جب اوسکے دروازے کے پاس پہونچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا گم گیا تھا اوسکی تلاش کو لیے کچھ لوگ مشعل لیکے نکلے تھے یہ اون لوگون مین مل گئے جب وہ لوگ دروازے مین داخل

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو بیٹھتا ہی دربان
سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہی کہا اے بندۂ خدا جلد آ مین کواڑ بند کرتا ہون عبداللہ بن عتیک
دروازے مین داخل ہو گئے کہتے ہین کہ مین ایک گدھے کے تھان مین چھپ رہا اور
دربان نے جہان کنجیان رکھ دین تھین اونکا مین نے دھیان رکھا جب وہ سو رہا مین نے
وہ کنجیان اوٹھالین ابو رافع کے پاس کہ بالاخانے مین تھا دیر تک قصہ گو قصہ کہتا رہا جب
وہ خاموش ہوا مین بالاخانے پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ
کوئی باہر سے نہ آسکے ابو رافع اپنی عیال مین سوتا تھا مجھے معلوم نہ ہوا کہ کہان ہی مین نے
پکارا اے ابو رافع وہ بولا اوسکی آواز پر مین نے تلوار لگائی تلوار نے کچھ کام نہ کیا ابو رافع نے
ایک چیخ ماری اور مین اوس مکان سے باہر ہو گیا اور ذرا ٹھہر کے پھر مکان کے اندر جا کے
مین نے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہی ابو رافع کیون آواز کی اوسنے کہا کہ خرابی ہو تمھاری ابھی کسی نے
مجھپر حربہ کیا تب مین نے بڑھکے اوسکے پیٹ پر تلوار رکھ کی اَنی ورسی دبائی کہ پیٹھ کی ہڈی تک
پہونچ گئی اور مین وہانسے دروازے کھولتا ہوا چلا زینے پر سے اوترتے ہوئے چاندنی رات مین سمجھا
کہ زمین آگئی پانون دھوکے سے بڑھا کے رکھا مین گر پڑا اپنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ گئی
مین نے پگڑی پھاڑ کر پٹی چوٹ پر باندھی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے متصل ٹھہر رہا
اور یہ ارادہ کہ جب خوب تحقیق معلوم ہو لیگا کہ ابو رافع مر گیا تب یہان سے چلونگا
جب صبح ہوئی تب مین نے سنا کہ قلعے کے برج پر نوحہ کرنیوالی عورتون نے پکارا
اَنْعیٰ اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ خبر موت سناتی ہون مین ابو رافع تاجر اہلِ حجاز کی
تب مین نے وہانسے چلکے اپنے ہمراہیون کے پاس پہونچ کے قتل ابو رافع کی خبر دی
اور کہا تم جا کے حضور اقدس مین یہ خبر پہونچاؤ مین بھی آتا ہون اور لنگڑاتا چلا

مگر یا ؤن سے جلد پہونچا اور سب حال حضور مین عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپنے چوٹ کی جگہ پر دست مبارک پھیرا فورا اُس پنڈلی کی ہڈی جُڑ گئی پاؤن بالکل اچھا ہو گیا ایسا کہ گویا کبھی چوٹ نہ لگی تھی

فصل چودھوین قصۂ افک کے بیان مین

منجملہ وقایع زمان ہجرت کے قصۂ افک ہے افک کہتے ہین جھوٹھ اور تہمت لگانے کو حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت منافقین نے لگائی تھی اور بعض مخلصین بھی براہ نادانی اسمین شریک ہو گئے تھے شرح اس قصّے کی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ مُریسیع مین اور اس کو غزوۂ بنی المصطلق بھی کہتے ہین تشریف لے گئے تھے اور حضرت عائشہ رضؓ آپکے ساتھ تھین ایک ہودے مین سوار ہوا کرتی تھین بعد فراغت کے اس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو تقضاے حاجت کے لیے اوٹھکے باہر گئی تھین ایک مُہرہ اونکے گلے مین تھا وہ کہین ٹوٹ پڑا راہ سے اوسکی تلاش کو پھر گئین تلاش مین اوسکی دیر لگی لشکر کوچ کر گیا جو آدمی ہودے کے اوٹھانے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے اونھون نے خالی ہودے کو اونٹ پر رکھ دیا حضرت عائشہ رضؓ اُن دنون کم عمر بہت ہلکی دبلی پتلی تھین اس سبب سے خالی بھرے ہودے کی اوٹھانے والے کو تمیز نہ ہوئی حضرت عائشہ رضؓ مُہرہ پا کے پھر کے لشکر مین جب پہونچین دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہے بدن پر کپڑا لپیٹ کر وہان لیٹ رہین اور سو گئین ایک صحابی کہ صفوان بن معطل اُنکا نام تھا اونکو آپکا حکم تھا کہ جب لشکر روانہ ہو تب وے چلین وے سب لشکر کے آخر مین ذرا دیر ہوتا تھا تاکہ جو چیز رہ گئی ہو تو اوسکو لیتے آوین وہ وہان پہونچے حضرت عائشہ رضؓ کو اس حالت پر دیکھکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ چلا کر کہا حضرت عائشہ رضؓ اونکی آواز سے جاگ پڑین اور مُنھ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ رضؓ اسپر سوار ہوئین صفوان نے مہار اونٹنی کی پکڑ لی اور لشکر مین حضرت عائشہ رضؓ کو

پہونچا دیا منافقین نے صفوان سے حضرت عائشہؓ کو متہم کیا عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقین کا سردار تھا اوسنے مدینے مین اس قصے کو مشہور کیا اور چرچا اسکا پھیلایا حسان بن ثابت انصاری اور مسطح بن اُثاثہ اور حمنہ بنت جحش منجملۂ مخلصین بھی اس بلا مین مبتلا ہوگئے حضرت عائشہؓ کو اس بات کی خبر نہ تھی مدینے مین پہونچنے کے بعد انھین بخار آنے لگا کچھ افاقہ نہ ہوا تھا کہ ایک بار وہ رات کو مسطح کی مان کے ساتھ واسطے پاخانہ کے باہر گئین تب تک مکانون مین پاخانے نہین بنے تھے راہ مین مسطح کی مان نے مسطح کو کوسا کہا تعس مسطح یعنی ہلاک ہو مسطح حضرت عائشہؓ نے کہا مسطح کو کیون کوستی ہو وہ اہل بدر سے ہی کہ بدر مین حاضر ہوا تھا مسطح کی مان نے کہا کہ تمھین خبر نہین جس طوفان مین وہ شریک ہے اور مقولہ اہل افک کا بیان کیا حضرت عائشہؓ کے ہوش جاتے رہے بخار زیادہ چڑھ آیا اور صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر گھر چلی گئین اور مان سے یہ قصہ بیان کیا اور رونا شروع کیا ایک دن اور دو رات برابر روتی رہین آنسو تھمتے ہی نہ تھے صبح کو ایک عورت انصار کی ہان آئی اور انکے ساتھ رونے مین شریک ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قصے کا رنج ہوا اور آپ نے تفتیش کی عورت خادمہ سے کہ بریرہ اونکا نام تھا پوچھا اونے تعریف حضرت عائشہؓ کی بیان کی اور کہا کہ لڑکی ہے بیخبر خمیر کر کے رکھدیتی ہے بکری کا بچہ آکر کھا جاتا ہے یعنی کچھ دنیا کی چھل بل نہین جانتی اور اکثر صحابہؓ نے بھی کلمۂ خیر ہی کہا ایک دن آپنے خطبہ بھی اس باب مین فرمایا اور کہا کہ مین اپنے اہل کا سوائے نیکی کے اور کچھ نہین جانتا اور جس شخص کا نام لیتے ہین اوسکی آمد و رفت میرے یہان جب ہوئی ہے میرے ہی پاس میرے سامنے ہوئی ہے لیکن چونکہ انبیائے کرام مین شائبۂ بشریت ہوتا ہے تا زمانیکہ جناب باری سے براءت حضرت عائشہؓ کی نازل نہ ہوئی آپ کو ایک گونہ تردد رہا اور حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ اُن دونون

کچھ لطف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے آپ پر کم پاتی تھی جب مین ان کو گھر آئی ایک دن آپ نے وہان آکے روتے دیکھ کے فرمایا کہ اے عائشہؓ اگر تجھسے گناہ نہین ہوا ہے تیری پاکی خدا تعالیٰ ظاہر کردیگا اور اگر گناہ ہوا ہو تو توبہ کر لے اللہ غفور رحیم ہے مین نے اپنے باپ سے کہا کہ تم آپکی بات کا جواب دو انھون نے کہا مین نہین جانتا کہ کیا جواب دون پھر مین نے اپنی ماں سے کہا کہ تم اسکا جواب دو انھون نے بھی کچھ جواب نہ دیا اور میرے آنسو تھم گئے مین نے کہا کہ مین نہین جانتی ہون کہ تم لوگون نے جو بات سنی اُسکی تصدیق یقین ہوگیا ہے اگر مین کہونگی کہ مین بیگناہ ہون اور خدا تعالیٰ خوب جانتا ہو کہ مین بیگناہ ہون تو تمھین یقین نہ ہوگا اور اگر مین اقرار کرونگی حالانکہ مین بیگناہ ہون تو تم لوگ یقین کر دوگے میرے حال کے مطابق بات یوسف کے باپ کی ہے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد چاہیے تمھاری باتون پر اور غم کے اُسوقت حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام انکی زبان پر نہین آیا اسلیے انھین یوسف کا باپ کہا حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ مین اپنی اُس حقیقت نہین سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید مین وحی نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملہ مین خواب کے طریقے پر آپ کو اطلاع میری بیجرمی کی ہوجائیگی لیکن اللہ تعالیٰ کی کرمی کہ آپ وہین تشریف رکھتے تھے کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنون مین آپ کو عرق آجاتا تھا جب وہ حالت آپسے منجلی ہوئی تب آپنے ہنس کے فرمایا کہ اے عائشہؓ خدا تعالیٰ نے تمھاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورۂ نور کی آیتین اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ آخر رکوع تک پڑھ سنائین مین شکر الٰہی بجالائی میری ماں نے کہا کہ آپکے پاس جاؤ مین نے کہا کہ اسوقت تو مین اپنے اللہ ہی کا شکر کرتی ہون پھر آپنے جاکر اُن لوگون کو جنھون نے یہ طوفان برپا کیا تھا اور اُسمین شریک تھے طلب کرکے اسّی اسّی دُرّے حدِ قذف کے لگوائے ف ایسے حالات کو واقع ہونے مین

[illegible]

معاملات انبیا و اہل بیت مین بہت حکمتین ہوتی ہین بعضے شرح صحیح بخاری مین قصہ افک کی حکمتین شمار کی ہین اور بہت لکھی ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہی کہ سبب ہوا نازل ہونے تعریف عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مجید مین دوسری یہ کہ جو مصیبت مومنین کو پہونچتی ہی سبب ہوتی ہی بڑے ثواب اور رفع درجات کی اور ایسی تہمت غلط محض سے متہم ہونا بڑی مصیبت ہے تیسری یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات مین منکشف ہو جاوے اور خدا تعالی کی بیان سے واضح ہو جاوے کہ مسلمانون کی شان ایسے معاملات مین مقتضی اس بات کو ہے کہ کہین سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ۝ اور گمان نیک رکھین اور کہین یہ بات ہماری زبان پر لانے کی قابل نہین اور یہ بات کھلی کھلی جھوٹ ہی چوتھی یہ کہ ہمیشہ بیگناہ مسلمانون کو جب اونپر کوئی جھوٹی تہمت لگے ذریعہ تسلی ہو اپنے دل کو سمجھا لین کہ جب جناب مطہرہ سی پاکدامن پر لوگون نے تہمت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہی پانچوین یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدای حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے صبر جمیل کرے کہ سوای رونے اور عجز و نیاز بجناب ایزدی اور مدد مانگنی کے اوس سے اور کوئی بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ظہور مین نہ آئی **حال** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسطح بن اثاثہ سے قرابت تھی وہ اونکی خالہ کے بیٹے تھے اور مفلس تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ خرچ اونکے لیے مقرر کر دیا تھا جب افک مین وہ شریک ہوے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ خرچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کھائی کہ انھین خرچ نہ دین اور یہ آیت اس باب مین نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنکے کہا کہ اللہ تعالی کی مغفرت کی ہمین تمنا ہی اور خرچ معمولی مسطح کا جاری کر دیا

فصل پندرھوین آیت تیمم کے بیان مین

ایک جہاد مین آپ تشریف لے گئے تھے رات کو حضرت عایشہ رض کا ایک ہار گردن کا زیور گم ہوگیا آپنے وہان توقف کیا پانی نہ تھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابوبکر رض حضرت عایشہ رض پر خفا ہونے لگے کہ ایسی جگہہ آپ کو ٹھہرا دیا جہان پانی نہین ملتا مسلمانون کو نماز کی لیے حیرانی ہے اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی نازل فرمائی تب اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ اجلۂ اصحاب انصار سے تھے کہا کہ یہ بھی ایک برکت تمھاری ہے اے آل ابی بکر کہ تمھارے سبب ہمیشہ کے لیے مسلمانون کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محمل کو اوٹھایا وہ گردن بند اوسکے تلے نکل آیا قدرت خدا اوس گردن بند کے تھوڑی دیر نہ ملنے مین یہی حکمت تھی کہ حکم تیمم نازل ہوا

فصل سولھوین قصۂ حدیبیہ کے بیان مین

ایک عمدہ وقائع زمان ہجرت مین قصۂ صلح حدیبیہ کا ہے شرح اوسکی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ آپ مکے کو تشریف لے گئے ہین اور آپنے عمرہ ادا کیا ہے آپ نے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق مکہ اور تمناے زیارت خانۂ کعبہ سے بیقرار تھے خواب سُنکے سب نے تیاری سفر مکے کی کردی اور حضور اقدس نے بھی اور مدینۂ طیبہ سے روانہ ہوے یہانتک کہ متصل مکے کی پہونچ گئے اور قریش نے سُنکے کہا کہ ہم ہرگز مکے مین آنے نہ دینگے اور اونٹنی آپ کی کہ قصواء اُسکا نام تھا اور آپ اوسپر سوار تھے مکے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ رض اوسے اوٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصواء کی عادت تو بیٹھ جانے کی نہ تھی آپ نے فرمایا کہ اونٹنی خداے تعالیٰ کے حکم سے بیٹھی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ آج قریش مجھ سے جو امور تعظیم خانۂ کعبہ کے چاہین گے مین کوتاہی نہ کرونگا یہ کہہ کے اونٹنی کو اوٹھایا وہ اُٹھ کھڑی ہوئی پھر آپ نے وہانسے پھر کے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کوئین کا نام ہے اُسکے پاس میدان ہے

وہان ٹھہرے **حال** بعد پہونچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہوگئی صحابہ نے عرض کیا کہ
سوائے اتنے پانی کے کہ ایک ظرف مین اُسوقت آپ کے سامنے تھا لشکر مین مطلق پانی نہین
آپ نے دست مبارک اوس برتن مین رکھا پانی درمیان سے اُنگلیون کے مانند چشمون کے
جوش مارنے لگا سبھون نے پانی پی لیا اور وضو کر لیا حضرت جابر رض سے کہ راوی اس حدیث
کے ہین لوگون نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے جابر رض نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے پانی کفایت
کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے **حال** ایک پانی سے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ مین یہ بھی ہوا کہ
پانی چاہ حدیبیہ مین نہ رہا تھا آپ نے کنوے کے کنارے پر بیٹھکر ایک برتن مین پانی منگوا کر
وضو کیا اور کلی اوس پانی مین کر کے دعا کی اور وہ پانی کنوے مین ڈالدیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر
ٹھہر جاؤ سو اوس کنوے مین اتنا پانی ہو گیا کہ سب آدمی ور جانور سیراب ہو گئے اوسے
پیتے رہے اور جب تک لشکر وہان رہا پانی کم نہوا اور اوسی ہی بیتی رہی **حال** بعد اقامت
آپکے حدیبیہ مین کفار کو اصرار اوسی بات پر رہا کہ آپ کو مکے مین داخل نہونے دین اور عمرہ نہ کرنے دین
بُدیل رض بن ورقا خزاعی آپ کے لشکر مین آیا اور قریش کا لشکر جمع کر کے آمادہ جنگ ہونا بیان
کیا آپ نے فرمایا کہ ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہین تو قریش سے
یہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکے ہمسے صلح کر لین کہ اُس مدت تک مین اور کافرون سے
لڑتا رہون اگر مین غالب آؤن تو وہ بھی اگر چاہین اورونکی طرح میری اطاعت کر لین اور
جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہوگا اوسنے جا کے قریش سے کہا کہ مین نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب رض کو دیکھا وہ عمرے کے لیے آئے ہین اُنکا روکنا
ہرگز مناسب نہین اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش ہموار نہ ہوے پھر عروہ بن مسعود
ثقفی آپ کی حضور مین آیا اوس باب مین گفتگو کرنے لگا اثناے گفتگو مین

کہین آوسنے کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ جو تمھارے پاس جمع ہین انکا بھروسا مت کیجیو
تمھین چھوڑکے بھاگ جائینگے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو یہ مقولہ اسکا بہت ناگوار ہوا اونھون نے کہا
اُمْصُصْ بَظَرَ اللّاتِ اَنَفِرُّ عَنْہُ چوس بظر لات کا کیا ہم آپ کو چھوڑکے بھاگ جائینگے
حضرت ابوبکر صدیق رضہ نہایت غصّے سے بیتاب ہو گئی لہذا فحش زبان پر لائے بظر کہتے ہین
پارۂ گوشت کو جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہی ہندی مین اُسکا نام مشہور ہی عروہ نے کہا کہ
یہ کسنے بات کہی پھر جب اُسے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اُس نے کہا کہ اگر تمھارا
احسان مجھپر نہ ہوتا جسکا مین نے بدلا نہین کیا ہی تو مین تمھین جواب دیتا حالت گفتگو مین عروہ
ریش مبارک پر بار بار ہاتھ اپنا پہونچاتا تھا مغیرہ بن شعبہ رضہ اوسکے ہاتھ مین تھی تلوار کی مارتے تھے
اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھ دور رکھ عروہ نے حضرت مغیرہؓ سے کہا کہ ابھی تک تیری مفسدی کی
اصلاح سے مین فارغ نہین ہوا ہون اور تو مجھے ایذا دیتا ہی اور ایک قصہ ایام جاہلیت مین
حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عروہ نے بمشکل اوسکی اصلاح کی اور عروہ نے احوال
اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جا کے قریش سے کہا کہ مین نے بادشاہونکے دربار اور اونکے
تابعین کو دیکھا ہی جیسا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو جان نثار اور تابعدار پایا
کسی بادشاہ کے تابعین کو نہین دیکھا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آب دہن یا آب بینی کسی پر
پڑجاتا ہی اپنی بدن پر مل لیتے ہین اور آب وضو کو اِس طرح تبرک لیتے ہین کہ قریب ہے تا ہی کہ اوسپر
آپس مین کٹ مرین اور جس کام کو آپ فرماتے ہین ہر ایک جھپٹتا ہی اور چاہتا ہی کہ مین
یہ حکم بجالاؤن اور آپ کی طرف تند نگاہ سے نہین دیکھتے پست آواز سے آپ کے سامنے باتین
کرتے ہین اور مشورت عروہ نے قریش کو صلح کی دی حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین

[illegible]

حضرت عمرؓ سے جانے کو بطور سفارت کہا اُنھون نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھ
معلوم ہی مجھ سے معاملہ اونکا نہ بنے گا پھر حضرت عثمانؓ کا بھیجنا قرار پایا اُنکی قرابت اور حمایت
کرنیوالے قریش مین بہت تھی حضرت عثمانؓ قریش مین پہونچے اور پیغام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ادا کیا وہ اونسے محبت پیش آئے لیکن اس بات پر کہ عمرے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
مکے مین آنے دین ہرگز راضی نہ ہوئے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ اگر تم چاہو طواف کر لو تمھین ہم
منع نہین کرتے حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھ سے ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے عمرہ کر لون بعضون نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا کہ عثمانؓ کو
خوب موقع ملا بخوشی خاطر عمرہ کرینگے آپنے فرمایا کہ عثمانؓ بے ہمارے ہرگز عمرہ نہ کرینگے پھر لشکر مین
خبر مشہور ہوئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر مین پکار دی آپ
یہ خبر سُنکے بہت جلال و غضب مین آئے اور ایک درخت سمرہ کے تلے بیٹھ گئے آپنے سب اصحاب سے
بیعت اس بات پر لی کہ جبتک جان باقی ہے کفار سے لڑینگے اور مُنھ نہ موڑینگے سب صحابہؓ نے کمال
خوشی سے بارادۂ جان نثاری بیعت کی آپنے بایں جہت کہ یہ بیعت خداتعالی کی جناب مین بہت مقبول
ہونے والی تھی اور اہل بیعت کو درجات عالیات ملنے والے تھے حضرت عثمانؓ کو بھی اس بیعت مین
شریک کر لیا اور فرمایا کہ عثمانؓ خدا و رسول کے کام مین گئے ہین اور اپنا بایان ہاتھ سیدھے ہاتھ پر
رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمانؓ کے لیے ہے اور حضرت عثمانؓ کی جانب سے بیعت کر لی خداتعالی
اس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید مین اس باب مین آیت بھیجی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَ
اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝
بتحقیق اللہ تعالی راضی ہوا مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تم سے درخت کے تلے

ذکر بیعت رضوان [illegible]

سو جان لیا اللہ تعالیٰ نے جو اونکے دلون مین تھا یعنی اخلاص تو اپنی کو پھر اوتارا اطمینان
اور چین اونپر اور انعام مین دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت سی غنیمتین کہ لینگے اونھین
اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ف فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہی کہ بعد صلح حدیبیہ کے بلا فصل
ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہین اسلیے کہ رضوان یعنی خوشنودی الٰہی اس بیعت
کے سبب سے حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ مین بہت ممتاز ہین جیسا کہ اہل بدر اور
سب لیے جناب [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت جنت کی دی ہے [illegible]
مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے اور سہیل بن عمرو کو حضور اقدس مین بھیجا اور آخر کار بواسطت سہیل کے
صلح ٹھہری بایں شروط کہ اس سال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاوین
سال آئندہ مین آکر عمرہ کرین مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوے تلوارون کے وہ بھی قراب
مین ہون قراب کہتے ہین اوس غلاف کو جو میان سے اوپر ہوتا ہی اور تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرین
اور دس برس مدت صلح کی ٹھہرے اس عرصے مین فیما بین لڑائی نہو اور جو کوئی حلیف جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس سے قریش نہ لڑین نہ اوسکے مخالف کی مدد کرین
اور حلفاے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی معاملہ کرین حلیف کہتے ہین
عہد موافقت باندھنے والے کو حلفا اوسکی جمع ہی اور وہان بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے
خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عہد ہوے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور جو کوئی
قریش کی طرف کا مسلمان ہو کے مدینے کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش
طلب کرین دیدین اور جو کوئی مسلمانون مین سے مرتد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے
اوسکو قریش پھیر نہ دین یہ سب شروط چونکہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانون کو دبی کی تھین
اکثر صحابہ رضی کو کہ ملو شجاعت اور غیرت سے تھے اور نظر اون کی اون حکمتون کو جو

ایسی صلح مین تھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ لی تھین نہین پہونچتی تھی بہت
ناگوار ہوئین حتی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس باب مین بہت طیش کھایا اور حضور اقدس
مین جا کے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا نہین ہین آپنے فرمایا بیشک ہون عمر نے
کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے باطل پر نہین ہین آپنے فرمایا کیون نہین کہا پھر ہم ایسی
دبکے کیون صلح کرین یعنی آپ بیشک پیغمبر خدا ہین پھر ہم لوگ باآنکہ ہمراہی پیغمبر خدا کے اور
مستوجب نصرت الٰہی کے ہین کفار سے دبکے صلح کیون کرین آپنے فرمایا کہ مین بیشک رسول
خدا کا ہون اور اوسکے خلاف حکم نہین کرتا ہون پھر اونھون نے کہا کہ آپنے فرمایا تھا کہ ہم
خانہ کعبہ کو پہونچ کے طواف کرینگے آپنے فرمایا کہ ہمنے تمسے کیا یہ کہا تھا کہ اس سال مین حضرت عمر رض
نے کہا نہین آپنے فرمایا کہ سال آئندہ مین اوس کا ظہور ہوگا اور عمر رضی اللہ عنہ نے
یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو ان مین جا ملے اُسکو وہ پھیر نہ دین اور اونکے آدمی کو ہم پھیر دین
سنتے ہی تعجب کر کے حضور مین عرض کیا تھا کہ آپ اس شرط پر بھی راضی ہوتے ہین
آپ نے مسکرا کے فرمایا کہ ہماری طرف کا جو مرتد ہو کے ان مین جا ملیگا ہمارے کس کام کا ہے
اوسکے پھیر لینے مین ہمین کیا نفع ہے اُن مین کا جو ہم مین آویگا اور ہم اوسے پھیر دینگے
اللہ تعالی اوسکی کچھ سبیل کر دیگا حضرت عمر رض نے پھر جا کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے
گفتگو کی اور اون سے بعینہ وہی جواب سُنا ہر بات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا **حال صلحنامہ** لکھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رض سے
ارشاد فرمایا کہ لکھو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سہیل نے کہا کہ ہم رحمٰن کو نہین
جانتے بِاسۡمِکَ اللّٰھُمَّ لکھو مسلمانون نے کہا ہم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
ہی لکھینگے بِاسۡمِکَ اللّٰھُمَّ نہ لکھینگے آپنے فرمایا کہ بِاسۡمِکَ اللّٰھُمَّ ہی لکھ دو اور

کہا لکھو هٰذَا مَا قَاضیٰ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالْقُرَیْشُ یہ صلحنامہ ہے بیچ مابین محمد رسول اللہ اور قریش کے سہیل نے جو بانی صلح تھا کہا کہ ہم محمد صلعم کو اگر رسول اللہ جانتے تو انکو خانۂ کعبہ سے نہ روکتے رسول اللہ مت لکھو بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو آپنے فرمایا کہ مین رسول اللہ بھی ہون اور ابن عبداللہ بھی ہون حضرت علیؓ سے کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کرکے بن عبداللہ لکھدو حضرت علیؓ نے کہا کہ مین لفظ رسول اللہ کا محو نہ کرونگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبداللہ لکھدیا آپ اُمّی تھے اسوقت لکھدینا آپکا ان الفاظ کو بطور معجزے کے تھا پھر صلحنامے کو مرتب کرکے اُسپر گواہیان طرفین کے اشخاص کی کرالین حال سُہیل بن عمر بانی صلح کا بیٹا کہ ابو جندل اسکا نام تھا مسلمان ہو گیا تھا اور اُسکے باپنے اوسے مکے مین پابزنجیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کر لشکر اسلام مین آیا سُہیل نے کہا کہ اسے ہمین دیدو تب صلح قائم رہیگی نہین تو صلح نہین رہیگی آپ نے ابو جندل کو دیدیا ابو جندل نے مسلمانون سے کہا کہ اے جماعت مسلمین مسلمان کو مشرکین کے حوالے کیون دیتے ہو اہل اسلام خلاف شرط صلح کے کچھ کر نہ سکے اور حوالہ بجبر کیا کہ اونکے لیے کوئی سبیل کردی حال بعد اختتام صلح کے آپنے حکم دیا کہ اونٹ ہدی کی ہمین قربانی کرڈالو اور بال مونڈوالو صحابہ نے کہ اس صلح سے بہت دل تنگ اور کمال ملول تھے قربانی کے لیے اوٹھنے اور سر منڈانے مین تاخیر کی آپ اس تاخیر سے ملول ہوکے زنانے مین تشریف لیگئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ ساتھ تھین سبب ملال کا پوچھا آپنے بیان فرمایا انھون نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہدی قربانی فرمادین اور حجامت بنوائین بعد اسکے پھر کسی کو مجال تخلف نہ ہوگی آپ نے نکل کر اپنی ہدی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلایا تب سب اصحابنے اپنی اپنی ہدی کو قربانی کیا اور سر مونڈایا حال بعد فراغت کے قربانی

معجزہ

ہدی اور حلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ مین سورۂ انا فتحنا نازل ہوئی اور
اُس صورت مین خدا تعالیٰ نے بشارت فتح مکے کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی بیعت سے
اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا اونکے لیے نازل فرمایا اور آپ بہت
خوش ہوے راہ مین اونٹ پر سوار اس سورت کو بخوش الحانی کمال خوشی سے پڑھتے تھے
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا بیشک ہمنے فتح دی تمھین فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک
اس سے فتح مکہ مراد ہی کہ بعد ہونے نقض عہد کے اسی صلح حدیبیہ مین آپنے لشکر کشی کی
اور مکہ فتح ہوا اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہی کہ وہ سبب بہت
قصہ ابوبصیر اور ابوجندل کا
فتوحات اور برکات کا ہوئی **حال** وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکہ سے
مسلمان ہو کے آوے اوسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کرین ایک عجب رنگ لائی ایک شخص کہ
ابوبصیر نام تھا مسلمان ہو کے مدینے مین پہونچا کفار قریش نے دو آدمی اُسکے لینے کو بھیجے
آپنے ساتھ کر دیا راہ مین مسجد مقام ذی الحلیفہ مین کھانا کھانے بیٹھے ابوبصیر نے اُن دونون
مین سے ایک کی تلوار دیکھکر کہا کہ تمھاری تلوار تو بہت اچھی معلوم ہوتی ہی دیکھون تو سہی
اُسنے تلوار دیکھنے کو دی ابوبصیر نے اسی تلوار سے اُسکے مالک کو قتل کیا اور دوسرے کا
ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد شریف مین پہونچا آپنے دیکھکے فرمایا کہ ڈرا ہوا
معلوم ہوتا ہی اُسنے کہا کہ میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہوگا اتنے مین ابوبصیر بھی
وہان پہونچے آپنے فرمایا کہ عجب لڑائی کا بھڑکانے والا ہی خوب ہوتا جو کوئی اُسکا ہوتا
یعنی مددگار اس ارشاد مین یہ ایما تھا کہ بھاگ جاوے اور مکے مین جو مسلمان کافرون کے
پاس ہین وہ اس سے جا ملین وہ سمجھا کہ اگر مین ٹھہرونگا آپ مجھے بیشک پھر پھیر دینگے
وہ وہانسے چلدیا اور ایک جگہہ پر کہ ادھر سے قافلے قریش کے گذرا کرتے تھے جا بیٹھا

پھر جو مکے مین مسلمان ہوا وہین پہونچا ابو جندل بھی وہین جا ملے یہانتک کہ ستر آدمی اور بعضے کہتے ہین تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہو گئے ادھر سے جو قافلہ کفار قریش کا نکلتا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگذری آپ ہماری قرابت کا لحاظ کر کے بطور صلۂ رحم یہ مہربانی کرین کہ اُن لوگون کو وہانسے بلوالین آپنے بلا بھیجا جسوقت نامۂ مبارک بحکم طلب پہونچا ابو بصیر جو سب سے پہلے پہونچے تھے اور سردار اُس جماعت کے تھے اُسوقت حالت نزع مین تھے انھون نے ہاتھ مین لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینے مین حاضر ہوئے

فصل سترھوین غزوۂ خیبر کے بیان مین

سنہ ۷ حبیب السیر سنہ ۷ روضۃ الاحباب

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینے مین حکم تیاری کا واسطے غزوۂ خیبر کے نافذ ہوا اور صحابہ مین چرچا ہوا کہ خدا تعالیٰ نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہی یہود جو مدینے مین باقی تھے بہت جلے جسکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اوسنے تقاضاے شدید کیا عبد اللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو شحم یہودی کے پانچ درم آتے تھے اُسنے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہی جب ہاتھ آئیگی غنائم مین مجھے بھی مال ملیگا تب تیرا قرض بھی ادا کرونگا اُس یہودی نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کے مانند نہ سمجھو خیبر مین دس ہزار مرد جنگی ہین صحابی نے خوب اُس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمین ہمارے دشمنون سے ڈراتا ہی وہ حضور اقدس مین نالشی ہوا عبد اللہ نے مقولہ اُس یہودی کا حضور اقدس مین عرض کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبد اللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کردو اوسی وقت عبد اللہ رضہ نے ایک کپڑا اپنے کپڑون مین سے بیچا بالقیمت تین درم اور دو درم ایک صحابی سے قرض لیکر قرض اُسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا لا دو نعین یا وہ کپڑا پہن کے

غزوۂ خیبر کو گئے وہان بہت غنیمت اونکے ہاتھ آئی اور ایک عورت قریبہ ابھی لوشیم یہودی کی اونھین ملی اونھون نے اُسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ مع لشکر خیبر پر جا پہونچے خیبریون کو پہلے سے خبر پہونچ گئی تھی اور بہو رکھتے تھے اور سوار مسلح ہر شب قلعے سے نکل کر گشت کرتے تھے اوسدن سب سو گئے صبح کو قلعے کا دروازہ کھول کر آلات زراعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایون کو دیکھا دیکھنے والے نے پکار کے کہا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيس یعنی محمد صلعم مع پورے لشکر آپہونچے **ف** خمیس پورے لشکر کو اسلیے کہتے ہین کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہی جسمین پانچون ٹکڑے لشکر کے ہون مقدمہ ساقہ میمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہین آگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو اور میمنہ داہنی طرف والا اور میسرہ بائین طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جسمین سردار ہوتا ہی یہ کہکے وہ لوگ جھٹ پٹ قلعے مین گھس گئے اور دروازہ قلعے کا بند کر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر مین تھے سب قلعے تبدریج مفتوح ہو گئے مگر بعضے قلعے والے خوب لڑے حال ایک قلعہ لڑتا تھا آپنے ایکدن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو مین نشان دونگا کہ خدا اوسے دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ہاتھ پر فتح دیگا صبح کو لوگ منتظر تھے کہ یہ دولت کسکو نصیب ہو آپنے حضرت علی رضہ کو پوچھا وہ بسبب عارضۂ درد چشم کے حاضر نہین ہوے تھے لوگون نے یہ عذر اونکا بیان کیا آپنے اونھین بلوایا جب وہ آئے آب دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا فوراً آنکھین اونکی اچھی ہو گئین اور نشان اونکو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علی رضہ مع لشکر متعین قلعے پر گئے اور خوب لڑائی سخت کی اور مرحب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تھا اوسکو جاتی ہی حضرت علی رضہ نے مقابلے مین قتل کیا اور اوسدن سات آدمی رئیس اور دلاور یہود کے حضرت علی رضہ کے ہاتھ سے قتل ہوسے حال کتب تواریخ مین ہی کہ حالت لڑائی مین

قلعہ کا نام قموص تھا ۱۲

حضرت علی رضہ کی سپر گر پڑی حضرت علی رضہ نے دروازہ قلعہ کا کواڑ اُکھاڑ لیا اور بطور سپر
ہاتھ مین لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے اُسکو پیچھے پھینک دیا اسی بالشت
دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھیر نہ سکے اور اوسدن
حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہوگیا حال سنہ۷ یہود خیبر جو باقی رہے آپنے اُنکے
جلاوطن ہونیکا حکم دیا اور اموال اونکے اور باغات اور زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا
کہ آپکو اور سب مسلمانون کو اپنے باغات اور زراعت مین کام کرنے کو مزدورونکی حاجت ہوگی
اگر ہمکو آپ جلاوطن نکرین تو ہم یہ کام کرینگے آپنے یہ بات اونکی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ
جب تک ہم چاہین تمھین رکھینگے جب چاہین نکال دینگے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اونھین
رکھا پیداوار زمین سے نصف اُنکا حصہ مقرر کردیا عربی مین معاملۂ بٹائی کو جو مخابرہ کہتے ہین وہ
خیبر سے ہی مشتق ہے حال فدک کہ ایک موضع خیبر سے ملحق ہے وہانکے لوگون نے آپسے اس طرح
صلح چاہی کہ آدھی زمین فدک کی آپ کو دین اور آدھی اپنے پاس رکھین آپنے قبول فرمایا
حال حضرت صفیہ غنائم خیبر مین سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے مین آئی تھین آپنے
اونسے اونھین لے لیا پھر آزاد فرماکے اُنسے نکاح کر لیا آپنے اُنکے رخسارے پر ایک نیلا داغ
پایا سبب اُسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیبر کو محاصرہ کیے تھے مین نے خواب مین دیکھا کہ چاند میری
بغل مین آیا ہے مین نے یہ خواب اپنے شوہر سے کہا اوسنے ایک طمانچہ ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ
نیلا ہوگیا اور کہا کہ تو چاہتی ہے کہ اس بادشاہ کی بغل مین سووے یہ نیلا داغ اوسی طمانچہ کا
اثر ہے بادشاہ اُسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
حال آپ خیبر مین تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور مہاجرین حبشہ کے

ذکر داخل ہونے حضرت صفیہ کا ازواج مطہرات مین

وہین تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے آنے سے بہت خوش ہوئے اور استقبال کرکے حضرت جعفرؓ سے معانقہ کیا اور اونکی پیشانی چومی اور فرمایا کہ مین کہہ نہین سکتا کہ مین فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آنے سے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری مع اشعریین کے بھی خیبر مین آئے اسی کشتی پر جسپر حضرت جعفرؓ آئے تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اورون کی ایک ہجرت ہی اور تمھاری ای کشتی والو دو ہجرتین ہین **ف** وجہ دو ہجرتون کی ظاہر ہی کہ وہ کشتی مہاجرین حبشہ کی تھی پہلے مکے سے حبشہ کو ہجرت کرگئے تھے پھر وہان سے مدینے کو ہجرت کر آئے اور ابو موسیٰ اور اونکے ہمراہیون کو بسبب ہمراہی مہاجران حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا

حال ایک یہودیہ نے کہ جورو سلام بن مشکم کی تہی نام اوسکا زینب بنت حارث تھا خیبر مین گوشت بکری کا پکا کر بھیجا اوسنے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہی سو اُسنے دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور حضور اقدس مین بھیجا آپنے ایک لقمہ منھہ مین ڈالا اور فرمایا کہ اس دست نے مجھہ سے کہدیا کہ مجھہ مین زہر ملا ہی ایک صحابی نے اُس گوشت مین سے کچھہ کھالیا تھا اُنکا انتقال ہوگیا آپنے اُس یہودیہ کو بلاکے پوچھا اوسنے کہا کہ مین نے زہر اسلیے دیا تھا کہ اگر آپ پیغمبر نہ ہونگے ہم آپ کی آفت سے نجات پاوینگے اور جو پیغمبر ہون گے آپ کو معلوم ہو جائیگا اور کچھہ ضرر نہ ہوگا اور آپنے اوسے چھوڑ دیا اور بعضون نے لکھا ہی کہ اوسے قتل کیا عوض اوسی صحابی کے جو مر گئے **حال** عرب کے جہال گدھے کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھہ ہانڈیان چولھون پر چڑھی تھین آپ نے پوچھا کیا پکتا ہے عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہے اور ہانڈیان الٹوا دین اور متعہ کے لیے بھی غزوۂ خیبر مین منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہی اور استبصار کتاب شیعہ مین بھی ابو جعفر طوسی نے روایت حدیث تحریم متعہ کی حضرت علیؓ سے نقل کی ہی لیکن متعہ غزوۂ اوطاس مین پھر مباح ہوا تھا پھر حرام ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعہ حرام ہی قیامت تک حدیث صحیح مسلم مین موجود ہی

فصل اٹھارھوین عمرۃ القضا کے بیان مین

سنہ

بعد ایک مدت سال کی صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرۃ القضا کی مکّی کو مع اصحاب کے تشریف لگئے اور آپنے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ مین جو ساتھ تھی وہ ضرور چلین مکّی مین پہونچ کے عمرہ کیا وہان حضرت میمونہ بنت حارث سی نکاح کیا بعد تیسرے دن کی قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کوچ کر جاوین آپنے فرمایا کہ مین اگر ٹھہر جاؤن تو تم لوگون کی دعوت ولیمے کی کرون اوںھون نے کہا کہ ہمین تمھاری دعوت منظور نہین آپ کوچ کر جاوین آپ وہان سے اُسیدن مدینے کو روانہ ہوئے

فصل اُنیسوین اسلام خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کی بیان مین

سنہ

وقائع زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کی ایک یہ ہی کہ خالد بن الولید و عمرو بن العاص و عثمان بن طلحہ ابن ابی طلحہ حجبی کہ صاحب مفتاح کعبہ تھے مکّے سے مدینے مین آکے مشرف باسلام ہوئے آپنے اونکے آنے کے باب مین ارشاد کیا تھا کہ مکّے نے اپنے جگر گوشے مدینے کو پھینک دیے مشکوٰۃ شریف مین حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ جب مین اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی واسطے ہاتھ دراز فرمایا مین نے ہاتھ کھینچ لیا آپنے پوچھا کیون مین نے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہون آپنے پوچھا کیا شرط ہی مین نے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپنے فرمایا تمھین نہین معلوم ہے کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہی اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہی آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کرکے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری مین ہی کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر مین انھین نہانے کی حاجت ہوئی سردی بشدت

پڑ تی تھی اونھون نے تیمم کیا اور کما خدا تعالی نے فرمایا ہی لَاتَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَکُمْ یعنی مت قتل کرو تم اپنی
جانون کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور اس بات پر کچھ اعتراض نہین کیا اور معتبر
کتابون مین یہ ہی کہ حضرت معاویہؓ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکے کے مسلمان ہوے تقریب التہذیب
کتاب اسماء الرجال مین بھی کہ بہت معتبر ہے مسلمان ہونا معاویہؓ کا قبل فتح مکہ لکھا ہے

فصل بیسوین تحریر مکاتیب کے بیان مین

بعد صلح حدیبیہ کے وقائع سنین ہجرت مین سے یہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بادشاہون
اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی ہرقل بادشاہ روم کو کہ شاہنشاہ
نصاری کا تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کو کہ وہ بھی نصارنی تھا اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر کو
اور پرویز شاہ فارس کو کہ پوتا نوشیروان کا تھا اور والیان ملک کے اور لوگون نے عرض کیا
کہ عجم بے مہر کے خط قبول نہین کرتے تب آپنے مہر کھدوائی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
اور چاندی کی انگشتری مین مہر تھی آپ سیدھے ہاتھ کی چھنگلی مین اکثر پہنے رہتے تھے
اور بعد آپ کے وہ انگشتری حضرت ابو بکرؓ کے پاس رہی پھر حضرت عمرؓ کے پھر حضرت
عثمانؓ کے اور انکے ہاتھ سے بیر اریس مین کہ اوسکے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور
بہتیرا تلاش کروائی نہ ملی اور اوسی دن سے امورات خلافت راشدین مین بے انتظامی
شروع ہوئی اور انتظام ریاست دینیہ جیسا کہ چاہیے قائم نہ رہا محققین نے لکھا ہے کہ
انگشتری مبارک خاصیت انگشتری سلیمانؑ رکھتی تھی کہ اسکے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا
اور پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھ کے سونے کی
انگوٹھیان بنوائین پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اوتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا
مردون پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی سونے کی

انگوٹھیان دور کین **حال** ہرقل کے پاس جب نامۂ مبارک پہونچا اوسنے بتعظیم سر پر رکھا
اوس نامے مین یہ تھا یہ خط ہی محمد رسول اللہ صلعم کی جانب سے ہرقل سردار روم کو ہم تمھین اسلام
کی طرف بلاتے ہین اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نہ مانوگے تو تمپر تمھاری رعیت کا بھی گناہ ہوگا
پھر یہ آیت لکھی تھی یَآ اَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ
اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِکَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ اے کتاب والو
آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہی ہمارے اور تمھارے درمیان کہ نہ پوجین سوا اللہ کے
کسی کو اور نہ ٹھہراوین بعضے ہمارے بعضون کو رب سوا اللہ کے پھر اگر وہ مونھ پھیرلین تو
تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین صحیح بخاری مین ابوسفیان سے روایت ہی کہ مین مع ایک
قافلے قریش کے اُن دنون شام مین تھا جب خط آپکا پاس ہرقل کے پہونچا اُسنے کہا کہ
تلاش کرو اوس شخص کے وطن کا کوئی آدمی یہان ہو تو میرے پاس لاؤ اور لوگ مجھے مع
ہمراہیون کے لے گئے اوسنے کہا جو اونمین یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہو
وہ آگے ہو بیٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہو بیٹھے پھر اوسنے ترجمان سے یعنی اُس
آدمی سے جو عربی اور رومی دونون زبانین جانتا تھا اور بادشاہ کی باتون کا ترجمہ
ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتونکا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا کہ اوسکے ساتھیون سے کہدو
کہ یہ کچھ جھوٹ کہے تو تم بتا دیجیو پھر ہرقل نے پوچھا کہ یہ شخص جو تم مین دعوی پیغمبری کا کرتا ہی
نسب مین کیسا ہی ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلی ہی پھر پوچھا کہ دعوی نبوت سے پہلے تمنے کبھی کسی
بات مین اُسے جھوٹا پایا یا نہین کہا نہین پھر پوچھا کہ انکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا
ابوسفیان نے کہا نہین پھر پوچھا کہ اس سے پہلے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کا

بیان ابن حجر نے پیدا کیا

کیا تہا کہا نہین پوچھا بڑے آدمیون نے بیشتر اتباع اونکا کیا ہی یا غریبون نے کہا غریبون نے
پوچھا جماعت انکی روز بروز بڑہتی جاتی ہی یا کم ہوتی جاتی ہی کہا بڑہتی جاتی ہی پوچھا
جوکوئی مسلمان ہوتا ہی بسبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بہی ہو جاتا ہی کہا نہین
پوچھا لڑائی مین ہمیشہ تم غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبہی ہم غالب رہتے ہین کبہی وہ پوچھا
خلاف عہد بہی کرتے ہین یا نہین کہا نہین اور اب ہمارے اونکے درمیان مین عہد ہوے دیکہین
خلاف اسکے کرتے ہین یا نہین ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سارے سوال وجواب مین سوائے
لا وہ نعم کے مین اور کوئی بات بڑہا نہ سکا سوا اتنی بات کے جو اخیر جواب مین بڑہائی اور چونکہ
ابوسفیان ان دنون کافر تہا یہ بہی اوسوقت کے حال مین بیان کیا کہ مجہے ڈر اس بات کا تہا کہ اگر کچہہ
جہوٹ کہونگا مشہور ہو جائیگا نہین تو مین جہوٹ بہی کہدیتا بعد استفسار حالات کے ہرقل نے کہا کہ پہلے
سوال کے جواب مین تمنے کہا کہ یہ پیغمبر نسب مین اعلی ہین سچ ہے اللہ جل جلالہ پیغمبر عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور
جب آدمیون کے معاملہ مین اوسنے کبہی جہوٹ نہین بولا تو تعجب ہی کہ خدا تعالی پر جہوٹ باندہے اور
اگر باپ دادے مین اوسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اس بہانے سے اپنے باپ دادے کا ملک لینا
چاہتا ہی اور اگر پہلے کسی نے دعوی پیغمبری کا کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا کہ بتقلید سابق دعوی
کرتا ہی اور تابع پیغمبرون کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہین اور اللہ تعالی روز بروز
جماعت اونکی بڑہاتا ہے اور جب حلاوت دین حق کی دل مین آجاتی ہی پہر آدمی اس دین کو
نہین چہوڑتا ہی اور لڑائی مین بہی یہی حال ہوتا ہے کہ کبہی دشمن پیغمبرون کے غالب
ہو جاتے ہین اور آخر کو غلبہ پیغمبرون کو ہی ہوتا ہی اور خلاف عہد بہی انبیا نہین کرتے پہر ہرقل نے
کہا کن باتون کا حکم دیتے ہین ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکوۃ کا اقارب سے سلوک کرنیکا
حرام سے بچنے کا ہرقل نے کہا کہ اگر یہ باتین جو تمنے بیان کین سچی ہین تو وہ پیغمبر ہین اور

جو مین پہونچ سکتا تو اونکے حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اونکی پاؤن دہوتا اور
عنقریب جہان میرے قدم ہین یہان اونکا ملک ہوجائیگا ابو سفیان نی کہاکہ پہر مین نے خصت
کیا مین نے کہاکہ بڑا ہوگیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اس سے ڈرتا ہے کفار
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقہ سے کہ ابی کبشہ حلیمہ
آپکی دودھ پلانیوالی کے شوہر کا نام تھا **حال** ہرقل کے دل مین تصدیق نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بخوبی آگئی تھی اور اوسنے ارادہ بھی کیاکہ مسلمان ہوجاوے مگر طمع بادشاہی نے
اوسے محروم رکھا صحیح بخاری مین ہے کہ ایکدن اُسنے سب نصاریٰ کو شہر حمص کی کوٹھی مین
جمع کیا اور کواڑ بند کروادیے پھر اوسنے کہا ایک بات تمہارے بھلی کی کہتا ہون یہ پیغمبر جو عرب مین
پیدا ہوے ہین انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہین اگر ایسا نہ کروگے ملک تمسے چھن جائیگا یہ سنتے ہی
سب بہت ناخوش ہوئے اور وہا ںسے نکل جانیکا قصد کیا کواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوے
تب ہرقل نے کہاکہ مین نے یہ بات تمہارے آزمانے کے واسطے کہی تھی مین خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
مضبوط ہو تب سب نے اسکو سجدہ کیا **حال** ایک شخص ضغاطر نام علماے نصاریٰ مین بہت معظم اور مکرم
اونکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہرقل نے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دحیہ کلبی تھے
کہاکہ اوس شخص سے تم جاکے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان لادیگا تو سب نصاریٰ ایمان لاوینگے
اونھون نے جاکر اوس سے احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے ہی اوسنے اپنا عصا ہاتھ مین لیا
اور سپید کپڑے پہنکے باہر نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑے بڑے نصاریٰ جمع تھے گیا
اور کہاکہ مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسیٰؑ نے خبر دی ہے
اور پچھلی کتابون مین خبر ہے تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاریٰ اوسپر دوڑ پڑے
اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل نے یہ حال سنکے کہا میرا بھی ایساہی حال

کرینگے اگر مین ایمان لاؤن ف بڑے بڑے علماے نصاریٰ اور اکثر بادشاہ اونکو
ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جنکی توفیق ایزدی رفیق
ہوئی ایمان لائے اور جو بدنصیب تھے باوصف اسکے کہ تصدیق آپ کی اونکے دل مین آگئی
محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ حبشہ کا تھا کہ ذکر انکا اوپر ہوچکا
اور ہرقل اور ضغاطر کا بیان ذکر ہوا اور بیشمار ایسے تھے اور علماے یہود کا بھی ایساہی حال تھا
حضرت عبداللہ بن سلام اور امثال اونکے ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپ کی
نبوت کے بسبب حسد اور حب جاہ کے محروم رہے حال نجاشی ایک بادشاہ نصاریٰ کا کہ والی
ملک حبشہ کا تھا بمجرد پہونچنے نامۂ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
بہ تعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور گھوڑے وغیرہ تحف و ہدایا
آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا ہر بادشاہ حبشے کو نجاشی کہتے تھے اسی نجاشی
کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان رضہ اور حضرت جعفرؓ وغیرہ مکے سے ہجرت کر گئے تھے
اور اسی نجاشی کی بروز وفات ۹ سنہ مین آپنے مدینۂ طیبہ مین خبر موت بیان فرما کے
نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے
حبشہ کو ہجرت کر گئی تھین بعد انتقال اوس شوہر کے اسی نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی کے بعد جو نجاشی ہوا تھا
اوسکو بھی آپنے نامہ لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہین ہوا کذا فی المواہب حال مقوقس
بادشاہ مصر و اسکندریہ نے بوقت پہونچنے آپکے نامے کی بہت تعظیم کی اور تحف و ہدایا
آپ کو بھیجے دو لونڈی ماریۂ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکے تصرف مین رہین اور ابراہیم ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے بطن سے پیدا ہوئے اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا

بیان حال نجاشی کی بزرگی و وصول نامہ مبارک

مبدل تھا منجملہ اُن ہدایا کے تھے **حال** پرویز کے پاس جب نامہ مبارک پہونچا اُسنے جب دیکھا
کہ عنوان نامے مین لکھا ہے مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلٰى كِسْرٰى عَظِيْمِ فَارِس خط محمد
رسول خدا صلعم کا ہو کسریٰ سردار فارس کو جھنجھلا کر نامہ مبارک کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے
نام سے پہلے کیون لکھا اور باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تھا اوسکو لکھ بھیجا کہ
وہ شخص جو مدعی پیغمبری کا کرتے ہین اونکو یہان بھیج دے دو آدمی تیز و چالاک اونکے پاس
بھیجدیجے کہ اونکو لے آوین باذان نے دو آدمی مدینے کو بھیجے اور آپکو خط لکھا کہ تم ان دونون
آدمیون کے ساتھ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونون حضور اقدس مین حاضر ہوے داڑھیان
مونڈی موچھین بڑی آپنے اُنسے پوچھا کہ تمھین ایسی صورت بنانے کا کسنے حکم دیا ہے انھون نے
کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپنے فرمایا کہ میرے ربنے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی رکھو موچھین
کترواؤ اُن دونون شخصون کے دل مین اگرچہ رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ بدن
اونکا تھرتھراتا تھا لیکن گفتگو اونھون نے بیباکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسریٰ کے چلے چلو نہین تو
کسریٰ کا مزاج بہت بُرا ہے وہ تمھارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالیگا آپنے دونون سے کہا کہ
ٹھہرو کل آئیو صبح کو اُن دونون سے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
منگل کی اور دسوین جمادی الاولیٰ سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوکے باذان کے پاس پہونچے
اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہے تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب لوگ سے پہلے مین
مسلمان ہو جاؤنگا اتنے مین نوشتہ شیرویہ کا بنام باذان اس مضمون کا پہونچا کہ پرویز ظالم تھا لہذا مینے
اوسے قتل کیا اور تمکو تمھارے عہدے پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری عرب مین کرتے ہین
اونسے کچھ تعرض مت کرو جبتک میرا حکم اس باب مین نہ پہونچے باذان اُسیوقت مع اپنے دونون
بیٹون کے مسلمان ہوگیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تھے مسلمان ہوگئے اور آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی **ف** کسریٰ نے جو نامہ مبارک پھاڑ ڈالا آپنے اسکے لیے معجزہ ۲۸۵
یہ بددعا کی اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ یا اللہ پاش پاش کر دے اسکو یعنی خاندان کسریٰ کو
خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے ہوا کہ خاندان کسریٰ کی سلطنت جو ہزارہا سال سے چلی آتی تھی اور ایسی
بڑی سلطنت پردۂ زمین پر کوئی نہ تھی بالکل پاش پاش اور نیست و نابود ہو گئی اور بہت تھوڑے زمانہ مین
نام و نشان اوسکی سلطنت کا نہ رہا اور ہرقل نے جو نامہ مبارک کو تعظیم رکھا ملک اوسکے خاندان کا
قائم رہا اگرچہ اکثر ملک ونکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی نہ مٹی

فصل اکیسوین سریہ حضرت ابو عبیدہ کی بیان مین جسمین سمندر نے عنبر ماہی لشکر کو توشہ کے لیے دی تھی

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جہاد مین بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفین اُٹھاتے تھے بعضے مرتبہ جہاد سنہ ۸
مین بسبب قلت توشے کے یہانتک نوبت پہونچی کہ درختون کے پتے جھاڑ جھاڑ کے کھائے وہ غزوہ
ذات الخبط کہلاتا ہے خبط کہتے ہین پتّے جھاڑنے کو اُس لشکر کے حضرت ابو عبیدہ سردار تھے توشہ اونکا
ختم ہوا سمندر کے کنارے پر لشکر چلا جاتا تھا سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عنبر اسکا نام ہے
کنارے پر لشکر کی طرف پھینک دی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا قوت
اوس سے رہا لشکر مین تین سو آدمی تھے اُس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہ نے کھڑی
کروائی تو بہت اونچا شتر اوسکے نیچے سے نکل گیا اوسکی آنکھ کے حدقے مین منون آٹا خمیر کیا
کرتے تھے صحابہ نے بعد معاودت کے مدینے مین آپ سے اُس مچھلی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ
خدا تعالیٰ نے جو تمھین رزق دیا ہے کھاؤ اور اگر کچھ اوسمین سے باقی ہو تو مجھے بھی دو مین بھی
کھاؤن چنانچہ کچھ گوشت اس مچھلی کا حضور اقدس مین بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا

فصل بائیسوین غزوہ موتہ کے بیان مین

ایک قاصد کو آپ کی راہ مین شہر موتہ کے حاکم شرحبیل نے قتل کیا وہ قاصد سنہ ۸ ذکر غزوۂ موتہ

حارث بن عمر ازدی تھا نامہ آپکا حاکم بصری کو لیجاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس قاتل پر لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید
ہو جاوین تو جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ شہید ہو جاوین تو عبداللہ بن رواحہ کو امیر کیجیو اور
جو وہ بھی شہید ہو جاوین تو مسلمان ایک کو مسلمانون مین سے امیر کرلین ایک یہودی نے یہ سنکے کہا
کہ اگر انبیاے بنی اسرائیل مین سے کوئی اس طرح نام لیتا تو وہ سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیان مین بھی ویسا ہی ہوا جب لشکر وہان پہونچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کرلیا لاکھ آدمی سے
زیادہ اوسکے پاس ہو گئے مسلمانون کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ یہ ہوا کہ لڑائی مین توقف کرین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجنے مدد کے لکھین پھر یہ بات قرار پائی کہ ہمارا لڑائی مین
کچھ نقصان نہین اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر فتح ہوگی تو ہمین مراد ہے اور کفار کے
مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور شجاعت کی دی پہلے حضرت زید
بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر حضرت جعفر نے علم لیا اور داہنے ہاتھ مین
اونکے علم تھا وہ کٹ گیا تب اونھون نے علم اسلام بائین ہاتھ مین تھاما وہ بھی کٹ گیا تب
اونھون نے علم کندھون اور بازوؤن کے زور سے تھاما آخرکار شہید ہوئے اور علم حضرت
عبداللہ بن رواحہ نے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانون نے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو امیر کیا اور اونکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری
مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان
کر دیا تھا کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید
ہوئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی
تلوار نے نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھون سے جاری تھے

فقط اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کردیا تھا کہ مدینہ مین بیٹھے ہوئے آپنے سوکوس سے زیادہ دور کا
حال دیکھ کے بیان فرمایا ف پھلی امارت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی مین ملی اور
تب سے ہی خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت جعفر کے حق مین آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ اونھین دو پر
ملے ہین فرشتون کے ساتھ بہشت مین اوڑتے پھرتے ہین لقب اُنکا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہی
خدا تیعالی کی راہ مین دونون ہاتھ کٹے تھے اوسکے بدلے مین اُنھین پر ملے آپ عبداللہ بن جعفر کو
پکارتے تھے یا ابن ذی الجناحین اے بیٹے دو پر والے کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسدن حضرت جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر کے آدمیون کو بسبب غم کے کھانا
پکانے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا اونکے گھر کھانا بھیجو اور تین دن تک اونکی تعزیت کیلیے مسجد مین بیٹھے

فصل تیئیسوین غزوہ فتح مکہ کے بیان مین

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر ذلیل ہو کر جزیرہ
عرب سے نیست و نابود ہو جاوے سامان اوسکا یہ ہوا کہ خزاعہ کہ عہد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
صلح حدیبیہ مین ہو گئی تھی اور بنی بکر کہ عہد مین قریش کے ہو گئی تھی آپس مین لڑے اور
زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شبخون خزاعہ پر مارا اور بیس آدمی اُن مین سے مارے گئے تھے اور قریش نے اونکی
خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ بعضے سردار خود بھی مُنھ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اوسیوقت باعلام الٰہی خبر ہوئی بلکہ خزاعہ کے رجز کہنے والے نے اوسیوقت رات مین آپکو پکارا
اور آپ سے استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا تیعالی نے اوسکی آواز پہونچائی آپنے اوسکا
جواب دیا لبیک لبیک لبیک اور اوسوقت آپ زنانے مین وضو کرتے تھے حضرت میمونہ رض نے
جنکے حجرے مین آپ تھے لبیک آپکا سنکے پوچھا کہ کس کے جواب مین آپ فرماتے ہین
آپ نے فرمایا کہ راجز خزاعہ کا مجھے پکارتا ہے اور مجھ سے فریاد کرتا ہی کہ قریش نے

بنو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر شبخون لائے اور آپ نے صبح کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ
رات خزاعہ مین ایک بات ہوئی حضرت عائشہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا گمان ہی کہ
قریش عہد شکنی پر جرأت کرینگے حالانکہ تلوار نے اونھین فنا کر دیا آپنے فرمایا کہ اونھون نے عہد
توڑا اسلیے کہ خدا تیعالی کا اُن مین ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کو بعد عمرو بن سالم خزاعی نے
حضور اقدس مین پہونچکر روبرو اصحاب کے سب حال نظم مین عرض کیا **حال** بعد وقوع اس
قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبر ہو گی تو بیشک فوج کشی کرینگے اور
ابوسفیان کو حضور اقدس مین بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صلح کی اور کچھ زیادہ
کرا لاوے ابوسفیان مدینے کو گیا ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان کی ازواج مطہرات مین تھین پہلے
اونکے پاس گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے
بچھونا لپیٹ دیا اور ابوسفیان نے کہا کہ مجھے بچھونے پر بیٹھنے نہین دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم
مشرک ہو نجاست شرک سے بھرے ہوے یہ بوریا جناب سید الطاہرین کی بیٹھنے کا ہے اسلیے لپیٹ دیا
ابوسفیان نے کہا کہ مجھ سے الگ ہونے کے بعد تیری خو بدل گئی ہے ام حبیبہ نے کہا کہ خدا تیعالی نے
مجھے اسلام کی ہدایت کی ہی اور اے باپ تو سردار قوم کا ہے اور عقل کا دعوی کرتا ہے اور
مسلمان نہین ہو جاتا ہی اور پتھرون کو پوجتا ہی ابوسفیان نے کہا کہ تعجب ہے کہ تو نے میری
بے حرمتی کی اور مجھے کہتی ہی کہ باپ دادے کا دین چھوڑ دون اور ناخوش ہو کو وہانسے اٹھ آیا
اور حضور اقدس مین جا کر تجدید عہد کے لیے گفتگو کی آپنے کچھ جواب دیا بعد ازین حضرت
ابوبکرؓ سے جا کر اپنا مطلب کہا حضرت ابوبکرؓ نے عذر کیا اور کہا مین اس باب مین گفتگو
نہین کر سکتا اور حضرت عمرؓ نے اور حضرت فاطمہؓ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علیؓ
کے مزاج مین ظرافت تھی جب ابوسفیان نے بہت مبالغہ کیا کہ کچھ تدبیر بتاؤ حضرت

علی رضہ نے کہا کہ تم مسجد شریف مین آپ کے سامنے کھڑی ہوکی پکارکے کہدو کہ مین نے قریش کو
امان دی محمد صلعم میری امان نہ توڑینگے تم بڑے آدمی سردار قریش کے ہو اس طرح کہنا ابو سفیان
نے کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو مفید ہوگا حضرت علی رضہ نے کہا کہ یہ مین نہین جانتا جو بات میرے
خیال مین آئی سو مین نے کہدی ابو سفیان نے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف مین جاکر اسی طرح
کہدیا بعد ازان مکے کو روانہ ہوا وہان کے پہونچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سبھون نے
بہت نفرین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ تیاری
کرتے اور حضرت علی رضہ نے تجھسے ٹھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گذرا ہندہ زوجہ ابو سفیان نے بھی
کہ بہت زبان دراز تھی بہت لعنت اور ملامت ابو سفیان کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تیاری لشکر کشی کی مکے پر فرمائی اور خبرین بند کردین کہ قریش کو آپکے عزم کی خبر نہ ہوا جاہا تک
اونکے سر پر جا پہونچین حاطب رضہ بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپکے عزم کا حال
اوسمین تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس حال سے
آپ کو مطلع فرمایا آپنے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلاکے فرمایا کہ جھپٹ کے مکہ کی
راہ پر روضہ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مع خط کے جاتی ہے اوسے لے آؤ یہ تینون صاحب
گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ تک کہ ایک جگہ مکے کی راہ مین ہے پہونچے وہان ایک عورت ملی
تلاشی مین اوسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علی رضہ نے تلوار نکال کر اس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ
پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے جھوٹ خبر تو نہین دی ہے خط تیرے پاس بیشک ہے اگر تو
نہ دیگی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اوسنے سر کے بالون کی چوٹی مین سے خط نکال کے دیا
حضور اقدس مین لے آئے اوس خط مین لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جرار تم پر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی تم پر قصد کرین تو خدا تعالیٰ

قصہ حاطب بن ابی بلتعہ

اونکو تمپر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپ نے حاطب کو بلا کے حال پوچھا اونھون نے اقرار کیا
اور کہا کہ مین نے یہ کام براہ ارتداد نہین کیا بلکہ وجہ اسکی یہ ہی کہ اور سب مہاجرین کی مکہ مین
ایسی قرابت ہی جسکی جہت سی قریش اونکے وہانکے اقارب و عیال و اطفال کی محافظت
کرینگے اور مین ذات قریش مین سے نہین ہون جس سے وہ میرے عیال و اموال کی محافظت
کرین اور یہ مین جانتا ہون کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح دیگا میرے اس لکھنے سے کچھ ضرر نہوگا
آپ نے فرمایا سچ کہتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن مارون
آپنے فرمایا کہ اے عمرؓ یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہین جانتے ہو اے عمرؓ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک توجہ
خاص کی اہل بدر پر اور اونھین کہا اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنے جو تمھارے
جی مین آوے کرو مین نے تمھین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی رونے لگے
اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی اور آپنے حاطب بن ابی بلتعہ کو رخصت کر دیا کچھ
سزا نہ دی حال آپنے مع لشکر مہاجرین و انصار و دیگر قبائل عرب کے کوچ فرمایا بارہ ہزار
آدمی لشکر ظفر پیکر مین تھی اور کوچ بکوچ روانہ ہوے راہ مین حضرت عباسؓ ملے
کہ ہجرت کیے ہوے آتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباسؓ کی
ہجرت آخری ہے جیسے میری نبوت آخری ہی اور حضرت عباسؓ سے آپنے فرمایا کہ اسباب
مدینے کو بھیجدو اور تم ساتھ چلو جب قریب مکے کے پہونچے منزل مرّ الظہران مین آپ نے
ارشاد کیا رات مین ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا
کہ لشکرون مین آگ روشن کیا کرتے تھے موافق اوسکے آپنے یہ حکم دیا حضرت عباسؓ نے
یہ خیال کیا کہ اگر یکبارگی یہ لشکر مکے پر پہونچ جائیگا قریش سب تباہ ہو جاوینگے لشکر سے
نکلکر جانب مکہ روانہ ہوے کہ کوئی اگر ملجاوے تو زبانی اوسکے قریش کو

کہلا بھیجا کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھ صورت کرلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم ہین اگر تضرع ونیاز مندی پیش آوینگے آپ رحم فرماوینگے اودھر سے ابوسفیان اور حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء اس طرف کو آئے تھے کے کے لوگون نے خبرین دریافت کرنے کو بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکرکشی کا انھین خوف تھا مگر کچھ حال معلوم نہ تھا جب پشتۂ مرالظہران پر چڑھے آگ کی روشنی دیکھ کے متحیر ہوے آپس مین گفتگو کرنے لگے بدیل نے کہا کہ قبیلۂ خزاعہ کی آگ ہی ابوسفیان نے کہا اونکی جماعت اتنی نہین ہی کہ اتنی آگ اونکے لشکر کی ہو حضرت عباس رض وہان پہونچے اور اونکی باتین سنین اور ابوسفیان کی آواز پہچان کے اوسکو پکارا اور اوسنے اونکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے حال کہا مگر اوسے اپنے ساتھ لشکر مین لے گئے ابوسفیان کو حضرت عمر رض نے دیکھکر چاہا کہ اوسے قتل کرین حضرت عباس رض نے کہا کہ مین نے امان دی ہی حضرت عمر رض جھپٹے کہ حضور اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان کی لین حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہلے پہونچے حضرت عمر رض نے حضور مین پہونچ کے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور بے امان آتا ہی حکم ہو تو اسکی گردن مارون حضرت عباس رض نے کہا کہ مین نے امان دی ہی حضرت عباس رض اور حضرت عمر رض مین اس باب مین گفتگو ہونے لگی آپ نے دونون کو روک دیا اور حضرت عباس رض سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے مین رکھو صبح لے آئیو صبح کو حضرت عباس ابوسفیان کو حضور اقدس مین لے گئے آپ باخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس ای ابوسفیان ابتک تو نہین اعتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لایق پرستش کے نہین ابوسفیان نے کہا میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ بڑے رحیم اور کریم ہین باوصف میری ایسی عداوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہین واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہین نہین تو ہماری مدد کرتا آپ نے فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو میری تصدیق کرے پیغمبری کی ابوسفیان نے تامل کیا حضرت عباس رض نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہین ایمان

لاتوٗ نہین تو عمرؓ آکے ابھی تمھارا سر کاٹ لیگا ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بعدازین آپسے ابوسفیان رخصت ہوکے روانہ ہوا
حضرت عباسؓ نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہے کہین ابوسفیان مکہ مین جاکر مرتد نہ ہوجاوے
آپ اُسے جانے نہ دیجیے اور سب لشکر اوسکو دکھلایا جاوے کہ ہیبت اسلام کی اُسکے دل مین
سماجاوے آپنے فرمایا کہ بہتر ہے ابوسفیان کو ٹھہرالو اور سارے لشکر کو اوسے دکھاؤ
حضرت عباسؓ نے ابوسفیان کو پیچھے اوسکے جاکے بُلا لیا اور اُسے لیکر ایسی جگہ جا بیٹھے جہانسے
سب لشکر کا مرور ہوا ابوسفیان کے سامنے رسالے سوارون کے اور غول پیدلون کے الگ الگ
ساتھ اپنے امیرونکے نکلنے لگے ابوسفیان کی آنکھین کھُل گئین حضرت عباسؓ سے کہنے لگا کہ
تمھارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہوگئے حضرت عباسؓ نے کہا کہ پیغمبری ہے یا بادشاہی غرضکہ
ابوسفیان نے سب لشکر دیکھا حضرت عباسؓ نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس مین
عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نمود اور ظہور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہے کچھ اسکے لیے
ایسی بات ارشاد ہوجاوے جسمین اسکا فخر ہو آپنے فرمایا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِيْ سُفْيَانَ
فَهُوَ اٰمِنٌ یعنی جو داخل ہوا ابوسفیان کے گھر اوسے امان ہے اور آپنے فرمایا جو مسجد حرام مین داخل ہو
اوسے امان ہے جو ہتھیار ڈالدے اُسے امان ہے اور جو دروازہ اپنا بند کرلے اُسے امان ہے
بعدازین موکب ہمایون داخل مکہ ہوا اور آپنے فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تمسے نہ کرے قتال
نہ کرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی جہل و صفوان بن اُمیہ کچھ جماعت لیکر مقابل ہوے اُس
جانب لشکر حضرت خالد بن ولیدؓ کا تھا اور خود بنفس اونسے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانون نے
مارتے مارتے قریب دروازہ مسجد حرام تک کافرون کو پہونچایا چوبیس آدمی کافرون مین سے
بنی بکر کے اور چار ہذیل کے مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوے حال ایک

[Margin notes:] یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے ... / اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد اللہ کے رسول ہین ۱۲ منہ رضی اللہ عنہ

مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے یہ خبر سنکر تبسم فرمایا اصحاب کو تعجب ہوا آپنے وجہ
تبسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت مین چلے جاتے ہین اس سے سامعین کا
تعجب اور زیادہ ہوا اسواسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور کافر کا بہشت مین جانا محال اور عکرمہ کا
مسلمان ہوجانا بہت دشوار جانتے تھے مگر آپکی پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ
عکرمہ بعد ازین مسلمان ہوگیا چنانچہ آگے اسکا ذکر مشرح آویگا **حال** ابن عباس سے
روایت ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہو حضور اقدس مین استغاثہ ہوا
کہ خالد اہلِ مکہ کو قتل کیے ڈالتے ہین آپنے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے اِرْفَعْ عَنْهُمُ
السَّيْفَ تلوار قریش سے اوٹھا لو اوسنے جاکے کہا ضَعْ فِيهِمُ السَّيْفَ یعنی تلوار قریش مین رکھو
خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل مین گرمی کی یہانتک کہ ستر آدمی کافر قتل ہوے آپنے
خالد پر عتاب کیا اور سبب نہ ماننے حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم ممانعت کا
نہین پہونچا بلکہ حکم قتل کا پہونچا تھا آپنے اُس شخص حکم لیجانے والے سے پوچھا اوسنے کہا کہ
راہ مین ایک شخص مہیب سر آسمان پر پاؤن زمین مین مجھے ملا اور اوسکے ہاتھ مین ایک
حربہ تھا اوسنے مجھ سے کہا تو یون کہدے ضَعْ فِيهِمُ السَّيْفَ یعنی قریش پر شمشیر زنی کرو
نہین تو مین تجھے اس حربے سے قتل کرونگا مجھپر ایسا رعب غالب ہوا کہ سوا اس بات کے
کچھ نہ کہہ سکا معلوم ہوا کہ وہ شخص مہیب فرشتہ تھا اور منظور جناب ایزدی یہ تھا کہ ستر آدمی
مقتولان اُحد کے برابر قتل ہوجاوین اسلیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز اُحد
جبکہ حضرت حمزہ رض چچا آپ کے شہید ہوے تھے کہا تھا کہ مین اگر قریش پر قابو پاؤنگا
ستر آدمی اون مین سے قتل کرونگا سو خدا تعالی نے آپکی بات کو سچا کردیا قصہ روضۃ الاحباب
اور معارج النبوۃ مین ہی **حال** بوقت داخل ہونے کے آپنے نظر تواضع بجناب ایزدی

سر مبارک بہت جھکا دیا یہانتک کہ کجاوے سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کرکے کہ مکہ سے
کس طرح سے نکلنے کا اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزت نے داخل کیا
اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے پالان پرہی سجدہ کیا **حال** مکے مین پہونچ کر امہانی
بنت ابی طالب کے گھر مین جاکے غسل آپ نے فرمایا اور آٹھ رکعتین چاشت کی نماز کی
پڑھین امہانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علیؓ فلانے کو قتل کیا چاہتا ہی اور مینے اُسے امان دی ہی
وہ حضرت امہانی کے شوہر کے اقارب سے تھا آپ نے فرمایا جسے تمنے امان دی اوسی مینے بھی امان دی
حال بڑے بڑے سردار قریش شہر کے شہر چھوڑکے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اُنکا قصور
معاف ہوا اور آپ نے جان بخشی کی اونسے آپنے پوچھا کہ تمھارا مجھ سے کیا گمان ہی مین
تمھارے ساتھ کیا کرونگا اونھون نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہین کہ آپ برادر کریم ہین ہمارے مالک ہین
ہم پر رحم فرماوینگے آپنے فرمایا کہ مین تمھارے حق مین وہ کہتا ہون جو یوسف علیہ السّلام نے
اپنے بھائیون سے کہا تھا لَا تَثْرِیبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ
یعنے تمپر آج کچھ ملامت نہین بخشے تمھین اللہ تعالیٰ اور وہ زیادہ رحم کرنے والا ہی
سب رحم کرنے والون سے **حال** گرد خانۂ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے
اور پانون اُنکے سیسے سے جما دیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہان تشریف
لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ مین تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَآءَ الْحَقُّ
وَزَھَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ہ یعنی آیا حق اور مٹا باطل
بیشک باطل ہی مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتون کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے
معجزہ منھ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف
آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اُکھڑ اُکھڑ کے

گر پڑے اور تصویرین جو دیوار کعبہ پر کھنچی تھین اوسکو آپنے چاہ زمزم سی پانی منگوا کی دھلوا ڈالا
اُن مین حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی صورتین جو تھین اونکے ہاتھون مین تیر قمار کے بنادیے تھے
آپنے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے ہین کہ اِن دونون پیغمبرون نے کبھی یہ کام نہین کیا یہ از راہ شرارت
اونکے ہاتھون مین تیر قمار کی صورت بنادی تھی ف یہ جو مشہور ہی کہ اونچی بتون کے
اُتارنے کے لیے حضرت علی رضہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دوش مبارک پر
چڑھایا حضرت علی رضہ نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھون پر سوار ہون فرمایا کہ تم بار نبوت اُٹھا سکوگے
اور مین بار ولایت اوٹھالونگا سو شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہی کہ جب بت
اشارے سے گر پڑے تو اس بات کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبی کے بتون مین واقع ہوا ہو
حال گیارہ مرد اور چھ عورتون کا خون آپنے ہدر فرمایا تھا یعنے جہان پاؤ مار ڈالو مرد تو
یہ ہین عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح
کعب بن زہیر اور ہبار بن اسود اور عبد اللہ بن زبعری و عبد العزی بن خطل اور مقیس
بن صبابہ اور حارث بن طلاطلہ اور حویرث بن نقید یہ چار پچھلے قتل ہوی باقی سب
اسلام لاے اور محفوظ رہے اور عورتین ایک ہند تھی زوجۂ ابوسفیان اور قرتنا اور قریبہ
اور ارنب اور سارہ اور ام سعد یہ چارون پچھلی قتل ہوئین حال عبد العزی بن خطل آکر کعبی کے
پردون سے لپٹ گیا لوگون نے حضور اقدس مین یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہین مار ڈالو
چنانچہ قتل کر ڈالا اللہ جل جلالہ نے اُسدن حرم مین اجازت قتل کی آپکو دی تھی لہذا آپنے
وہین قتل کرنیکا حکم دیا اور وہ پہلے مدینے مین آکے مسلمان ہوگیا تھا آپنے اُسکا نام عبد اللہ

رکھا تھا پہلے عبدالعزی تھا آپنے ایک قبیلے کی زکوۃ لینے کو اوسکو بھیجا تھا اوس سفر مین اُسنے اپنے خدمتگار کو کہ کھانا پکانے مین اوسنے دیر کی تھی مار ڈالا پھر اس ڈر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصاص مین اوسے قتل کرینگے مدینے کو نہ گیا اور زکوۃ کا مال لیکے مرتد ہوکے مکے کو چلا گیا سو آپنے اُسکا خون ہدر کیا تھا کہ مارا گیا **حال** مقیس بن صبابہ کا یہ جرم تھا کہ اُسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جان کے قتل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوادی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہوکے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشے مین اور مشرکون کے ساتھ مکے مین شراب پی رہا تھا نمیلہ بن عبداللہ لیثی کو خبر ہوئی اونھون نے اوسے قتل کیا **حال** حارث بن طلاطلہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائین دیتا تھا حضرت علیؓ نے اُسے قتل کیا **حال** حویرث بن نقید کو بھی حضرت علیؓ نے قتل کیا گھر مین بیٹھ رہا تھا حضرت علیؓ اوسکے دروازے پر اوسکی تلاش کے لیے گئے گھر مین سے کہا کہ جنگل کو گیا ہی حضرت علیؓ وہانسے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علیؓ کو مل گیا اونھون نے قتل کیا اور وہ شاعر تھا ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کرتا تھا اسلیے خون اوسکا ہدر ہوا تھا **حال** عکرمہؓ بن ابی جہل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے سے بھاگ گیا ام جمیل اسکی جورو مسلمان ہوگئی اور اوسنے حضور اقدس مین عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملی آپنے عکرمہ کو امان دی اور ام جمیل نے جاکر عکرمہ سے کہ وہ جہاز پر چڑھ کے ارادہ بھاگ جانیکا رکھتا تھا حال بیان کیا اوسنے کمال تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اوسنے کہا کہ مین ایسی ایذائین آپ کو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام جمیل نے کہا کہ آپ ایسے کریم و رحیم ہین کہ تعریف آپکی نہین ہوسکتی عکرمہ ام جمیل کے ساتھ ہولیا راہ مین عکرمہ نے ام جمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام جمیل نے نہ مانا اور کہا کہ تو

١
٢
٣ عکرمہ بکسر عین مہملہ و سکون کاف و کسر رای مہملہ کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

مشرک ہے جب تک مسلمان نہ ہو تجھسے صحبت حلال نہین عکرمہ نے حضور مین آکر براہ تعجب عرض کیا
کہ یہ عورت کہتی ہو کہ آپنے مجھے امان دی ہو آپنے فرمایا کہ سچ کہتی ہو مین نے تجھے امان دی ہی
عکرمہ نے کہا کہ اتنا حلم سوائے پیغمبر کے دوسرے سے نہین ہوسکتا اور اُسیوقت مسلمان ہوگیا پھر حضرت
عکرمہ کمال مقبول ہوے لکھا ہو کہ قرآن مجید دیکھ کے اونھین حالت وجد ہوتی تھی کہنے لگتے تھے
هَذَا كِتَابُ رَبِّي هَذَا كِتَابُ رَبِّي اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی
ابتداے خلافت مین واسطے دفع فتنۂ مرتدین اور قتال کفار کے جو مامور کیے تھے اُن مین ایک لشکر
کے سردار عکرمہ بھی تھے اور اوسی عہد مین جنگ جنادین مین شہید ہوے حال صفوان بن
امیہ کو آپ نے مہلت دی یہانتک کہ غزوۂ حنین واقع ہوا اوسکے لیے آپنے کچھ زرہین صفوان سے
بطور عاریت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے ہاتھ آئی تھی اور ایک پہاڑ سارا
غنیمت کی بھیڑون اور بکریون اور دنبون سے بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا
اور کہا کیا بہت مواشی ہین آپنے فرمایا کہ یہ سب کی سب مین نے تمھین ہبہ کین اوسیوقت
صفوان مسلمان ہوگئے اور کہا کہ اتنی سخاوت سوای نبی کے دوسرے سے نہین ہوسکتی
حال وحشی یکبارگی آکے مسلمان ہوگیا اور قصور اُسکا معاف ہوگیا اور بعض مورخین نے
لکھا ہو کہ اُسنے مہلت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا
عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تو کہہ اے بندو میرے جنھون نے ظلم کیا ہے اپنی
جانون پر مت ناامید ہو رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشتا ہو سب گناہون کو وہی ہے بڑا
بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام مین اسکے ہاتھ سے
یہ بہت اچھا کام ہوا کہ مسیلمہ کذاب جسنے جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا تھا عہد ابوبکر صدیق رض

صفوان بفتح صاد مہملہ و سکون فا بن امیہ رحمۃ اللہ علیہ

بیان اسلام وحشی

بیان اسلام عبداللہ ابن سعد بن ابی سرح

او سکے ہاتھوسے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات مین اس جنس کے کلمے مین جیسے وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہی اسنے تغیر و تبدیل کی اور کبھی قبل اسکے کہ آپ ارشاد کرین اس جنس کا کلمہ اسکی زبان پہ گذر گیا آپ نے فرمایا کہ یہی لکھ لو اسنے لوگون مین کہنا شروع کیا کہ محمد صلعم کو خبر نہین ہوتی مین جو چاہتا ہون لکھ دیتا ہون اور مجھپر بھی وحی آتی ہی اور مرتد ہوکے بھاگ گیا فائدہ علمی امور مین تجربے سے یہ بات ثابت ہوتی ہی کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر استاد یا عالم کے افاضے کا اکثر عکس پڑتا ہی کہ قبل تبادر کے ایک بات جو استاد یا عالم کو تبادر منظور ہوتی ہی شاگرد یا سامع کے دل مین آجاتی ہے سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اوسکی زبان پہ جاری ہوگئے اسی طرح کا تھا مگر شیطان نے اُسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہوگیا اور وہ رضاعی بھائی حضرت عثمان رض کا تھا حضرت عثمان رض اُسے اپنے ساتھ حضور اقدس مین لے آئے اور بمبالغہ تمام اوسکی سفارش کی کہ قصور اوسکا معاف ہوا اور اسلام اوسکا قبول ہوا بعد ازین جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانۂ ارتداد کی بھاگ جاتا حضرت عثمان رض نے یہ حال حضور اقدس مین عرض کیا آپ نے فرمایا شرماوے نہین روبرو آیا کرے حضرت عثمان رض کے عہد مین افریقیہ انھین عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا اور وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت عثمان رض کے واسطے بچنے کے مسلمان کی خون سے کسی طرف خبر کے ہو

بیان اسلام کعب بن زہیر

حال کعب بن زہیر کا یہ قصور تھا کہ اوسنے ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکے اپنے بھائی کو واسطے دریافت حال کے بھیجا تھا وہ آکے بسبب سابقہ معرفت کے حضرت ابوبکر صدیق رض سے ملا اور اونکی ہدایت سے حضور اقدس مین حاضر ہوکر مسلمان ہوگیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوئی

کہ بنیر میرے شورے کے کیون مسلمان ہوگیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے اُن مین سے ایک بیت یہ ہی شعر

سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةٍ	فَأَنْهَلَكَ الْمَأْمُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَا

پلایا تجھے ابوبکرؓ نے بڑا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور نے اُس سے اور بکرؓ یا مامور محاورے مین اُس شخص کو کہتے جسے جن سے رابطہ ہو اور جن کا امر اوسے پہونچے یہ کنایہ کیا تھا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو مین بھی اُسنے کہی تھی اسلیے خون اُسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدر فرمایا تھا بعد فتح مکہ کے ہاتھ نہ آیا جب آپ مدینے مین رونق افروز ہوے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہتا رات کو چلتا آپ مسجد شریف مین تشریف رکھتے تھے یکبار گی مسجد کے دروازے پر اونٹنی بٹھا کر اوسنے کہا مین کعب بن زہیر ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور مین حاضر ہوکر قصیدہ بانت سعاد جو نعت مین لکھا تھا سُنایا آپ خوش ہوے اور ردائے مبارک صلہ مین عنایت فرمائی قصیدے کے اس شعر مین شعر اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ ؛ مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلُ آپ نے اصلاح فرمائی لسیف کی جگہہ لنور کردیا اور سیوف الہند کی جگہہ سیوف اللہ کردیا اور آپنے کعب سے پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہی شعر سَقَاكَ أَبُو بَكْرٍ بِكَاسٍ رَوِيَّةٍ ؛ فَأَنْهَلَكَ الْمَأْمُورُ مِنْهَا وَعَلَّكَا اوسنے براہ ذہانت دو حرف اس شعر مین ایسے بدل دیے جس سے وہ شعر ہجو کا نہ رہا بلکہ مدح کا ہوگیا کہا مین نے رویہ دال سے نہین کہا ہی بلکہ واو سے کہا ہی یعنے خوشگوار اور مامور نہین کہا ہی بلکہ مامون کہا ہی یعنے وہ شخص کہ امانت دار ہین خدا کی وحی مین آپ کعب کی حاضر جوابی اور جودت ذہن سے بہت راضی ہوے منقول ہی کہ حضرت معاویہؓ اپنے ایام خلافت مین دس ہزار دینار کعبؓ کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے اونھون نے نہ بیچی اور کہا تبرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مین ہرگز نہ بیچونگا بعد وفات اونکے اونکی اولاد سے امیر معاویہؓ نے

بیان اسلام ہبار بن اسود کا

بیس ہزار کو زواسے مبارک خرید لی **حال** ہبارؓ بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب بی بی زینب
صاحبزادی کو اونکے شوہر ابو العاص ذی بموجب وعدے کے مکے سے مدینے کو ہودج مین بٹھلا کر
ساتھ ابو رافع اور مسلمہ بن اسلم کے کہ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے لینے کو گئے تھے روانہ
کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ مین پہونچ کے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا وہ
ایک پتھر پر گر پڑین اور حمل اونکا ساقط ہوا اور وہ بیمار ہو کے اوسی صدمے سے مرگئین اسلیے
آپنے اوسکا خون ہدر کیا تھا ایام فتح مین مکے مین نہ ملا بعد مراجعت حضور اقدس کے مدینے کو
آپ ایک دن اصحاب مین بیٹھے تھے کہ یکبارگی ہبار نے آکے چلا کے کہا کہ مین مقر باسلام آیا ہون
اور مسلمان ہوگیا اور آپنے اوسکا قصور معاف فرمایا **حال** ہند عورتون مین شامل ہوکر آکے
مسلمان ہوگئی اور اسنے عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب سے زیادہ آپکو دشمن رکھتی تھی اب مین سب سے
زیادہ آپ کو دوست رکھتی ہون آپنے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہوجائیگی اور ہند نے گھر مین
جاکر جتنے بت تھے توڑ ڈالے اور کہا کہ مین تمھارے فریب مین تھی اور حضور اقدس مین دو بکری کے بچے
بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کہلا بھیجا کہ میری پاس بکریان کم ہین آپنے اوسکی بکریون کیلیے دعا برکت
کی بکریان اوسکی بہت زیادہ ہوگئین ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
حال قرتنا اور قریبہ دونون لونڈیان ابن خطل دارنب مولات یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اسکی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھین اسلیے خون اونکا ہدر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگون نے اسکے لیے
امان آپسے مانگ لی وہ حاضر ہو کے مسلمان ہوگئی اور قریبہ اور ارنب ماری گئین اور سارہ نبی مطلب
کی مولات تھی وہ حضرت علیؓ کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہے کہ وہ بھی
ماری گئی کچھ حال اسکا کہ کون تھی اور کیا اوسکا جرم تھا اور کسنے اوسے قتل کیا نہین لکھا **حال**
ایام رونق افروزی مکے مین آپ نے ایک دن کعبۂ معظمہ کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

بیان اسلام ہند عورت کا بیان اسلام قرتنا و قتل دیگر زنان

کذا فی المدارج النبوۃ

عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لے آئے آپ کعبہ مین داخل ہوئے حضرت عباس نے درخواست کی کہ سقایہ حاجیون کا مجھ سے متعلق ہی کنجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علیؓ نے بھی درخواست کنجی کی کی خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا ۔ خدا تعالیٰ حکم کرتا ہی کہ ادا کرو امانتین امانت والونکو آپنے کنجی عثمانؓ کو دیدی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تم سے مگر ظالم مطابق اس پیشین گوئی کے کنجی خانہ کعبہ کی خاندان عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ مین ابتک چلی آتی ہی عثمان کی اولاد نہ تھی اونھون نے کنجی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ کی اولاد مین وہ کنجی رہی لہٰذا صاحب مفتاح شیبی کہلاتا ہی اور آپنے عثمان کو اُسوقت وہ قصہ یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمانؓ سے کعبے کے کھولنے کو کہا تھا اونسے نمانا تھا آپ نے فرمایا کہ ایکدن یہ کنجی میری ہاتھ مین ہوگی جسے چاہونگا دونگا عثمان نے کہا کہ اوسدن قریش بہت ذلیل ہوجاوینگے جو ایسی بات ہوگی آپ نے فرمایا نہین بلکہ قریش کو اُسدن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا

فصل چوبیسوین غزوہ حنین کے بیان مین

بعد فتح مکہ کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہی نواح طائف مین آپ بانکر کفار بقصد جنگ جمع ہوکے نکلے تھے لشکر لے گئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایون مین تھی جب کفار مجتمع ہوکے سب مواشی وسامان لیکے نکلے تھے کسینے یہ بات حضرت ﷺ مین عرض کی تھی آپنے فرمایا غنیمت ہوگی مسلمانون کی انشاء اللہ تعالیٰ سو ویسا ہی ہوا سردار کفار کا عوف بن مالک تھا اول جنگ مین مقابلہ ہوتی ہی مسلمان تنگ جگہ مین تھے اور قبیلۂ ہوازن کے کفار مقابلین تھے بیطرح تیر برسائے اکثر لوگون کے پانون اوکھڑ گئے آپ بغلۂ شہبا یعنی دلدل پر سوار تھے اُسی آپ نے آگے بڑھایا اور آپ بطور رجز کے یہ فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ مین نبی ہون

بیشک مین بیٹا عبد المطلب کا ہون اور ابو سفیان بن حارث ابن عم آپکے ساتھ تھے وہ
خچلے کی باگ تھامے تھے کہ یکبارگی بڑھہ نجاوے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی
وہان تھے اُنسے آپنے ارشاد کیا کہ صحابہ کو پکارو اونھون نے مہاجرین انصار اصحاب سمرہ
کر کے پکارا چونکہ بیعت رضوان درخت سمرہ کے تلے ہوئی تھی لہذا اصحاب بیعت رضوان والے
اصحاب سمرہ کہلاتے ہین سب لوگ اونکی آواز پر پھرے اور حملہ سخت کیا کافرون نے شکست
پائی اور فتح عظیم مسلمانونکی ہوئی خداتعالی نے فرشتے بھی مسلمانونکی مدد کو بھیجے تھے اور آپنے اس غزوہ
مین بھی ایک مٹھی خاک و کنکریون کی لیکے کافرون کے لشکر کی طرف پھینک ماری تھی اور فرمایا تھا
شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی بُری ہوئے یہ منھہ اُس خاک کے پہونچتے ہی کافرون نے صورت شکست نمود اِس
ہوئی ف بعضے مسلمانون کے دل مین یہ خیال آیا تھا کہ ہمیشہ ہماری جماعت قلیل ہوتی تھی
اور کفار کی جماعت کثیرہ پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت کثیر اور کفار قلیل ہین اور فی الحقیقت
کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے یہ بات خداتعالی کو ناپسند ہوئی اور ابتدا مین جو پانون اُکھڑ گئے تھے
اوسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالی نے مدد کی قرآن مجید مین آیۂ وَیَوْمَ حُنَیْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْکُمْ کَثْرَتُکُمْ
مین ذکر اِسی قصے کا ہے غنیمت بیشمار از قبیل مواشی وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھہ آئی بھیڑ
بکری دُنبے سے ایک پہاڑ سارا بھر گیا تھا وہ سب آپنے صفوان بن اُمیہ کو عنایت فرمایا
کہ سبب اُسکے اسلام کا ہوا چنانچہ اوپر ذکر ہوا **احال** غزوہ اوطاس بھی وہین
واقع ہوا کفار حنین سے بھاگ کر مجتمع ہوے تھے جملہ لشکر ظفر پیکر سے اونھون نے شکست پائی
پھر آپ نے قلعۂ طائف کا محاصرہ کیا اوسمین عوف بن مالک ساتھ مشرکان ہوازن و ثقیف کے تھا
اور پہلے سے ایک برس کا سامان اُس قلعے مین کھر لیا تھا پندرہ روز محاصرہ کے
رہے تھے پھر آپ نے خواب مین دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا آپکے سامنے ہے ایک

ذکر غزوہ اوطاس

مرغ نے آکے جو بچ اوسمین مارا اور دودھ گرا دیا آپنے حضرت ابوبکر صدیق سے بیان کیا
اونھون نے اوسکی تعبیر مین یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہوگا آپنے فرمایا درست ہے اور آپ اُس قلعہ
پرسے اُٹھ آئے بعد ازین وہ قلعہ خود بخود فتح ہوگیا اور عوف بن مالک آکے مسلمان ہوگیا اور سارے
ہوازن مسلمان ہوگئے اور عوف کو آپنے امیر کیا اُسنے مقابلہ کرکے ثقیف کو بھی مسلمان کیا حال غنائم
حنین وغیرہ سے آپنے نو مسلمانان قریش کو بہت کچھ دیا بعضے نوجوانان انصار کہ حقیقت امرکو
نہین سمجھتے تھے اس باب مین گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملتی ہین اور ابتک ہماری
تلوارین قریش کے خون سے ٹپکتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی آپنے سب
انصار کو ایک خیمہ مین جمع کیا اور اونسے کہا تمھاری یہ باتین مجھے پہونچی ہین اُنھون نے
عرض کیا کہ ہم مین سمجھ والون نے تو ایسی بات نہین کہی نوجوان نو عمرون نے البتہ کچھ کچھ کہا ہے
آپنے اپنے احسانات اونپر شمار کیے کہ مین نے تمھین ہدایت کی اور شرک سے نکال کر طریق حق
پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمھین عزت دی اس جنس کے امورات آپ نے شمار کیے
انصار نے عرض کیا کہ بجا ہے آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات بیان کرو اونھون نے کہا کہ ہم
کیا عرض کرین آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ ہمنے تمھین اپنے گھر مین جگہ دی اور تمھاری مدد کی
اور اس جنس کی باتین ارشاد کین پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نئے مسلمان ہوئے ہین
مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کی جاوے اور صدمہ انھین بہت پہونچے تھے اسلیے مین نے انکو
اموال دیے اور تم راضی نہین ہو اس بات سے کہ لوگ اپنے گھر اموال لیکر جاوین اور تم رسول اللہ صلعم کو
لیکر اپنے گھر جاؤ سب انصار نے عرض کیا کہ ہم راضی ہین بعد ازین آپنے عزیمت مدینے کی فرمائی

فصل پچیسوین وفود کے بیان مین

عظمت خانہ کعبہ کی عرب کے دل مین بہت تھی اور تھوڑے دن قصہ اصحاب فیل کو

گذرے تھے لہذا عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ اہل باطل کبھی پر غالب آوینگے بعد فتح مکہ کے سب عرب کو اعتقاد حقیت اسلام کا ہوا اور فوج فوج اہل عرب اسلام مین داخل ہوے اور قریات اور قبائل کے لوگ مسلمان ہوگئے کچھ آدمی حضور اقدس مین واسطے سیکھنے شرائع اسلام کے بھیجدیتے وہ لوگ جو حضور مین حاضر ہوتے تھے وفد کہلاتے تھے وفود وفد کی جمع ہی جس سال مین وفد بکثرت آئے یعنے ۹ھ وہ عام الوفود کہلاتا ہی آپ وفود کی بہت خاطرداری کرتے اور بہ توقیر و تواضع ٹھہراتے اور جائزہ یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے حال مسیلمہ کذاب جسنے جھوٹا دعوی پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ وفد بنی حنیفہ کے مدینے مین آیا تھا اُسکے ساتھی مسلمان ہوگئے اوسنے جہان ٹھہرا تھا وہین سے آپکو کہلا بھیجا کہ بعد اپنے مجھے خلیفہ کردین وہان آپ گئے آپکے ہاتھ مین ایک شاخ درخت خرما کی تھی آپ نے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی نہ دونگا اور جو خدا تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کیا ہی وہ ٹلیگا نہین اور تو میرے بعد رہیگا تو خدا تعالیٰ تجھے ہلاک کریگا اور ایک شخص تھا اسود عنسی اُسنے یمن مین دعوی پیغمبری کا کیا تھا آپنے خواب مین دیکھا کہ کنگن سونے کے آپکے دونون ہاتھون مین پڑے ہین اور آپکو گران معلوم ہوئے اور آپکو الہام ہوا کہ اُنپر پھونک مارو آپنے پھونک ماری وہ دونون اُڑکے جاتے رہے آپنے صحابہ سے خواب بیان فرماکے تعبیر یہ فرمائی کہ دونون کنگن سے مراد یہ دونون کذاب ہین یمامے والا یعنی مسیلمہ اور یمن والا یعنی اسود ان دونونکو خدا تعالیٰ ہلاک کریگا

ف وجہ اس تعبیر کی علمائے محققین نے یہ لکھی ہی کہ سونا صورت زینت دنیا کی ہی ان دونونکی غرض دعوی نبوت سے حصول دنیا تھی لہذا اس صورت مین نظر آئے اور آپکے تصرفات عامہ کو روکنا چاہتے تھے اور ہاتھ آلۂ تصرف ہی لہذا بشکل کنگن بھاری کہ ہاتھون مین معلوم ہوئے اور آپکی پیشین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپ کے سامنے ہی مارا گیا یمن کے بعض بلاد مین اوسنے دخل کرلیا تھا فیروز ایک صحابی تھے اونھون نے اوسکی زوجہ سے کہ مسلمان اور بنت عم فیروز کی تھی اور بجبر اسود کے پاس تھی

موافقت کرکے ایک دن اُسکے مکان کی پشت سے نقب لگا کے اُسے قتل کیا قتل کے وقت اُسنے بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرہ والون نے پوچھا کہ کیسی آواز ہے اوسکی زوجہ نے کہا کہ تمھارے پیغمبر پر وحی آئی ہے اوسکی آواز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی روز مدینے مین اسود کے قتل کی خبر دی اور مسیلمہ بہت قوت پائی لاکھ آدمی بلکہ زیادہ اوسکے ساتھ ہو گئے حضرت ابوبکر صدیق رض کے عہد مین لشکر خالد بن ولید سے بدست وحشی قتل ہوا

فصل چھبیسوین غزوۂ تبوک کی بیان مین

ذکر غزوہ تبوک ۹ھ

منجملہ غزوات مشہورہ غزوۂ تبوک[۱] ہے ایک جگہ کا نام ہے اطراف شام مین لشکر ہمایون وہان جا کے ٹھہرا تھا لہٰذا یہ غزوہ تبوک کہلاتا ہے اور غزوۂ عسرہ بھی کہتے ہین اسلیے کہ تکلیف کے دنون مین تیاری اس جہاد کی ہوئی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو خبر پہونچی کہ ہرقل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہے آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود آپ لشکر لیجاوین قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوے تیس ہزار آدمی اس غزوے مین ہمراہ حضور معلی تھے اور آپ کی عادت تھی کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوے مین باین جہت کہ سفر دور دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوجاوین اچھی طرح سامان کرلین صاف حال عزم فرما دیا تھا اور لوگون کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوے کا ہر شخص بقدر استطاعت حضور مین جمع کرے اور فرمایا جو اس لشکر کا سامان کردے اُسکے لیے جنت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے مین بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جناب اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت راضی ہوے کہتے ہین کہ تیس ہزار آدمی لشکر مین تھے اُن مین سے بیس ہزار آدمی کا سامان حضرت عثمان رض نے کردیا تھا آپنے فرمایا کہ مین عثمان سے راضی ہون یا اللہ تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان رض کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نہ کریگا حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ ہمیشہ ابوبکر رض مجھپر امور خیر مین غالب ہوا کرتے تھے زمانۂ تجہیز غزوۂ تبوک مین مجھے دسترس

[۱] تبوک بفتح تائے فوقانیہ و ضم بائے موحدہ ۱۲ منہ رح
[۲] عسرہ بضم عین مہملہ و سکون سین مہملہ و را ۱۲ منہ
[illegible]

خوب تھی مین یہ سمجھا کہ اس مرتبہ مین غالب ہونگا اپنے سب مال مین سے آدھا حضور اقدس مین لیگیا آپنے
پوچھا کہ عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑا مینے کہا اتنا ہی پھر ابوبکر صدیقؓ سب مال اپنا لائے آپنے پوچھا کہ
لڑکے بالون کے لیے کیا رکھا ہے اونھون نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول آپنے فرمایا مَا بَيْنَكُمَا مَا بَيْنَ
كَلِمَتَيْكُمَا یعنے فرق تم دونون کے درجون مین ایسا ہی جیسا تم دونون کے کلمون مین یعنی ابوبکر صدیق نے عیال
کے لیے خدا اور رسول کو بتایا اور عمرؓ نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونون باتون مین بڑا فرق ہے حضرت عمرؓ کہتے ہین
کہ مینے ابوبکر سے کہا کہ مین کبھی تم پر غالب ہونگا **حال** حضرت علیؓ کو آپنے مدینے مین ٹھہرنے کو فرمایا انھون نے
عرض کیا کہ آپ مجھے عورتون اور لڑکون مین چھوڑے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ تم راضی نہین ہو کہ تم میرے لیے ہو
مانند ہارون کے موسیٰ سے مگر پیغمبری بعد میرے نہین ہے یعنی جیسے کوہ طور پر جاتے وقت حضرت موسیٰؑ نے
حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر نائب کیا تھا ایسے ہی مین اس سفر مین تمھین نائب کیے جاتا ہون **حال**
آپ مع لشکر عظیم کہ تیس ہزار آدمی تھے موضع تبوک مین پہونچ کے متوقف ہوے اور ہرقل نے مارے ڈر کے کہ
آپ کو پیغمبر برحق سمجھتا تھا ادھر رخ نہ کیا آپنے اطراف و جوانب مین لشکر بھیجے حضرت خالد بن الولید کو
مع چار سو تیس سوارون کے اوپر اکیدر حاکم دومۃ الجندل کے بھیجا اور فرمایا کہ تم اُسے نیل گاے کے
شکار مین پکڑ لوگے سو ایسا ہی ہوا کہ جس وقت حضرت خالد بن الولید اسکے قلعے کے تلے پہونچے وہ قلعے پر
اُترا سبب یہ ہوا کہ وہ قلعے کے اوپر تھا چاندنی رات تھی یکبارگی ایک نیل گاے نے دیوار قلعے سے بدن اپنا رگڑنا
شروع کیا اکیدر کو نیل گاے کے شکار کا بہت شوق تھا بقصد شکار نیل گاے کے اُترا بھائی اسکا بھی ساتھ تھا
وہ مارا گیا اور اکیدر گرفتار ہو گیا خالد رضی اللہ عنہ اُسے حضور اقدس مین لائے آپنے اُسے چھوڑ دیا
اور کچھ نذرانہ اُسنے مقرر کر دیا اور بعضون نے لکھا ہے کہ پھر اکیدر مسلمان ہو گیا **حال** ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہ پیچھے لشکر سے رہگئے تھے اونٹ اونکا تھک گیا تھا پیادہ پا اسباب ضروری کندھے پر
لادکے روانہ ہوے دوسرے تبوک مین ایک شخص پیادہ پا آتا نظر پڑا جب پاس آیا معلوم ہوا کہ ابوذر ہین

۵۴ غفار بکسر غین معجمہ و فتح فا و را ی مہملہ در آخر نام ایک قبیلہ کا ہے ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

آپ نے جب وہ حاضر ہوے مرحبا کہا اور فرمایا خدا رحمت کرے ابوذر کو اکیلا چلا آتا ہے اور اکیلا ہی زندگی کریگا اور اکیلا ہی مریگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ عہد عثمان رضی اللہ عنہ مین ابوذر رضی اللہ عنہ گانون ربذہ[1] مین الگ ہوکے جا رہے تھے اور تنہا مرے اور کوفے سے ایک جماعت مسلمین اتفاقاً وہان آگئی اُنھون نے انکی تجہیز و تکفین کی حال تبوک مین آپنے دو دن اقامت فرمائی پھر صحابہ سے استشارہ فرمایا حضرت عمر رضہ کی یہ صلاح ہوئی کہ آپکا رعب و دبدبہ ہرقل پہ ہوگیا اور وہ لڑنے کو مارے ڈر کے نہ آیا اب فی الحال دربڑھنے کی ضرورت نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی یہی رائے ہوئی اور مدینے کو معاودت فرمائی حال ابوعامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج مین سے تھا اوسنے پچھلی کتابین پڑھی تھین اور نصرانی ہوگیا تھا پہلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اہل مدینہ سے بیان کرتا تھا جب آپ مدینہ مین پہونچے بسبب حسد اور اغواے شیطان کے مسلمان نہ ہوا اور عداوت مین آپکی سرگرم رہا بعد غزوۂ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے ساتھ ہوکے جنگ احد مین آیا اور سب سے پہلے تیر مسلمانون پر اوسی نے چلایا پھر روم کو چلا گیا اسلیے کہ لشکر بادشاہ روم کا آپ پر چڑھا لاوے یہ صورت نہ بندھی اوسنے مدینے مین پھر آنا چاہا اور منافقان مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بنا دین مین اوسمین بیٹھ کے تعلیم و تلقین کرونگا اور مشورت کے لیے جگہہ ہوگی قبل تشریف لیجانے آپکے منافقین متصل مسجد قبا[2] کی وہ مسجد بنوا چکے تھے حضور اقدس مین آکے مستدعی ہوئے کہ آپ اوسمین چلکے نماز پڑھین آپنے فرمایا کہ اب مین جہاد کو جاتا ہون ہان لوٹے پھر کے دیکھا جائیگا جب دشمنون نے خبر معاودت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنی کچھ لوگ اُنمین سے پہونچے اور عرض کیا کہ ہمنے جو مسجد بنائی ہے آپ پہلے وہان چلکے نماز پڑھین تاکہ برکت ہو غرض یہ تھی کہ اس بہانے سے اُس مسجد کی رونق ہو جاے واللہ جل جلالہ نے آیۂ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا نازل فرمائی اور اونکے مکر سے مطلع کیا مطابق اسکے آپنے اُس مسجد کو کھدوا ڈالا

[1] ربذہ بفتحات رای معجمہ و بای موحدہ و ذال معجمہ نام ایک جگہہ کا قریب مدینے کے جہان حضرت ابوذر مدفون ہین کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

[2] قبا بضم قاف و فتح بای موحدہ بمد و ہم بقصر نام ایک جگہہ کا ہے قریب مدینے کے کذا فی القاموس ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

معجزہ ۵۵

حال مسجد ضرار

جلا دیا اور اللہ جل جلالہ نے مسجد قبا کی اور اسکی نمازیوں کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اُسمین
ایسے لوگ ہین کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہین اور خدا تعالی پاکیزہ رہنے والونکو دوست رکھتا ہی
حال تین شخص اصحاب مخلصین مین سے بھی رہگئے تھے حضرت کعب بن مالک یہ بدری نہ تھے مگر
بیعت عقبہ مین جو انصار نے پہلے ہجرت سے مکے مین ایام حج مین کی تھی اور سبب ہجرت
مدینے کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اس بیعت کی بھی بڑی فضیلتین ہین حتی کہ
صحیح بخاری مین حضرت کعب سے روایت ہی کہ اگرچہ فضیلت بدر کی بہت مشہور ہی لیکن بیعت
عقبہ مین حاضری میری ایسی ہی کہ باوصف اوسکے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہین ہوا تو مجھے کچھ رنج نہین
اور دو صحابی بدری تھے ایک کا نام ہلال بن امیہ تھا اور ایک کا مرارہ بن الربیع ان تینون شخصون نے
بوقت معاودت آپ کے صاف صاف کہدیا کہ ہمین کچھ عذر نہ تھا ویسی ہی بسبب شامت نفس رہگئے حدیث
کعب بن مالک مین کہ صحیح بخاری مین ہی یہ قصہ مفصل مذکور ہی بقول حاجی رفیع الدین خانصاحب مرادآبادی مؤلف
سلوک کتیب بذکر الحبیب کے وہ قصہ مذاق ایمان مین مزہ دار ہی لہذا مطابق حدیث مذکور کے جیساکہ
یاد ہی لکھا جاتا ہی حضرت کعب بن مالک کہتے ہین کہ جن دنون آپ غزوۂ تبوک کو تشریف لیجاتے تھے
مین صحیح وسالم تھا اور فراغت مالی بھی خوب رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی صاف
سُنا دیا تھا کہ تبوک کی طرف قصد ہی مگر مین یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے چلدونگا اور سامان
چلنے کا نہ ہوا یہانتک کہ آپ روانہ ہوگئے ہر روز مُجھے خیال یہی ہوتا تھا کہ اب چلکر مل جاونگا یہانتک کہ
لشکر دور نکل گیا تو سوا ضعفا کے یا ایسے اشخاص کے جو متہم بنفاق تھے اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت
سخت گھبرائی آپنے لشکر مین ایک دن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ اپنے کپڑونکی خوبداری
دیکھنے مین رہگیا اور معاذ بن جبل نے کہا کہ وہ ایسا نہین ہی اور میری نسبت جمیل کہی ایکدن مین گھر مین
آیا میری بیبیون نے انگور کی ٹٹیون مین چھڑکاؤ کر کے میرے لیے دوپہر کے سونے کی جگہ تیار کی تھی

یعنی خاص اصحاب مخلصین ۱۲ منہ

بدر

یعنی اس بیعت مین حاضر ہونے کی فضیلت ... شرح صحیح البخاری ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی علیہ

معاذ بضم میم و عین مہملہ و ذال معجمہ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالی علیہ

مین نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گرمی اور لو مین ہین اور مین ایسی جگہہ سوؤن
مین وہان نہ سویا اور بڑی مشکل سے دن کٹتے تھے جب خبر آپکی معاودت کی سُنی مین زیادہ گھبرایا
حیران تھا کہ کیسے مُنھ دکھاؤنگا یہانتک کہ آپ رونق افروز مدینہ کہ ہوے دل مین طرح طرح کے منصوبے
آئے آخر یہی ٹھانی کہ سوائے سچ کے نہ کہونگا حضور اقدس مین حاضر ہوا آپنے پوچھا مین نے صاف صاف عرض
کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجھے کچھ عذر نہ تھا نہ مین بیمار تھا نہ بیمقدور مگر رہگیا ساتھ حضور کے نہ گیا آپنے کہا تم
ٹھہرو جیسا کہ خدا تعالی تمھارے باب مین حکم فرماوے کیا جاویگا مین وہانسے رخصت ہو آیا اور منافقین نے
جھوٹے عذر و حیلے کیے اُنسے آپنے کچھ نہ کہا لوگون نے مجھے ملامت کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر
بنا کر کہدیتے آنحضرت صلعم تمھارا عذر سُن لیتے دیکھو جنھون نے عذر کیا سب کا عذر سُن لیا یہانتک
مجھے بہکایا کہ باعث ہوی اس بات کی کہ مین حضور اقدس مین حاضر ہوکے پہلی بات کو بدلون اور کوئی جھوٹا
عذر بیان کرون پھر مین نے پوچھا کہ اور کسی کا بھی میرا سا حال ہوا ہے ان دونون صحابیون بدریونکا
نام لوگون نے لیا مین نے کہا وہ دونون آدمی اچھے ہین مین بھی انھین کا ساتھی ہون جو ہونا ہو سو ہو مین
اب بات نہ بدلونگا آپ نے فرمایا کہ ان تینون آدمیون سے کوئی کلام نہ کرے سب نے بولنا ہم سے چھوڑ دیا
دونون ساتھی میرے تو گھر مین ٹھہر رہے نکلتے بیٹھتے نہ تھے مین جوان آدمی تھا مکان سے نکلتا
اور مسجد شریف مین جا کے آپکے ساتھ نماز پڑھتا اور سلام کرتا آپ جواب سلام کا تو نہین دیتے تھے
معلوم نہین آہستہ بھی جواب دیتے تھے یا نہین مین لبہا مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا کہ آپ نے
ہلائے یا نہین اور مین نماز آپ کے متصل پڑھتا اور چھپی نگاہ سے آپکی طرف دیکھتا سو جب مین
نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپ کی طرف دیکھتا آپ
مُنھ پھیر لیتے ایک دن مین بازار مین چلا جاتا تھا بادشاہ غسان کا بھیجا آدمی مجھے
تلاش کرتا تھا لوگون نے مجھے نشان دیا اوسنے آکے اوس بادشاہ کا خط مجھے دیا

اُنھین لکھا تھا کہ مین نے سنا ہی کہ تمھارے صاحب نے تمھین علیحدہ کردیا ہی اور تمسے ناخوش ہین تم تو
ایسے آدمی نہین ہو کہ کوئی تمسے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمھاری بہت خاطر کرین
اور تمھین بہت خوش رکھین خط پڑھ کے مجھے بہت رنج ہوا اور مین نے کہا الٰہی میری یہانتک
نوبت پہونچی کہ کافر مجھے بلاتا ہی اور میرے ایمان مین طمع رکھتا ہی اور مینے تنور مین اُس خط کو
ڈالدیا اور کچھ جواب خط کا نہ لکھا سبحان اللہ کیا ایمان کامل صحابہ رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت رنج
و تکلیف مین بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کعب کہتے ہین کہ پھر آپکا حکم پہونچا کہ ہم
تینون آدمیون مین سی زوجہ کسی کے پاس نہ رہی مین نے یہ سُنکے کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیدون
بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہی طلاق کا حکم نہین مینے اپنی زوجہ کو اوسکے گھر رخصت کردیا
میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے اونکی زوجہ نے پیرانہ سالی اور تکلیف کا بسبب نہونے
کسی ایسے شخص کے جو کام کرسکے عذر پیش کرکے اجازت اس بات کی لی لی کہ اونکی زوجہ اونکے ساتھ رہی
مگر مباشرت نہ کرین مجھسے لوگون نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کرکے اپنی زوجہ کی اجازت لو مینے کہا
مین جوان ہون مین عذر پیش نکرونگا پچاس دن ویسی ہی حالت مین گذری اور حقیقت مین جیسا
خداتعالیٰ نے فرمایا ہی ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ تنگ ہوگئی زمین وسیع با ہمہ فراخیہا ویسا ہی
ہمارا حال تھا کہ یکبارگی صبح کے وقت ایک پہاڑی سی پکار کر ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمھین کعب بن مالک
تمھاری توبہ قبول ہوئی مین نے اُسیوقت سجدۂ شکر کیا اور حضور اقدس مین جاکے حاضر ہوا مجلس مین
مہاجرین مین سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اُٹھکر میری تہنیت کی اور مجھسے مصافحہ کیا یہ احسان
طلحہ کا مین کبھی نہین بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے دیکھا چہرۂ مبارک خوشی
سے درخشان تھا جیسے چاند کا ٹکڑا اور آپنے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت
بہتر ہے اُن سب دنون مین جب سے تیری ماں تجھے جنی ہی مین نے کہا کہ اس خوشی کی شکرانے مین

جی مین آتا ہی کہ سارا مال اپنا خیرات کردون آپنے سارے مال کی دیدالنے سے منع کیا اور فرمایا کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور منافقین حیلہ بنانے والون کو خدا تعالی نے فضیحت کیا سورۂ برأت مین اونکی مذمت اور جہنمی ہونے کی آیتین بھیجین جو ہمارے لیے بعد فکر قبول توبہ کے فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو تم ساتھ سچون کے ہم کو صادقین فرمایا حضرت کعب کہتے ہین کہ تب سے خوبی سچ کی اور بھی میرے دل مین راسخ ہوگئی اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہتا ہی کہ سچ نے مجھے بچایا اور جھوٹ فضیحت ہوکے جہنمی ٹھہرے

فصل ستائیسوین فرضیت حج اور امیر الحاج ہونے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان مین

نوین سال ہجرت سے حج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب شغل تعلیم ہدایت وفود کے اور امور غزوات کے تشریف نہ لیجا سکے حضرت ابوبکر صدیق رض کو آپنے امیر الحاج مقرر کرکے مکے کو روانہ کیا کہ لوگونکو حج موافق شرائع اسلام کے کراوین اور سورۂ برأت واسطے سنانے احکام نقض عہد کے اونکے ساتھ کردی جب وہ روانہ ہوے تب آپنے فرمایا کہ معاملہ نقض عہد کا اظہار زبانی کسی شخص کے اہلبیت سے چاہیے کہ عرب کے لوگ ایسے امور مین اقارب کی بات قبول کرتے ہین تب آپنے حضرت علی کو اپنی ناقہ عضبا[1] پر سوار کرکے پیچھے ابوبکر صدیق رض کے روانہ کیا کہ سورۂ برأت موسم حج مین تم جاکے سناؤ ابوبکر صدیق رض نے آواز ناقے کی سنکے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ٹھہرکے دیکھا تو حضرت علی رض ہین پوچھا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ یعنی امیر ہوکے آئے ہو یا تابع ہوکے حضرت علی رض نے کہا مامور یعنی تابع ہوکے اور بیان کیا کہ صرف سورۂ برأت سنانے کو آیا ہون بعد ازین حضرت ابوبکر صدیق رض نے حج لوگون سے کرایا اور خطبہای موسم حج پڑھے اور حضرت علی رض نے سورۂ برأت کو سنایا اور مضمون اوسکا باواز بلند پکارا اور ندا کرائی حضرت ابوبکر رض نے اونکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کردیے باری باری سے پکارتے منادی مین یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نکرے اور

[1] عضبا بفتح عین مہملہ و سکون ضاد معجمہ و بای موحدہ و الف ممدودہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کا لقب ہی اور معنی عضبا کے ہین کان چرے ہوے اور ناقہ مذکورہ

طواف خانہ کعبہ کو ئی ننگا نہ کرے اور جنت مین سوا مسلمان کے کوئی نہ جائیگا اور کافرون مین جسنے عہد میعادی باندھا ہے وہ میعاد پوری کرلے اور جسکا عہد بے میعاد ہے یا مطلق عہد نہین اُسے چار مہینے کی امان ہے بعد ازین اگر مسلمان نہ ہوگا قتل ہوگا

فصل اٹھائیسوین مباہلے کے بیان مین

سنہ ۱۰ عرب مین نصاریٰ کا ایک قبیلہ تھا بنی نجران انکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی اونھون نے چودہ آدمی اپنی قوم مین سے منتخب کرکے حضور اقدس مین بھیجے پہلے دن لباس ریشمی اور انگوٹھیان سونے کی پہنکے حضور اقدس مین حاضر ہوے آپ نے انکے سلام کا اور کسی کے کلام کا کچھ جواب نہ دیا وہ حیران ہو دوسرے دن بمشورہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کے کہ اُنسے پہلے ملاقات رکھتے تھے حسب رائے حضرت علی کے اُسوقت ان دونون صاحبون کے پاس تھی کپڑے ریشمی اور انگوٹھی سونے کی اُتار کے رہبان کے سے کپڑے سادے بے تکلف پہنکے گئے آپنے اونکے سلام کا جواب دیا اور اونسے کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی اُنھون نے قبول نہ کیا اور بہت مباحثہ بیجا کیا اور حضرت عیسیٰ کا حال پوچھا آپنے فرمایا کہ ٹھہرو اس شہر مین تمھین جواب ملیگا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتین نازل فرمائین اِنَّ مَثَلَ عِیسٰے عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَہٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُن فَیَکُونُ ۝ اَلحَقُّ مِن رَّبِّکَ فَلَا تَکُن مِّنَ المُمتَرِینَ ۝ فَمَن حَآجَّکَ فِیہِ مِن بَعدِ مَا جَآءَکَ مِنَ العِلمِ فَقُل تَعَالَوا نَدعُ اَبنَآءَنَا وَاَبنَآءَکُم وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُم وَاَنفُسَنَا وَاَنفُسَکُم ثُمَّ نَبتَہِل فَنَجعَل لَّعنَتَ اللّٰہِ عَلَی الکٰذِبِینَ ۝ حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے مثل آدم کے ہے پیدا کیا اسے اللہ نے مٹی سے اور کہا ہو وہ ہوگیا حق تیرے رب کی طرف سے ہے اوسمین کچھ شک مت کر پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس بات مین تو کہہ کہ آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتین اور تم اپنی عورتین اور خود ہم بھی آوین اور تم بھی خود آؤ پس کرین لعنت اللہ کی جھوٹون پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

آیتین سُنا دین اُنھون نے مضمون آیت کا اقرار نہ کیا اور مباہلے کے باب مین کہا کہ کل ہم آکر اس
باب مین کہینگے اپنے مکان پر جا کے اُنھون نے عاقب سے کہ اُنکا سردار تھا پوچھا اُسنے کہا کہ اے گروہ نصاریٰ
تم خوب جانتے ہو کہ محمد صلعم پیغمبر برحق ہین اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہے بیشک تباہ ہو جاتا ہے مباہلہ مت کرو
مباہلہ اسے کہتے ہین کہ دو شخص جو آپس مین نزاع رکھتے ہون یکجا ہو کر بمبالغہ تمام اللہ کی جناب
مین دعا کرین کہ جو باطل پر ہو اُسپر خدا تعالیٰ کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالیٰ اُسے تباہ کر دے
اور زیادہ مبالغے کی صورت مباہلہ مین یہ ہے کہ طرفین اپنے والدکو اور عورتونکو محل مباہلہ مین حاضر کرین خدا تعالیٰ نے
ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دوسرے دن نصاریٰ حضور مین آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع
حضرت علیؓ وجناب حسنین وحضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف لائے اور اونسے فرمایا کہ تم
میری دعا کے ساتھ آمین کہو نصاریٰ پنجتن پاک کی صورت دیکھ کے گھبرائے اور ابو الحارث بن علقمہ نے
کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہین کہ اگر خدا تعالیٰ سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگین تو پہاڑ ٹل جاوے
ہرگز انسے مباہلہ نہ کرو اور مباہلہ نہ کیا اور اطاعت اختیار کی اور ہزار حلّے ہر سال بطور پیشکش کے نذر قبول
کرکے رخصت ہوے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہو جاتے اور
یہ جنگل اُن سب پر آگ برساتا اور ایک سال مین یہ روے زمین پر نام ونشان نصاریٰ کا نہ رہتا سب تباہ ہو جاتے

فصل اُنتیسوین حجۃ الوداع کے بیان مین

دسوین سال ہجرت سے جناب رسول اللہ خود حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپنے ایسی باتین فرمائین
جیسے کوئی وداع کرتا ہے یعنی لوگون کو رخصت کرتا ہے لہذا حجۃ الوداع کہلایا تمام کل عرب کو خبر ہوئی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیے جاتے ہین ہر طرف سے لوگون نے حج کے لیے رخ کیا
لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہو گئے تھے آپنے حج ادا فرمایا اور خطبون مین احکام حج کا اور بھی مواعظ ونصائح مفیدہ
ارشاد فرمائے اور یہ بھی بعضے خطبون مین ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ مین مین تم مین نہ رہون مسلمانون کے

حفظ جان و مال اور ممانعت خونریزی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ موافق بیجور یکا حق بجا لاو اور
عورتون کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدا تعالی سے اونکے معاملے مین ڈرو یعنی بیجا تکلیف
ورنج مت دو اور مردونکے لیے عورتون پر تاکید کی کہ اطاعت کرین اور مردبیگانہ کو گھر آنی نہ دیوین
کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کتاب اللہ کے احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے
گمراہ نہ ہو گے بعد تمام کرنے خطبے کے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن خدا تعالی تمسے میرا حال پوچھیگا کہ
کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپنے احکام الٰہی بخوبی
پہونچائے اور نصیحت امت کی بواجبی کی آپنے آسمان کی طرف کلمے کی اونگلی اوٹھا کے تین بار فرمایا
اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزین سینونکو پاک صاف
رکھتی ہین ایک خلاص عمل مین یعنی عبادت الٰہی محض خالص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے
بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک ہونا تیسرے بھائی مسلمانونکی خیرخواہی
آپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہین غائبون کو یہ سب باتین پہونچادین

بیان احرام حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حال حضرت علیؓ یمن مین تھے
وہ وہانسے بقصد حج روانہ ہوے اور انھون نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلعم نے
احرام باندھا ہے ویسا مین بھی احرام باندھتا ہون اسمین اختلاف ہے کہ جناب رسول اللہ صلعم نے احرام

بیان افراد و قران و تمتع کا

افراد کا کیا تھا یا قران کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہین کہ فقط حج یا عمرے کیلیے احرام کرے اور قران اسے
کہتے ہین کہ حج اور عمرے دونون کے لیے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہین کہ حج کے
مہینون مین پہلے عمرہ بجا لاوے بعد اسکے حج کرے احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہین کہ کپڑے بدلکے
بے سیے کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ نزدیک حج مین اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ نزدیک عمرے مین
اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ وَّعُمْرَۃٍ قران مین حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے احرام قران کا باندھا تھا اور اسی لیے قران امام ابو حنیفہ کے نزدیک افضل ہے نسبت

افراد اور تمتع کے امام نووی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر ان روایات کو ترجیح دی ہی کہ احرام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قران تھا **حال** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایام حج مین حیض آگیا وہ رونی تھین آپنے پوچھا اونھون نے بیان کیا آپنے کہا کہ حیض ایک امر ہی کہ خدا تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر مقدر کر دیا ہی کچھ حرج نہین سوائے طواف کے اور سب ارکان حج کے بجالاؤ بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کر لیجیو ویسا ہی کیا **حال** بروز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط آج کامل کیا مین نے تمھارے لیے دین تمھارا اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمھارے لئے دین اسلام کا مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی ایک یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم پر اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ روز نزول کو عید قرار دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مین خوب جانتا ہون جسدن یہ آیت نازل ہوئی عرفے کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنے مسلمانون کی بھی اسدن عید ہوتی ہی جمعہ کا دن ہی عید اور عرفہ بھی عید ہی **حال** بعد فراغت ادائے حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو روانہ ہوے راہ مین منزل غدیر خم مین خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہین بڑے تالاب کو اور خم اس غدیر کا نام تھا سبب اس خطبے کا یہ ہوا کہ یمن مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو لوگ تھے اُن مین سے کچھ آدمیون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بابت شکایت کی شکایت اُنکی بیجا تھی اور بسبب نا فہمی کے اونکے اور ہر مسلمان کو ضرور ہی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے لہذا آپ نے اس منزل مین خطبہ واسطے دفع شکایت اون لوگون کے اور واجب کرنے محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فرمایا پہلے آپنے سب لوگون سے کہا کہ کیا مین سب مسلمانون کے لیے واجب المحبۃ اونکی جانون سے زیادہ نہین ہون سبنے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت اپنی جانون سے زیادہ واجب ہی پھر آپنے فرمایا مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ مین جسکا مولیٰ ہون علی اوسکے مولیٰ ہین یعنی

جو مجھ سے محبت رکھے علیؓ سے بھی محبت رکھی یا اللہ دوست رکھ اُسی جو علیؓ سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اُس سے جو علیؓ سے دشمنی رکھے حضرت عمرؓ نے بعد سماعت اس خطبے کے حضرت علیؓ کو مبارکباد دی اور کہا آپ مولی ہر مومن و مومنہ کی ہو گئی بعد ازین آپ بطحا منازل مدینے مین پہونچکر کار ہدایت و ارشاد خلق و عبادت الٰہی مین مشغول ہوے لیکن اکثر قرب زمانۂ اجل اور کلمات وداع کی فرماتے

فصل تیسوین وفات شریف کی بیان مین

باریک بینان صحابہ نزول آیۂ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کو قرب مان قیامت نشان وفات سمجھ گئی تھے اسلیے کہ پیغمبرؐ کا دنیا مین رہنا واسطے اکمال دین کی ہی جب دین کامل ہو گیا تب پیغمبر کو لاحق ملا اعلیٰ ہونا چاہیے اور انھین دنون سورۂ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنی جب اللہ تعالیٰ کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہو گیا اور لوگ دین مین فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح و حمد و استغفار مین مشغول ہو اس سے بھی علما صحابہ قرب اجل سمجھ گئی بظاہر یہ آیتین خوشی کی تھین مگر اس جہت سے سبب رنج عظیم مومنین حال صحیح بخاری مین باب الخوخۃ والممر فی المسجد مین ہے کہ ایکبار آپ نے خطبے مین ارشاد فرمایا کہ ایک بندی کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہی دنیا کی ناز و نعمت جو چاہے اوسے ملے یا اوس چیز کو جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے اختیار کرے اُسنے دنیا کو اختیار نہ کیا جناب قدس الٰہی مین جو ہی یعنی آخرت کو اختیار کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سُنکے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے مان باپ فدا ہون راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ متحیر ہوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیون روتے ہین اور کیون مان باپ کو قربان کرتے ہین پھر معلوم ہوا کہ اُس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب مین زیادہ سمجھ والے تھے کہ آپکا مطلب سمجھ گئے اور آپ نے فرمایا کہ ای ابوبکر مت روؤ اور سب آدمیون مین سے مجھپر احسان

ابو بکرؓ کا مال دینے مین اور رفاقت کرنے مین زیادہ ہی اور اگر مین کسیکو خلیل یعنی دوست جانی
بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہین اور مسجد مین کسی کا دروازہ سوا ابو بکرؓ کے
نہ رہے **حال** مشکوٰۃ شریف مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت
فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین آپنے اُنکے کان مین کچھ باتین کین وہ خوب
روئین پھر آپنے اور باتین کان مین کہین وہ ہنسنے لگین مین نے بی بی فاطمہؓ سے حال سرگوشیونکا پوچھا
اونھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کرونگی بعد وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا اونھون نے کہا مضائقہ نہین اب
بتاتی ہون پہلی سرگوشی مین آپنے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جبرئیلؑ مجھسے رمضان مین ایکبار قرآن مجید کا
دور کیا کرتے تھے امسال دوبار دور کیا اس سے مین جانتا ہون کہ میری اجل قریب ہے سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو
مین اچھا بزرگ تمھارا تم سے پہلے جاتا ہون اوسپر مین روئی پھر آپنے میرے کان مین یہ بات کہی اہل بیت
مین سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی یعنی تمھاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی سب اہل بیت سے پہلے تب
مین خوش ہو کر ہنسی **ف** یہ پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہؓ کا سب سے پہلے
انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھ مہینے کے آپ سے جا ملین **حال** مشکوٰۃ شریف مین حضرت عائشہؓ سے معجزہ
روایت ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا سر دکھتا تھا مین نے کہا وا راساہ ہائے میرا
سر دکھتا ہی آپنے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہی اور جو میرے سامنے تمھاری وفات ہو تو مین اچھی طرح تمھاری تجہیز و تکفین
کرون نماز جنازے کی پڑھون مین نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہین کہ مین مرجاؤن اور آپ بیشک اور بی بی کو
لیکے اوسی دن میری جگہ سو رہینگے ازواج مطہرات براہ ظرافت ایسی باتین کہہ گذرا کرتی تھین محبت سے
اور مورد عتاب نہین ہوتی تھین آپنے تبسم فرمایا اور بھی مشکوٰۃ مین ہی کہ آپ نے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مین نے خیبر مین کھایا اوسکی تکلیف مین ہمیشہ پاتا ہون یہانتک

کہ اب میری رگ جان بسبب زہر کے کٹ گئی مراد اُس لقمہ سے لقمہ گوشت زہر آلود ہی کہ ایک یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت کو زہر آلود کرکے آپ کے کھانے کو بھیجا تھا اور آپ نے اُسمین سے ایک لقمہ مُنھ مین لے لیا تھا اور آپ کو درد سر اور بخار شدید عارض ہوا کر وہی مرض موت ہوا نکتہ اثر زہر سے مرض موت کا ہونا اسلیے ہوا کہ آپکی وفات بطور شہادت ہو ابوبکر صدیق رضی کی بھی موت اثر زہر سانپ سے جسنے غار مین کاٹا تھا ہوئی چنانچہ مشکوٰۃ شریف مین بروایت حضرت عمر رضی ہی ف بحسب ظاہر شاہ عبدالعزیز صاحب کی تقریر سر الشہادتین پر اعتراض ہوتا ہی اُنھون نے لکھا ہی کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہین ہوا اسلیے کہ اگر شہادت جہریہ حاصل ہوتی تو اسلام مین بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سریہ حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہوتی اسلیے کہ کمال شہادت یہ ہی کہ آدمی مسافرت مین قتل کیا جاوے اور اوسکے گھوڑے کی کونچین کاٹی جاوین اور اور مصیبت کی باتین لکھی ہین بعد ازین اونھون نے لکھا ہی کہ اللہ جل جلالہ نے ذات حسنین رضی اللہ عنہما کو بجای ذات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیکے کمال شہادتین کا بذریعہ اونکے آپ کو عنایت فرمایا انتہی سو اعتراض یہ وارد ہوتا ہی کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت سریہ کا آپکو بذات خود متحقق ہوتا ہی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علما نے تصریح کی ہی کہ آپکی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جواب شاہ عبدالعزیز صاحب کی طرف سے یہ ہو سکتا ہے کہ مقصود شاہ عبدالعزیز صاحب کا یہ ہی کہ شہادت سریہ علی وجہ الکمال آپکو بذریعہ امام حسن رضی کے حاصل ہوئی اسلیے کہ کمال شہادت یہ ہی کہ تاخیر نہو ولہذا ارتثاث یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونے کے تاخیر کرکے کچھ دوا غذا کھا کر زخمی مرے موجب نقصان شہادت کا شمار کیا جاتا ہی پس اصل شہادت تو آپکو حاصل ہوئی لیکن شہادت کاملہ جیسا کہ مقتضی آپ کے منصب عالی کا تھا بوساطت حضرت حسنین رضی کے حاصل ہوئی سریہ کاملہ بسبب حضرت امام حسن رضی کے کہ صدمۂ زہر سے بلا امتداد مدت شہید ہوے بخلاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی برس کے بعد آپنے وفات پائی اور جہر سے کا ملہ البسبب امام حسینؓ کے
پس آپکی شہادت شہادات جملہ انبیا وشہدا سے کامل تر ہوئی اور تقریر شاہ عبدالعزیز صاحب کی
صحیح ہے **حال** روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی ہوئی یہانتک کہ آپ مسجد مین امامت
کے لیے نہ جا سکے آپنے ارشاد کیا کہ ابوبکرؓ سے کہدو کہ امام ہون حضرت عائشہؓ کہتی ہین مین نے
یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہوگا پھر آپ کی وفات ہوگی تو لوگ اوسے منحوس سمجھینگے
اسلیے مین نے عرض کیا کہ ابوبکر صدیقؓ نرم دل ہین محراب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
خالی دیکھکر بیتاب ہوجائینگے اور مارے رقت کی نماز نہ پڑھا سکینگے آپ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ سے کہو
نماز پڑھاوین پھر مین نے حفصہؓ سے کہا کہ تم عمرؓ کے لیے اجازت لے لو اونھون نے اسبات کے لیے
عرض کیا آپ بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکرؓ کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز بیجا ہے
اور بعضی روایت مین ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پہونچانے موذن کے
کہ جماعت تیار ہے عبد اللہ بن زمعہؓ سے فرمایا کہ لوگون سے کہدو کہ نماز پڑھ لین عبد اللہ نے ابوبکر صدیقؓ
کو نپایا حضرت عمرؓ سے واسطے امامت کے کہدیا اونھون نے مسجد شریف مین نماز پڑھانی شروع کردی
آپ نے آواز حضرت عمرؓ کی سنی اور فرمایا کہ کیا یہ آواز عمرؓ کی نہین ہے لوگون نے عرض کیا کہ عمرؓ کی ہی
آواز ہے آپنے بتاکید فرمایا کہ سوا ابوبکرؓ کے اور کوئی امام نہو خدا کو اور مسلمانونکو سوا ابوبکرؓ کے اور کی امامت
منظور نہین **حال** ابوبکر صدیقؓ نماز پڑھانے کو کھڑے ہوے جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا جو اوس مقام پر نہ دیکھا شدت رنج سے بیتاب ہوگئے اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد
رونے لگے اور مسجد مین غل مچا علیت در نماز هم خرم ابروی تو چون یاد آمد حالتی رفت که محراب بفریاد آمد
سمع شریف تک وہ غل پہونچا آپنے پوچھا کہ کیا ہے حضرت فاطمہؓ نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف مین
تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور لوگون کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانون تمھین خدا کے

سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے رہو اور اب مین دنیا کو چھوڑتا ہون
اور ایام مرض مین کبھی غمگینان امت کو بان کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت
مین ہمیشہ نہین رہا اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ خوش قسمتی امت کی یہ ہے کہ اونکا پیغمبر اون کے
سامنے انتقال کر جاوے اور جس امت سے خدا تعالیٰ ناخوش ہوتا ہے اوسکے پیغمبر کو زندہ
رکھتا ہے اور اوسکے سامنے امت کو ہلاک کرکے اوسکی آنکھین ٹھنڈی کرتا ہے ف موافق
روایات کتب حدیث کے بعد ازانکہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز مین حسب الحکم امامت
شروع کی دو بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحالت نماز پڑھانے کے مسجد مین تشریف لے گئے
ایکبار آپنے ابو بکر صدیق رض کے پیچھے نماز پڑھی صف مین بیٹھ کے چنانچہ صحیح ابن حبان مین ہے
اور یہ آخر نماز آپ کی تھی اور ایک مرتبہ آپ کھڑے ہوتے ہی حضرت ابو بکر صدیق رض کے تشریف
لے گئے ابو بکر صدیق رض نے چاہا کہ پیچھے ہٹین آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہہ پر رہین اور آپ پاس
ابو بکر صدیق رض کے جا بیٹھے اور امام ہوے اور ابو بکر صدیق رض داہنی طرف آپکے کھڑے ہوے لوگ
ابو بکر صدیق رض کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے تھے اور ابو بکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز سے یعنی امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر صدیق رض بطور مکبر کے تھے کہ امام کے ارکان
سے لوگون کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت صحیحین مین ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی
صبح دو شنبے کو حجرے کے دروازے تک تشریف لائے اور پردہ اوٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی
اور لوگون کو نماز جماعت پر قائم دیکھکر خوش ہوئے ابو بکر صدیق رض نے اوسوقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپنے
اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہہ پر رہو اور آپ مسجد شریف مین تشریف نہین لائے ف حضرت ابن عباس رض سے
روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیون مین سے دو شخص کے پیچھے
نماز پڑھی ایک حضرت ابو بکر صدیق اور دوسرے عبد الرحمن بن عوف کے ایک سفر مین چنانچہ

ابوسلمہ ابن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے روایت کی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاء حاجت سے
تشریف لانے مین دیر ہوئی صحابہ نے عبدالرحمن بن عوف کو امام کرکے نماز شروع کردی ایک رکعت
پڑھ چکے تھے کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوف نے پیچھے ہٹنا چاہا آپ نے فرمایا کہ اپنی
جگہ پر رہو اور آپنے ایک رکعت اونکے پیچھے پڑھکر ایک رکعت باقی اوٹھکر پڑھ لی اور ایکبار حضرت
ابوبکرؓ کے پیچھے اور نماز پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلہ قبا مین واسطے رفع ایک
نزاع کے جو درمیان بنی عمرو بن عوف کے تھا تشریف لیگئے تھے آپ کو دیر ہوئی اصحاب نے حضرت ابوبکرؓ
کو امام کرکے نماز شروع کردی اتنے مین آپ تشریف لائے ابوبکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپنے اشارہ
کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور سب نماز ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی **حال** اسامہ بن زید کو آپنے واسطے
انتقام لینے خون زید بن حارثہ والد اونکے کے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپنے دست مبارک سے
لوا اونکے لیے باندھدی اور حکم فرمایا کہ شہر اُبنٰی کے حاکم پر لشکر لیجاوین اُس کافر سے جسکی لڑائی مین زید
ابن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوے تھے انتقام لو جس مین حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر مین تعینات فرمایا حضرت اسامہ کے امیر کرنے مین یہ تھا
کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکرکشی تھی اونکا جی خوش ہوا اور حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے
متعین کرنے مین یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب اصحاب کے دل مین جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر مین
دیکھکے اور اصحاب لشکر کو عار نہ ہو کہ کم عمر مولیٰ کے بیٹے کو ہمپر امیر کیون کیا بسبب بیماری آپکے
لشکر کی روانگی ملتوی رہی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس تعیناتی سے
علٰحدہ کرکے حضوری خدمت یعنی امامت مسجد شریف پر مامور کیا مخفیے کے دن دو روز وفات سے
پہلے آپ کو افاقہ ہو گیا تھا اسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپ سے رخصت ہوکے
لشکرگاہ مین جاکے باہر مدینے کے ٹھہرے یکشنبے کو مرض کی زیادتی کی یہ خبر سنکر اسامہ ٹھہر گئے

ابنی بفتح ہمزہ وسکون باء موحدہ وفتح نون [illegible]

دوشنبے کی صبح کو کہ آپ کو تخفیف ہو گئی اسامہ پھر آپ سے رخصت ہو کر لشکر کو گئے اور روانہ ہونے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزاع طاری ہوئی ام ایمن والدہ حضرت اسامہ رضہ نے یہ حال ونہین کہلا بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن الحصیب اسلمی نے کہ علم بردار اوس لشکر کے تھے علم کو لا کے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمر رضہ کو باجازت حضرت اسامہ رضہ کے واسطے مشورے امور خلافت کے رکھ لیا صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرض موت مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکر رضہ اور بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو مین ابوبکر رضہ کے لیے عہد خلافت کر دون کہین کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ مین خلافت کی لیے اولیٰ ہون پھر آپ نے کہا کچھ ضرورت نہین خدا تعالیٰ اور مومنین خود سوا ابوبکر صدیق رضہ کے اور کسی کو خلیفہ نہ کرینگے صحیح مسلم مین بتصریح یہ لفظ مذکور ہی کہ مین عہدنامہ خلافت ابوبکر رضہ کے لیے لکھدون چونکہ محدثین کا دستور ہی کہ جو لفظ مطلب مین صریح ہوتا ہی اور مفید تر ہی ذکر کرتے ہین اور جس کتاب کی لفظ کو ذکر کرتے ہین حدیث کی اوسی کی طرف نسبت کرتے ہین اگرچہ مضمون اوس حدیث کا اوس کتاب سے اعلیٰ رتبہ کتاب مین واقع ہو اسی سبب سے مشکوٰۃ شریف اور صواعق محرقہ مین کہ لفظ کتابت مذکور ہی حدیث کو صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے تحفۂ اثنا عشریہ مین بھی صرف اسی وجہ سے حدیث مسلم کی طرف نسبت کی ہی رامپور کے جو بعض علماء نے شاہ عبدالعزیز صاحب پر یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث بخاری مین بھی موجود ہی صرف مسلم کی طرف نسبت بیجا ہی سو یہ اعتراض بسبب ناواقفی کے قاعدۂ محدثین سے ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ پنجشنبے کے روز یعنی روز وفات سے چار دن پہلے آپ نے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ کہ

اراده فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے لکھنے عہد خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ایسی باتین لکھدون کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہو حاضرین نے سبب سمجھ نہین بیماری کا
آپ پر بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی بڑہ گئی تھی لہذا حاضرین مین اختلاف ہوا بعضون نے
کہا لے آؤ اور بعضون نے بنظر عدم تکلیف وہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہی اور کتاب اللہ ہمین کافی ہی
یعنی ایسے وقت تکلیف مین آپ کو محنت کرنا کچھ ضرور نہین بسبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی
اور بعضون نے کہا پھر پوچھ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپنے تنگ ہو کے فرمایا کہ میرے پاس سے
اٹھ جاؤ اور پھر آپنے قلم دوات لانے کو نہ فرمایا اور تین باتین متعلق تدبیرات ملکی فرماوین انمین سے
ایک یہ ہی اَجِیْزُوا الْوُفُوْدَ جائزہ و انعام دیتے رہو وفود کو یعنی اون لوگون کو جو قبائل عرب سے
واسطے ملاقات اور سیکھنے امور دین کے مدینے مین آتے ہین اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو
جزیرۂ عرب سے نکال دو اور تیسری بات راوی بھول گیا شاہ عبد العزیز صاحب نے لکھا ہی وہ حکم
سامان کر دینے اور روانہ کر دینے لشکر اسامہ رضہ کا تھا کہ آپنے مرض موت مین بھی حکم اوسکی روانگی کا
دیا تھا **ف** اس قصہ کو شیعہ قصۂ قرطاس کہتے ہین اور اس گمان سے کہ باب خلافت مین
لکھنا آپ کو منظور تھا حضرت عمر رضہ کے بول اوٹھنے سے وہ بات جاتی رہی اس قصّے کو عمدہ
مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہی اور بنظر واقع کے جس طرح قصہ ہی اوسمین کچھ طعن
نہین خلافت کے باب مین لکھنا منظور ہی نہ تھا پہلے ابوبکر صدیق رضہ کے لیے آپنے جو لکھنا چاہا تھا
اوسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیرات کے ارشاد کرنے تھے سو زبانی ارشاد کر دیے اور اگر لکھنے کی
ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نہ فرماتے فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہین سکتا بلکہ جب حضرت عمر رضہ
کی عرض کے موافق آپ لکھنے سے باز رہے معلوم ہوا کہ رائے حضرت عمر رضہ کی اس معاملے مین بھی مثل معاملہ حجاب
و اذان و دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تحفۂ اثنا عشریہ مین طعن و جواب طعن بتفصیل تمام مذکور ہی

فائدہ

حال ازواج مطہرات سے کسی نے کہاکہ آپکو مرض ذات الجنب ہو ذات الجنب ایک پسلی کی
بیماری ہوتی ہو سو بمشورہ حضرت ام سلمہ و اسماء بنت عمیس کے کہ حبشہ مین ذات الجنب کا علاج
لدود دیکھ آئی تھین آپ کے لیے لدود تجویز کیا لدود کہتے ہین دوا کو کہ بیمار کے منہ مین ایک ہی
جانب سے ڈالی جاوے سو آپ کے منہ مین ڈالی ہر چند آپ منع کرتے رہے اشارے سے کہ بسبب غلبہ
مرض کے آپ اوسوقت بول نہین سکتے تھے مگر نہ مانا اور وہ دوا دہان مبارک مین ڈالدی آپکے
منع کرنے کو وہ لوگ یہ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا بدمزہ دوا کھانے کو نہین چاہتا ہو اسیطرح آپ بھی
فرماتے ہین جب آپکو اس حال سے افاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنب تجویز کرکے دوا آپکے
منہ مین ڈالی تھی آپ نے فرمایا کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہو انبیا کو ایسی بیماری نہین
ہوسکتی پھر آپ نے فرمایا جتنے آدمی گھر مین ہین سب کے منہ مین دوا اسی طرح ڈالی جاوے سواے عباس رضی اللہ عنہ کے
کہ وہ اس مشورے مین نہ تھے سو حسب الحکم سواے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سب کے منہ مین دوا اوسی طرح ڈالی گئی
حتی کہ حضرت میمونہ کے بھی باآنکہ وہ روزہ دار تھین حال مرض موت مین آپکو معلوم ہوا
کہ انصار اپنے حال مین پریشان ہین آپ نے مسجد شریف مین تشریف لیجا کے خطبے مین انصار کی
خاطرداری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی حال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی دیر پہلے عبدالرحمن بن ابی بکر آئے اونکے پاس مسواک
تھی آپ نے اوسکی طرف دیکھا مجھے شوق آپکا واسطے مسواک کے معلوم تھا مین سمجھی کہ آپ کا جی
مسواک کرنیکو چاہتا ہو مین نے پوچھا کہ آپ کے لیے لون آپ نے اشارہ کیا کہ ہان لو مین نے
مسواک عبدالرحمن سے لیکے اپنے دانتوں سے نرم کرکے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہ فخریہ
کہا کرتی تھین کہ اللہ تعالی نے آخر عمر مین میرا آب دہن آب دہن مبارک سے ملا دیا فت
یہان سے بہت خوبی مسواک کرنے کی پائی جاتی ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان خوبی مسواک

مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور حدیثون مین بہت تاکید مسواک کرنیکی کی ہو حتی کہ آیا ہو کہ ایک رکعت مسواک سے ستر رکعت بے مسواک کے برابر ہو اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربۂ مشائخ یہ بات نقل کی ہو کہ جو شخص التزام کرے مسواک کا توقع قوی ہو کہ مرتے وقت کلمۂ شہادت اوسکی زبان پر جاری ہوگا اور افیون کھانے والے کی زبان پر جاری نہ ہوگا **حال** حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسے یعنی عبادت خانہ نصاری کا ذکر کیا اور اوسکی تصویرون کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اُن لوگونکی عادت تھی جب کوئی مرد صالح اُن مین مرجاتا اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویرین بناتے اور بھی آپ نے فرمایا ہو لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یعنی خدا لعنت کرے یہود و نصاری کو اونھون نے اپنے پیغمبرونکی قبرون کو مسجد کر لیا **حال** بخاری مین ہو کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ مین نے آپ سے سنا تھا کہ پیغمبرونکو قبل موت اختیار دیا جاتا ہو چاہین دنیا مین رہنا اختیار کرین چاہین ملأ اعلیٰ مین جانا سو مین نے سنا آپ کو قبل وفات کہتے ہوے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنی یا اللہ مجھے منظور ہو اوپر والے رفیقون کے پاس جانا تب مین سمجھی کہ آپ کو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہین **حال** قبل وفات کے آپنے یہ کلمہ فرمایا اَلصَّلٰوۃَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلامون کی **ف** کمال تاکید نماز کی متحقق ہوتی ہو کہ بوقت وفات بھی آپ نے اوسکی تاکید فرمائی اور بھی لونڈی غلامونکی رعایت کی تاکید کی افسوس ہو کہ اب لوگ نماز مین بھی غفلت کرتے ہین بہتیرے نہین پڑھتے اور بہتیرے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہین کرتے بالخصوص رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے اور درمیان دونون سجدون کے بیٹھنے کو اکثر ترک کر دیتے ہین اور اس سے نماز کا عدم وجود برابر ہو جاتا ہو اور لونڈی غلامون پر بھی ظلم کرتے ہین

چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید پر خیال کرکے نماز کو خوب درست پڑھا کرین
اور لونڈی غلامونکو بہت محبت و رعایت سے رکھین **حال** بقول مشہور بارھوین ربیع الاول
دوشنبے کو دوپہر ڈھلے آپنے وفات پائی نزاع کی تکلیف آپکو بہت ہوئی آپ فرماتے تھے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ رنگ مبارک کبھی سرخ ہو جاتا تھا کبھی زرد حضرت
عائشہ رض کے سینے پر آپ تکیہ لگائے تھے اوسی حال مین روح مبارک آپکی قبض ہوئی یہ بات بھی
حضرت عائشہ فخریہ کہا کرتی تھین آپکی وفات سے گویا قیامت قائم ہوئی اصحاب اہلبیت پر ایسا رنج
ہوا کہ بیان مین نہین آسکتا حضرت عثمان رض کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمر رض کے ہوش جاتے رہے
عقل کچھ کبھی یہانتک کہ وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہین پائی جو
کہیگا کہ آپ کی وفات ہوئی مین اوسے قتل کرونگا حضرت ابوبکر صدیق رض اور حضرت عباس رض سب
اصحاب مین مستقل رہے رحلت سے پہلے کہ آپکو افاقہ ہوگیا تھا حضرت ابوبکر صدیق رض بھی آپ سے اذن لیکر اپنی
زوجہ بنت خارجہ کے پاس سنح مین کہ ایک جگہہ کنارے مدینہ کے تھی چلے گئے تھے خبر وفات کی پاکر آئے
دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مدہوشانہ تلوار نکالے کھڑے ہین اور لوگ اونکے گرد ہین اور وہ کہتے ہین کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال نہین ہوا اور آپکو خدا نے بلا لیا جیسے موسیٰ کو طور پر بلا لیا تھا
آپ تشریف لاکر منافقین کے ہاتھ پاؤن کٹوائینگے منافقین نے خبر آپ کی موت کی جو اڑائی ہے سب
اسکی سزا پائینگے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آتے ہوے کسی طرف متوجہ نہ ہوے اور حجرۂ حضرت
عائشہ کو جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے چلے گئے چہرۂ مبارک سے چادر اٹھاکے
پیشانی مبارک کا بوسہ دیا اور روئے اور کہا طِبْتَ حَیًّا وَّ مَیِّتًا آپ پاکیزہ ہین حیات مین بھی اور بعد
موت کے بھی اور آپ پر خدا تعالی دو موتین جمع نہ کریگا جو موت آپکی مقدر تھی سو ہوچکی پھر باہر نکلے
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اونکے مقولہ سے روکا لوگ حضرت عمر رض کو چھوڑکے انکی طرف آئے اونھون نے

خطبہ پڑھا اور کہا مَن کَانَ یَعبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَد مَاتَ وَمَن کَانَ یَعبُدُ اللّٰہَ فَاِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ
اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَد خَلَت مِن قَبلِہِ الرُّسُلُ اَفَاِن مَاتَ اَو قُتِلَ انقَلَبتُم
عَلٰی اَعقَابِکُم وَمَن یَنقَلِب عَلٰی عَقِبَیہِ فَلَن یَضُرَّ اللّٰہَ شَیئًا وَسَیَجزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِینَ
اس خطبہ کے سنتے ہی سب کو موت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین ہوا اور وہ غفلت کا پردہ
جس سے موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر تھے اٹھ گیا آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ ہر ایک کی
زبان پر جاری ہوئی **حال** حصن حصین مین ہے کہ ملائکہ نے صحابہ کو تعزیت کی اور کہا اِنَّ فِی اللّٰہِ
عَزَاءً مِن کُلِّ مُصِیبَۃٍ وَخَلَفًا مِن کُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰہِ فَثِقُوا وَاِیَّاہُ فَارجُوا فَاِنَّمَا المَحرُومُ
مَن حُرِمَ الثَّوَابُ وَالسَّلَامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بیشک اللہ ہی مین تسلی ہے ہر مصیبت کی
اور بدلہ ہے ہر گئی ہوئی چیز کا پس اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اوسی سے امید رکھو محروم وہی ہے جو ثواب سے
محروم رہے اور سلام تم پر اور رحمت خدای تعالی کی اور برکتین اوسکی اور بھی حصن حصین مین ہے کہ ایک
شخص کھچڑی ڈاڑھی موٹا گورا وہان آیا اور لوگون کو پھلانگ کے بھیتر پہونچا اور رویا اور صحابہ
کی طرف منھ کرکے کہا اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِن کُلِّ مُصِیبَۃٍ وَعِوَضًا مِن کُلِّ فَائِتٍ وَخَلَفًا مِن
کُلِّ ہَالِکٍ فَاِلَی اللّٰہِ فَاَنِیبُوا وَاِلَیہِ فَارغَبُوا وَنَظَرُہٗ اِلَیکُم فِی البَلَاءِ فَاِنَّ المُصَابَ مَن لَم یُجبَر
وہ شخص یہ کہکر چلا گیا لوگ اوسے پہچانتے نہ تھے حضرت صدیق و علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ
خضر تھے **حال** خبر پہونچی کہ انصار نے سقیفۂ بنی ساعدہ مین جمع ہوکے یہ تجویز کی ہے کہ سعد بن
عبادہ کو امیر کرلین یہ خبر سن کے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سقیفۂ
بنی ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہین پٹے ہوے مکان کو اور بنی ساعدہ ایک قبیلہ ہے انصار مین
اوس قبیلے مین ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ سقیفۂ بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہان پہونچکر انصار
سے اس بات مین گفتگو کی حضرت عمر کہتے ہین کہ مین نے اوس وقت ایک تقریر اپنے دل مین

بنا رکھی تھی مین نے چاہا کہ مین کہون حضرت ابو بکرؓ نے روکا اور خود تقریر کی جو باتین مین نے سوچی تھین بہت خوبی سے ادا کین انصار کے فضائل و مناقب بیان کیے اور اونکے حقوق کو بھی تسلیم کیا اونھون نے انصار کے بارے مین جو دعوی کیا پہلے وہ کل امارت چاہتے تھے پھر اونھون نے کہا کہ ایک امیر ہم مین ہو اور ایک تم مین یعنی مہاجرین مین ابو بکرؓ نے یہ حدیث پڑھی الائمۃ من قریش سردار اور بادشاہ قریش مین سے ہون انصار خاموش ہو رہے تب ابو بکرؓ نے کہا کہ ان دو آدمی عمرؓ اور ابو عبیدہؓ مین سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ سب تقریر مین مجھے ایک یہی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا بنسبت اس بات کے کہ مین امام ہون ایسی جماعت پر جس مین ابو بکرؓ ہون مین نے ابو بکرؓ سے کہا کہ تمھارے ہوتے کون امام ہو سکتا ہے ہاتھ دراز کرو اونھون نے ہاتھ دراز کیا مین نے بیعت کی اور حضرت ابو عبیدہؓ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعق محرقہ مین روایت معتبر لکھی ہے مسند امام احمد سے کہ بعد بیعت حضرت صدیق اکبرؓ کے سعد بن عبادہ بھی اوسی وقت سمجھ گئے اور خلافت صدیق اکبرؓ کو اونھون نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہے کہ سعد بن عبادہ نے ساری عمر بیعت نہین کی اور اس سبب سے مدینہ چھوڑ کر مین لوچلا گیا معتبر نہین ہے حال آنحضرتؐ نے وصیت فرمائی تھی کہ غسل مجھے میرے اہلبیت دین بعد ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دو وہ خود پاک ہین کہنے والے کو تلاش کیا کوئی نہ پایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور مین خضر ہون حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اس مین اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑون سمیت پھر سب پر نیند غالب ہو گئی اور گوشہ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑون سمیت غسل دو حضرت ابو بکرؓ بھی وقت غسل کے حاضر ہوے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہین کہ اس شرف مین سے ہمین بھی کچھ نصیب ہووے حضرت ابو بکرؓ نے ایک شخص انصار مین سے بھی تعینات کر دیا کہ پانی دینے مین اور اسی طرح کے کامون مین مدد کرین حال حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ بدفعات جو لوگ آتے جاوین تنہا تنہا نماز پڑھتے جاوین

ذکر غسل جسد اطہر

ذکر دفن جسد اطہر ۱۲

منظور یہ تھا کہ اس شرف سے کوئی بے نصیب نہ رہے اور یہ بات تو معلوم تھی کہ جسد اطہر انبیاء کرام
مین بعد موت کے مطلقاً تغیر نہین آتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ نہ کیا حسب الحکم عالی سب کو
نماز سے شرفیاب ہو لینے دیا اگرچہ دفن مین تاخیر اتنی ہوئی کہ سہ شنبے کو بوقت سہ پہر یا شب چہار شنبے کو
آپ مدفون ہوے **حال** قبر کے باب مین یہ بات قرار پائی کہ جس جگہ آپ کی روح قبض ہوئی
وہی جگہ واسطے دفن کے متعین ہو ہو اسطے کہ حضرت صدیق و علی مرتضی رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی وہین مدفون ہوتے ہین جہان اونکی روح قبض ہو اور مدینے
مین دو شخص قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہؓ کہ بغلی بناتے تھے اور ایک ابو عبیدہؓ بن الجراح کہ سیدھی
کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہؓ پہلے آئے سو قبر
آپکی بغلی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپکے نے کہ شقران[1] اُنکا نام تھا آپکی بچھانے کی کملی قبر مین آپکی تلے بچھادی
اور کہا کہ میرا دل نہین چاہتا کہ بعد آپکے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرۂ شریفۂ عائشہ رضی اللہ عنہا مین آپ مدفون
ہوے **ف** علما نے لکھا ہی کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر مین مدفون ہونا
خواص نبی کریم سے ہی **حال** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا تھا کہ تین چاند اونکے حجرے مین
اوترے حضرت ابو بکر سے بیان کیا اونھون نے تعبیر کہی کہ تمھارے حجرے مین تین شخص ایسے مدفون ہونگے کہ
بہترین اہل ارض ہونگے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہان مدفون ہوے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت
عائشہ سے کہا کہ یہ ایک چاند تمھارے ہین اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہوے
ایک قبر کی جگہ حجرۂ شریفہ مین باقی ہی سو روایت ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہان مدفون
ہونگے **حال** حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ بسبب غم کے جب تک جیتی رہین
مطلق نہ ہنسین اور چھ مہینے کے ہی بعد آپکی وفات کے زندہ رہین بعد دفن کے قبر شریف پر آئین اور صحابہ سے
کہا کہ تمھارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ تم نے مٹی اپنے پیغمبر کے بدن پر ڈالی اصحاب نے کہا کہ اے بنت رسول اللہ خداکی

[1] شقران

حکم سے مجبوری ہی پھر حضرت فاطمہؓ نے تھوڑی سی مٹی قبر اطہر کی ہاتھ مین لیکر سونگھی اور یہ اشعار پڑھے نظم

مَاذَا عَلٰی مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا	اَنْ لَا یَشُمَّ مَدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا
صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا	صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

حال ایک اعرابی تین دن بعد دفن سے قبر شریف پر آیا اور اوسنے کہا کہ خدائے تعالی نے فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ؕ اور اگر وہ لوگ جب ظلم کرین اپنی جانون پر یعنی کوئی گناہ کرین آوین تیرے پاس اور مغفرت مانگین خدا سے اور مغفرت مانگے اُنکے لیے رسول بیشک پاوین خدائے تعالی کو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان مین نے ظلم کیا ہے اپنی جان پر یعنی گناہگار ہون حضور مین آیا ہون کہ آپ میرے لیے استغفار کرین تاکہ خدائے تعالی مجھے بخش دے قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ بیشک اللہ تعالی نے تجھے بخشدیا جذب القلوب مین ہے کہ اس حکایت کو سب علماے مذاہب اربعہ جنھون نے مناسک مین کتابین تصنیف کی ہین لائے ہین اور استحسان کیا ہے **فائدہ عظیمہ** زیارت قبر شریف بڑے ثواب کی بات ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ جو کوئی حج کرے بعد اوسکے میری قبر کی زیارت کرے میری موت کے بعد گویا کہ اوسنے زیارت کی میری حالت حیات مین اور حالت حیات کی زیارت کے لیے آیا ہے لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَّاٰنِیْ دوزخ مین نہ جائیگا جسنے مجھے دیکھا پس دونون حدیثون کے ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کرے وہ دوزخ مین نہ جائیگا اور یہ لفظ حدیث بھی وارد ہوا ہے مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اُسکے لیے میری شفاعت واجب ہوئی سلف سے خلف تک یہ عادت رہی ہے کہ جب حج کو جاتے ہین اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہین خدائے تعالی اپنے فضل عمیم سے بطفیل جناب رسول اللہ صلعم کے اس گناہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

بیان معجزہ ۹۱ زیارت قبر شریف

باب سوم حلیۂ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان مین

فصل اول حلیۂ شریفہ کے بیان مین

قد مبارک کسیقدر میانہ قامت للبا نہ بہت ٹھگنا فی الجملہ لنبائی سے قریب تھا اور جس مجمع مین آپ
کھڑے ہوتے سب سے سر بلند معلوم ہوتے رنگ مبارک سرخ وسپید تھا مگر بانکپنی و ملاحت بعضی
روایات مین وارد ہوکہ حضرت عائشہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت
ہین یا یوسف علیہ السلام آپ نے فرمایا اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ مین ملیح ہون یعنی گورا بانکپنی
اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے ف اہل نکات نے لکھا ہو کہ آپ کو بانمک ہونے مین یہ نکتہ تھا
کہ نمک کی یہ خاصیت ہو کہ دوسرے کو آپ سا کر لیتا ہو ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد +
اور بھی کھانیکو مزہ دار کر دیتا ہو چونکہ اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپ کی کیفیت سے
مکیف کرے اور خلق کو آپ کے سبب با مذاق معرفت کرے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہو لہذا رنگ
مبارک مین ملاحت عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا موے مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھیرے ہوئے
نہ بہت گھونگروالے نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک تک ہوتے کبھی نرمۂ گوش تک اور بالون کے
بیچ مین آپ فرق کیا کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہین اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بدنما ہون نہ
چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی ہوئی روشن ابروے مبارک باریک تھین کمان کی صورت
ملی ہوئی معلوم ہوتی تھین در واقع مین ملی نہ تھین دونون کے بیچ مین کچھ فرق تھا درمیان دونون
ابرؤن کے ایک رگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھین اور سپیدی مین
سرخی ملی ہوئی تھی اور پتلیان خوب سیاہ تھین اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ
سرمہ لگا ہو مژگان شریف بڑی تھین خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن نہ پھولے ہوئے
اور نہ دوبے ہوئے بینی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن نہ بہت فراخ کہ بدنما ہو

لبہاے مبارک بہت خوبصورت تھی دندان مبارک سفید ومجلی تھے بوقت کلام نور آپ کے
دانتون سے نکلتا معلوم ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی کے معلوم ہوتی تھی دندان مبارک
مین کشادگی تھی آگے کے دانتون مین کھڑکی تھی چہرۂ مبارک نہ لنبا تھا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو مانند
چودھوین رات کی چاند کی درخشان تھا بلکہ چودھوین رات کا چاند آپکے چہری کی خوبی کو نہین پہونچتا تھا چنانچہ
حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ مین نے چاندنی رات مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرے کو دیکھا سو مین چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرۂ مبارک کی طرف دیکھتا تھا سو باللہ
کہ چہرۂ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا ریش مبارک بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو پر کرتے تھے
گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانچے مین ڈھلی ہوتی ہی خوب صاف وشفاف
دوش مبارک پر گوشت وخوبصورت اور دونون کندھون مین فرق تھا دست مبارک لنبی تھی چوڑا ہاتھ کر
اور کندھون کی ہڈی قوی ومضبوط بلکہ سارے بدن کے جوڑ ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت اور بہت
کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیبا وحریر کی نرمی ونکی نرمی کو نہین پہونچتی تھی بغلین آپ کی سفید تھین
خوشبو ونسے آتی تھی اور بال ونہین نہ تھے جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہی اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک
گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی اونگلیان دست مبارک کی لنبی اور خوشنما درمیان دونوان کندھون کی مہر نبوت تھی
اور وہ گوشت پارہ تھا ابھرا ہوا مانند بیضہ کبوتر کے اور گرد اوسکے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے اور یہ جو
مشہور ہی کہ اوسمین کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا تَوَجَّہْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ سو یہ بات محدثین کے
نزدیک ثابت نہین چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شمائل مین لکھا ہی ہاتھونپر اور کندھونپر اور سینے پر اور
پنڈلیونپر آپکے بال تھے اور ایک خط باریک بالونکا سینے سے تا ناف تھا بہت خوشنما اور سوا اس کے
بدن مبارک پر بال نہ تھے شکم مبارک ایسا صاف وشفاف ونرم تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف وشفاف
کاغذ کے تختے تہ کیے ہین سینہ وشکم مبارک برابر تھا یعنے نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ توند ہو نہ سینہ اونچا ہوا کہ نکلا ہو

ساق مبارک ہموارہ صاف وگول تھین فی الجملہ باریکی اُنمین تھی قدم مبارک کف پا پُرگوشت تھی اور بیچ سے
خالی اور انگلیان پا مبارک کی قوی وخوشنما اور انگوٹھے کے پاس کی اُنگلی انگوٹھے سے بڑی تھی غرض کہ سب
خوبی ولطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک وہر عضو مین تھی ایسی کہ سب خوبصورتونپر ترجیح رکھتے تھے گویا سبکا
حسن آپ مین جمع کردیا تھا **بیت** خوبی وشکل وشمائل حرکات وسکنات ۔ انچہ خوبان ہمہ
دارند تو تنہا داری ۔ پس پشت سے بھی آپکو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سراسکا یہ ہے کہ آپکا
بدن نور تھا جیسے شمع کہ رو پشت اُسکا ایک ہوتا ہے اور جو چیز اوسکے مقابل ہو کسی طرف ہو
روشن اور منکشف ہوجاتی ہے اور اس سبب سے آپکا سایہ نہ تھا اسلیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہے
نہ لطیف نورانی کا مولوی جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے سایہ نہ ہونیکا خوب نکتہ لکھا ہے اس قطعہ مین
قطعہ پیغمبر ما نداشت سایہ ۔ تا شک بدل یقین نیفتد ۔ یعنی ہر کس کہ پیرو اوست ۔ پیداست کہ
بر زمین نیفتد ۔ جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپ سے مصافحہ کرتا تھا تمام دن اوسکے ہاتھ مین
خوشبو آتی اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیان نے شیشے مین کر رکھا تھا دلھنون کے
بجائے عطر لگا دیتی تھین سب خوشبوؤن سے اوسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچہ مین آپ نکلجاتے اُس سے
خوشبو آتی یہانتک کہ پھر جو وہان نکلتا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لیگئے ہین
آپ جہان قضاے حاجت کو بیٹھتے وہان سے خوشبو آتی اور زمین آپکے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب مین آپکے
قذارت اور بدبو نہ تھی رات مین ایکبار برتن مین آپنے پیشاب کیا تھا ام ایمن نے دھوکے سے پی لیا مطلق
نجانا کہ پیشاب ہے جب آپنے سُنکے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا اسلئے فقہانے لکھا ہے کہ بول وبراز آپکا نجس نتھا چنانچہ
عینی شارح بخاری نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مذہب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا یہی ہے خوشبو آپکو دنیا
کی چیزون مین بہت پسند تھی اسلیے کہ آپ کی ہمجنس تھی اور بھی دنیا کی چیزون مین آپ کو عورتین بہت
پسند تھین اور آپ کو خدا تعالی نے چالیس مرد کے برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزونمین آپکو

اچھا کھانا پسند تھا راوی حدیث نے کہا کہ دو چیزون سے تو آپنے حظ اوٹھایا یعنی خوشبو اور نسا سے
اور تیسری چیز یعنی طعام سے آپ متمتع نہوئے بلا قصد آپ بھوکے رہتے یہانتک کہ شکم مبارک پر
پتھر باندھتے اور باوصف ایسے بھوکے رہنے کے مباشرت نسا پر قادر ہوتا کہ ایک رات مین سب ازواج
مطہرات کے پاس ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہے بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام
دنیوی کا حصول طاقت مین نہ تھا اسلیے آپکو طی کا روزہ رکھنا جائز تھا اور امت کو ناجائز ہے آپنے
فرمایا کہ کون تم مین مجھ سا ہے مین خدا تعالی کے پاس رات کو رہتا ہون خدا تعالی مجھے کھلا پلا دیتا ہے یعنی سبب
نزول روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہین ہوتی مکھی بدن مبارک پر نہین بیٹھتی تھی
اس سبب سے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہے ایسے جسد اطہر پر کیسے بیٹھے جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک
آپ سوار رہتے بول و براز نہ کرتا آب دہن مبارک جس چاہ کھاری کنوون کو شیرین ہو جاتا اور کبھی
ایک قطرہ اوسکا کسی طفل شیر خوارہ کے منھ مین ڈال دیتے بہتر از شیر مادر اُسے قوت دیتا کہ دن بھر اسکو حاجت
دودھ پینے کی نہ ہوتی اور سوتے مین اگرچہ آنکھین آپکی بند ہوتین لیکن دل آپکا بیدار رہتا تھا لہذا
جو سوتے مین پاس باتین کرتا سب آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہین جاتا تھا اور سوتے مین آپکا
تنفس یعنی سانس لینا ظاہر ہوتا آپ خراٹا کبھی نہین لیتے تھے اسلیے کہ خراٹا ایک آواز ناپسند ہے
اور خدا تعالی نے سب ناپسند باتوں سے آپکو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے نہونا خراٹے کا
بیان کیا ہے بدن مبارک و رجامۂ مبارک مین جون نہین پڑتی تھی اور یہ جو حدیث مین آیا ہے کان
یَفْلِی ثَوْبَہٗ یعنے آپ اپنے کپڑونکی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہے مراد یہ ہے کسی اور کی
جون جو آپکے کپڑون پر چڑھ آتی تھی اُسکے دفع کرنے کیلیے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے اور بعضون نے لکھا ہے کہ خس و
خاشاک وغیرہ سے صاف کرنیکو کپڑا دیکھ لیتے تھے اور فی الواقع امکان نہ تھا کہ ایسے جسد طاہر اور
نظیف اور لباس معطر و معنبر مین جون پڑے جون تو بہت کثافت مین پیدا ہوتی ہے اور آپکو پاکیزگی

اس سبب سے کہ آپکو بھوکے رہنے کا روزہ رکھنا جائز تھا اور امت کو جائز نہین

آب دہن مبارک

اور صفائی بہت پسند تھی اور میلا کچیلا پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسی
شخص کو آپنے مثل شیطان فرمایا بالونکے دھونے اور کنگھی کرنیکا اور تیل پھلیل لگانیکا آپنے حکم دیا ہی
لیکن نہ اسقدر کہ اکثر اوقات اسی مین مشغول رہے اور عورتون کی طرح بناؤ سنگار کیا کرے

فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان مین

خداتیعالی نے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تمھارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی جبکہ خداتیعالی نے
آپکے خُلق کو عظیم و عمدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عائشہؓ سے
کسی نے آپکے اخلاق کو پوچھا او نھون نے کہا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ آپکا خُلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ
قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تھے وضع آپ کی باوقار تھی جو یکبارگی آپکو دیکھتا ہیبت
کھاتا مگر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپکی محبت اُسکے دل مین آجاتی ملاقات
مین تقدیم سلام کی فرماتے منتظر اس بات کے نہ رہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک سے بکشادہ پیشانی
و روے خندان ملتے کبھی آپکی زبان پر فحش یا کلام درشت جاری نہ ہوتا جو کوئی آپ کو پکارتا آپ فرماتے
لبیک یعنی حاضر اصحاب مین کبھی پاؤن نہ پھیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے کنارۂ مجلس پر بیٹھ جاتے
قصد بالانشینی اور صدر محفل کا نہ کرتے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑتے کبھی کسی
شخص کو آپ نے اپنے ہاتھ سے نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے لیے کبھی آپنے بدلا نہین لیا اور کسی پر
غضب نہین کرتے تھے مگر جبکہ حدود الٰہی سے تجاوز ہوا ور اوسوقت مین خداتیعالی کے واسطے ایسا آپ کو
غضب ہوتا کہ کوئی تاب نہین لا سکتا تھا بڑھی عورتین جو آپکو اپنی کام کے لیے ساتھ لے لیتین آپ ساتھ
ہو لیتے اور کام کر دیتے ایک یہودی کا آپ پر کچھ دَین تھا بوعدۂ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہین ہوا تھا
کہ اُسنے آکے تقاضاے شدید کیا جون جون وہ درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اُسنے کہا
کہ تمھارے خاندان مین ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہی اس بات کو سُنکے حضرت عمرؓ بیتاب ہوگئے

اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف مین نہ ہوتا تو مین تیری گردن مارتا آپنے
حضرت عمر رضہ سے فرمایا کہ تمھین چاہیے تھا کہ مجھ ادا کے لیے کہتے اور اُس سے تقاضا بنرمی کے لیے کہتے
اُسکو زجر نہ چاہیے تھا جاو اوسکا قرض ادا کرد اور بیس صاع عوض اُس سے جھگڑنے کے زیادہ دو جب
اُس یہودی نے یہانتک حال دیکھا اوسیوقت ایمان لایا اور کہا کہ مین نے کتب سابقہ مین پیغمبر آخرالزمان
کی صفت مین دیکھا ہی کہ جون جون کوئی اُنسے درشتی کرے وہ نرمی کرین مجھے اُس صفت کا امتحان
منظور تھا سو ویسا ہی پایا آپ بیشک پیغمبر آخرالزمان ہین آپکی نرم خوئی یہانتک تھی کہ خدا تعالیٰ نے
اُسکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا
مِنْ حَوْلِكَ یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہی کہ تم نرم خو ہوے مسلمانون کے لیے اور اگر تم درشت خو
سخت دل ہوتے تو بیشک پریشان ہوجاتے تمھارے گرد سے برکت کے لیے مدینے کے لونڈی غلام خادم برتن
پانی کا لاکے درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوسمین ڈالدین آپ اُنکی خاطر سے اگرچہ
جاڑے کے دن ہوتے ہاتھ اُنکے برتنون مین ڈالدیتے باآنکہ بسبب سردی کی تکلیف ہوتی تھی مجلس مین اصحاب بے
تکلف رہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع نہوتین اگرچہ ظرافت کی ہوتین آپکی مجلس مین کرتے
ایک صحابی نے آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو میرے بت نے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوے اُنھون نے
کہا کہ مین سفر کو جاتا تھا مین نے پرستش کے لیے ستو کا ایک بت بنایا راہ مین توشہ ختم ہوگیا مین نے اُس
بت کو توڑ کے کھایا سو مجھے تو بت نے یہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی بھی مجلس شریف مین ہوتی تھین آپ بھی کبھی
مزاح یعنی ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تھے مگر سوای سچ کے نہین فرماتے تھے ایک شخص نے آپسے
سواری مانگی آپنے فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوسنے کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکے
کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے ہین تو کسکے ہوتے ہین سو یہ بات
سچی تھی براہ ظرافت آپنے اسطرح فرمایا ایک شخص زاہر نام گانون مین رہتے تھے۔ گانون کی

چیزین بطور ہدیے کے حضور اقدس مین لایا کرتے تھے اور آپ اُنھین شہر کی چیزین خرید کر دیا کرتے تھے
اور فرمایا آپ نے زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ یعنی زاہر ہمارا گاؤن کا آدمی ہے اور ہم
اُسکے شہری ہین یعنی وہ گاؤن کی چیزین ترکاری وغیرہ لے آتے ہین اور ہم شہر کی چیزین اونکو
خرید دیتے ہین ایک دن زاہر بازار مین کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپ نے جا کے اونکو پس پشت سے
لپٹا لیا اونھون نے دیکھا نہ تھا کہنے لگے کون ہے چھوڑ دے پھر جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین پیٹھ اپنی بدن
مبارک سے خوب چپٹا دی پھر آپنے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت میری تو بہت کم
ملیگی سیاہ فام تھے اور صورت اُنکی اچھی نہ تھی اس سبب سے اونھون نے یہ بات کہی آپنے فرمایا لیکن
خدا تعالیٰ کے نزدیک تم کم قیمت نہین یعنی اللہ کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول ہو اور نہ کیسے
مقبول خدا ہوتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اور مقبول تھے ایسی ایسی باتین ظرافت کی
آپ واسطے طیبت قلوب مسلمین کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے
جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دوہ لینا اور کام گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپکے
خادم تھے وہ کہتے ہین دس برس مدینے مین آپکی خدمت کی قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا
کام کرتا تھا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کر دیتے تھے اور کبھی دس برس کے عرصے مین آپنے مجھے
جھڑکا نہین اور نہ اُف کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلانا کام کیون نہین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور سواری
فرماتے تھے براہ تواضع ہر سواری پر اونٹ پر گھوڑے پر خچر پر دراز گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام مین
شریک ہو جاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے ایک بکری ذبح کی کھانے کے واسطے اور آپس مین کام
تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال صاف مین کرونگا ایک نے کہا کہ گوشت مین بناؤنگا ایک نے کہا کہ مین
پکاؤنگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سے مین اوٹھا لاؤنگا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لین گے
آپ کا ہیکو تکلیف کرین آپنے فرمایا کہ خدا تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقون مین

ممتاز ہوکے بیٹھے اور کام مین شریک ہو اور آپ جاکے لکڑیان اوٹھا لائے مشکوٰۃ شریف مین ہی
کہ جب آپ کو مسجد مین تشریف لاتے دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سبب سے کہ جانتے تھے
کہ آپ کو یہ بات ناپسند ہی یعنی بنظر شفقت بایں خیال کہ بار بار کھڑے ہونے مین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہی
لوگون کو تکلیف ہوگی اجازت دی رکھی تھی کہ کھڑے نہوا کرین صحابہ بمقتضای اَلْاَمْرُ فَوْقَ
الْاَدَبِ کاربند ہوے اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہی کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے منع ہی اور حدیثون سے جواز
قیام کا واسطے شخص معظم کے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہی امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب
حملۃ القرآن مین اس مسئلے کو لکھا ہی اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلے کے بیان مین اونھون نے علیحدہ تصنیف
کیا ہی اور احادیث سے بدلائل قوی یہ جواز قیام کو ثابت کیا ہی آپ مسکینون سے بہت محبت رکھتے
ہر غریب و امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف و عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک سے
معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تھے جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت کو تشریف لیجاتے اور
غمزدہ کے گھر واسطے ماتم پرسی کو تشریف لیجاتے جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلہ کر دیتے اوسیقدر
یا اوس سے زیادہ اور نشست آپ کی اکثر قبلہ رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار
کرتے اور نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور راتون کو کثرت نماز پڑھنے اور تہجد مین قیام کرنے کے
پانون مبارک ورم کر جاتے لوگون نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین خدا تعالی نے آپکی اگلی
پچھلی خطائین معاف کر دی ہین آپ نے فرمایا اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا یعنے جب اللہ تعالی نے مجھپر
ایسی مہربانی کی ہی تو کیا مین بندہ شکر گذار نہون اور شکر اوس مالک کی نوازش کا ادا نہ کرون آپ جو ہنستے تھے
تو تبسم فرماتے تھے کبھی آواز سے نہین ہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ سامع اچھی طرح سمجھ لے اکثر کلام کو واسطے
تفہیم سامع کے تین بار مکرر فرماتے اور ہر ایک سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم
عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت تھوڑی اور معنی بہت ہون جیسے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

سب عمل موافق نیت کے ہین جیسی نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث سے صدہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہین اور علماے محدثین اور فقہانے ایک دفتر اسکی شرح مین لکھا ہے مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ یعنی آدمی کی خوبی اسلام مین سے یہ بات ہے کہ جس بات مین کچھ فائدہ نہ ہو نہ کرے یہ حدیث بھی صدہا امور دینی اور دنیوی مین کارآمد ہے اسی طرح اور بہت سی حدیثین ہین شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سے غالب تھے شجاعت کا یہ حال تھا کہ جنگ حنین مین جسوقت لشکر کو ابتدا مین ہزیمت ہوئی تھی آپنے خچر شہبا کو جسکا نام دلدل تھا آگے بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ مین نبی ہون جھوٹھ نہین مین بیٹا عبد المطلب کا اور ابن عمر نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی ہوتی تھی آپ وہین تشریف رکھتے اور ہم لوگ جاکے آپکی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب مین لا نہین فرماتے تھے حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کردیتے تھے اور جو نہو سکتا تو بنرمی خوش اخلاقی جواب دیتے اور اس طرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نہ ڈرتے حتی کہ بعضے کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب آپکی سخاوت کے مسلمان ہوگئے آپکے حق مین آپکی سخاوت ہی معجزہ ہوگئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت ممکن نہین ہے عادات مین فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے مین نشست غربا کی طرح رکھتے تکیہ لگا کے نہ کھاتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندون کی طرح کھاتا ہون اور کھانے کو کبھی برا نہ کہتے پسند ہوتا کھا لیتے نہین اٹھا دیتے دودھ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت آپکو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپنے کھایا ہے بسم اللہ کرکے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے اور سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر استنجا یا ناک جھاڑنے مین ایسے کام بائین ہاتھ سے کرتے جس چیز مین بو بدبو آوے جیسے کچا لہسن یا کچی پیاز اسکو نہ کھاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت دوست رکھتے اس سبب سے کہ باعث ہے صفائی اور نظافت کا سواری مین آپکو گھوڑا بہت پسند تھا دست مبارک گھوڑے کی پیشانی پر پھیرتے اور آپنے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہے

فصل تیسری معجزات کے بیان مین

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو معجزے

ہر پیغمبر کو ملے تھے آپکو سب ملے اور علمای محدثین اور ارباب سیر نے معجزات آپکی بقدر اپنے علم کے لکھے ہین بعضون نے صرف معجزات ہی کے بیان مین کتاب لکھی ہے جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری تصنیف کی اگرچہ راقم الحروف نے یہ کتاب نہین دیکھی لیکن مین نے اہل علم سے سنا ہے کہ ایک ہزار معجزے اوسمین مندرج ہین اور محقق سنا ہے کہ علمای محدثین نے لکھا ہے کہ تین ہزار معجزے آپسے صادر ہوئے فقیر نے بھی رسالہ الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین صرف معجزات عالیہ کے بیان مین تصنیف کیا ہے اور التزام کرکے وہی معجزات مندرج کیے ہین جو بروایات معتبر و کتب حدیث مین وارد ہین اور تین سو معجزے اوسمین درج ہین اور ببرکت آیہ کریمہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ایسی تمہید اور تقریر و ترتیب اوس رسالے کی ہوئی ہے کہ مقبول طبائع جملہ اہل علم و دین ہے خدا تعالی اوسکو حبیب کے بھی مقبول فرمایا ہے مختصر کہ حالات اس کتاب مین بہت معجزات مذکور ہو چکے ہین اسلیے کہ معجزات کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ آپکا معجزات سے خالی ہوتا تھا اس مقام مین پچاس معجزات شریف لکھے جاتے ہین معجزہ عمدہ ترین معجزات قرآن مجید ہے کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہین ہوا سب انبیا کے معجزے ایک وقت مین ظاہر ہو کے معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپکا ابتک کہ ابتداے نزول سے بارہ سو اٹھتر برس ہوے باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا فصحاے عرب کہ فصاحت و بلاغت مین بیعدیل تھے اور فی البدیہہ قصیدہ طویلہ اور عبارت نثر مسجع طویل بے تکلف کہدیا کرتے تھے اوسکے مقابلے سے عاجز رہے آپنے برملا انسے کہا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لاؤ تم کوئی سورت قرآن کی سی اور بلا لو اپنے مددگارون کو سواے اللہ کے اگر تم سچے ہو وہ برابر سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ کے کہ سب سورتون سے چھوٹی ہے نہ بنا سکے اور آجتک دشمنان دین کہ فکر مین تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہین اس بات پر قادر نہ ہوے اور قرآن شریف بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے کہ آیندہ خبر جیسی دی تھی ویسا ظہور مین آیا مثلاً قبل زمان ہجرت فارسیون اور رومیون کی بیچ زمین متصل عرب کے لڑائی ہوئی اور فارسی غالب ہوے کفار خوش ہوے اور کہنے لگے کہ فارسی اہل کتاب نہین ہین

معجزہ

وہ غالب آئے رومیون پر جو اہل کتاب ہین اسی طرح ہم کہ اہل کتاب نہین ہین بوقت جنگ محمد یون پر کہ اہل کتاب ہین
غالب آئینگے اللہ جل جلالہ نے ابتدائے سورۂ روم مین خبر دی کہ فی الحال تو فارسی رومیون پر
غالب آگئے ہین مگر پھر رومی فارسیون پر غالب آجاوینگے چند سال مین نو برس کے اندر سو مطابق اسکے واقع
ہوا جس روز کہ مسلمانونکی فتح کفار پر بدر مین ہوئی اُسیدن فارسیون پر رومی غالب آئے اور اللہ
جل جلالہ نے اُسیدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور اُس آیت مین ایک اور پیشین گوئی
کا بھی ظہور ہوا اُس آیت مین یہ یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ اُسدن خوش ہونگے مسلمان
اللہ کی مدد سے مطابق اُسکے بھی واقع ہوا کہ جسدن رومی فارسیون پر غالب آئے اُسیدن کہ روز بدر تھا مسلمانون
کی بھی مدد ہوئی خدا تعالیٰ کی جانب سے کہ خوش ہوے فرشتے مسلمانون کی مدد کیلئے نازل ہوئے اور فتح
عظیم کے باعث تقویت عظیمہ یہودی مسلمانونکو حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین خبر دی تھی
کہ یہودی کبھی کسی لڑائی مین مسلمانون پر غالب ہونگے اور مطابق اُسکے واقع ہوا کہ یہود بنی قریظہ
اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور خیبر والے سب مسلمانون سے لڑائی مین مغلوب ہوئے کسی نے مسلمانون پر
غلبہ نہین پایا اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین خبر دی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت
راشدہ ملیگی اور اونکے دین کو اونکے وقت مین خوب قوت وشوکت ہوگی مطابق اوسکے چار یار
باصفا خلیفۂ راشد ہوئے اور دین اسلام کی اُنکے وقت مین بڑی قوت ہوئی اسی طرح اور بھی
پیشین گوئیان قرآن مجید مین ہین کہ کتب تفسیر وغیرہ مین مذکور ہین اور رسالۂ الکلام المبین مین بھی
فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہین۔ **معجزہ** صحیح بخاری اور مسلم مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ نکلیگی کہ اوسکی روشنی سے شہر بصری کی پہاڑیان جنکا نام
اعناق الابل ہے روشن ہونگی سو ۶۵۴ ہجری مین متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلی اور
ایک مدت تک رہی پھر معدوم ہوگئی تفصیل سے حال اُس آگ کا جمال الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین کہ اُسی

زمانہ ظہور مین قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی ہی اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخبار دار المصطفیٰ مین کہ سید سمہودی کی تصنیف ہی اور جذب القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شیخ عبدالحق دہلوی مین کو ذکر اور الکلام المبین مین بھی احوال اسکا فی الجملہ مشرح ہی معجزہ سنن ابو داؤد مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کی ترک مسلمانونکے ایک شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا اور اوسکی بیچ مین دجلہ ہوگا گھیر لینگے اور مسلمان وہانکے تین قسم ہو جائینگے بعضے بادشاہ ترک کی پناہ مین آجائینگے وہ ہلاک ہونگے اور بعضے اپنا مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگینگے وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعضے ہتھیار لینگے اور لڑینگے وہ شہید ہونگے انتہی مطابق اُسکے واقع ہوا کہ ترکان تاتاری نے شہر بغداد کو کہ بیچ مین اُسکی دجلہ ہی عہد مستعصم باللہ خلیفۂ عباسی مین آکے گھیرا اور خلیفۂ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہ کی بادشاہ اتراک کے پاس جا حاضر ہوے اوسنے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری منزل مین ان سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مارے گئے اور تباہ ہوے اور ایک جماعت نے جہاد کیا اُنکا چہرہ گلگونہ شہادت سے رنگین ہو معجزہ عمار بن یاسر کے لیے آپنے فرمایا کہ گروہ باغیونکا انھین قتل کریگا مطابق اُسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوے معجزہ آپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمان رض بلوے مین شہید ہونگے مطابق اوسکے واقع ہوا معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق مین آپنے شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل اونکا سر مین تلوار ماریگا داڑھی پر خون بہیگا مطابق اسکے ہوا معجزہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین آپنے فرمایا تھا کہ اونکے سبب سے اللہ تعالیٰ مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرا دیگا مطابق اسکے ہوا کہ حضرت امام حسن ع نے حضرت معاویہ رض سے صلح کر لی معجزہ حضرت امام حسین ع کے لیے آپنے خبر دی کہ کربلا مین شہید ہونگے مطابق اسکے ہوا معجزہ فتح بیت المقدس کی آپنے خبر دی تھی سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وقت مین فتح ہوا معجزہ آپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسریٰ مین جو خزانہ ہی مسلمانون پر تقسیم ہوگا مطابق

اوسکے عہد حضرت عمرؓ مین ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے شہر دارالسلطنت یزدجرد بادشاہ ایران کو
فتح کیا اور محل سفید کا خزانہ کہ اُسی شہر مین تھا مسلمانون کے ہاتھ آیا معجزہ ۱۱ خارجیون کا ظہور اور ہونے
ذوالثدیہ کے اُن مین اور اونکے مقتول ہونیکی ہاتھ اشخاص اہل حق سے آپنے خبر دی تھی مطابق
اُسکے عہد حضرت علیؓ مین واقع ہوا کہ خارجیون نے جماؤ کیا عبداللہ بن وہب اُنکا سردار تھا اور حضرت علیؓ نے
لشکر اُنپر بھیجا کے اونھین قتل کیا حضرت ابوسعید خدری راوی اس حدیث کے حضرت علی کے ساتھ تھے اور
ذوالثدیہ کہ اُسکا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے تھا جیسا کہ آپنے ارشاد کیا تھا خارجیون مین پایا گیا معجزہ ۱۲
رافضیون کے پیدا ہونے کی آپنے خبر دی تھی اور فرمایا کہ وہ لوگ سلف کو بُرا کہینگے اور حضرت علیؓ کو بہت
بڑھا دینگے مطابق اُسکے ہوا کہ حضرت علیؓ کے وقت مین باغوا عبداللہ بن سبا کے فرقہ روافض پیدا ہوا معجزہ ۱۳
حضرت عمرؓ کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ فتنہ اور فساد اُنکے سبب سے بند رہیگا یعنی دین اسلام کا انتظام
اونکے عہد خلافت تک خوب رہیگا مطابق اُسکے ہوا معجزہ ۱۴ آپ نے خبر دی تھی کہ کنگن بادشاہ فارس کے
سُراقہ بن مالک کے ہاتھون مین پہنائے جاوینگے مطابق اُسکے حضرت عمرؓ کے عہد مین ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے
غنائم فارس مین کنگن یزدجرد بادشاہ کے بھیجے تھے حضرت عمرؓ نے سراقہ کے ہاتھون مین پہنائے اتنے بڑے تھے کہ سراقہ کے
کندھون تک پہونچے ف بعضونکو اس مقام پر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ کنگن سونے کے تھے اور زیور پہننا مردون کو
مطلقاً حرام ہے بالخصوص سونیکا پھر حضرت سراقہؓ نے وہ کنگن کیسے پہنے اور حضرت عمرؓ نے کیسے پہنائے
سو جواب یہ ہے کہ سراقہ اُن کنگنونکو پہنے نہین رہے بلکہ حضرت عمرؓ نے واسطے تطبیق خبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہؓ کے ہاتھون مین ڈالدیے تھے پھر سراقہؓ نے اُتار ڈالے معجزہ ۱۵ آپنے خبر دی تھی
کہ مصر فتح ہوگا اور ابوذرؓ سے فرمایا تھا کہ مصر مین تم دو آدمیونکو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھو گے تب
وہانسے چلے آئیو مطابق اُسکے واقع ہوا کہ حضرت عمرؓ کے وقت مین مصر مفتوح ہوا اور حضرت ابوذرؓ نے ایک دن عبدالرحمن
بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ اُسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہہ پر جھگڑتے دیکھا اور وہانسے چلے آئے معجزہ ۱۶

حضرت عمرؓ کی نسبت آپنے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اسکے ہوا ابولولو مجوسی کے ہاتھ سے کہ نماز پڑھنے میں
صبح کے وقت اُسنے زخمی کیا شہید ہوے معجزہ عدی بن حاتم سے آپنے فرمایا کہ ملک عرب میں بسبب
انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے کہ ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہوکے
حیرہ سے حج کے لیے آویگی اور کچھ خوف اُسکو سواے خدا کے کسی کا نہ ہوگا مطابق اوسکے ہوا اور عدی بن
حاتم نے زن شتر سوار کو کہ تنہا حیرہ سے حج کے لیے آئی تھی دیکھا معجزہ ۱۸ آپنے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر
کہ پتھر ہین ایک طرف مدینے کے جنکے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انمین تیل چپڑا ہے خون بہیگا مطابق اسکے عہد
یزید پلید مین واقعہ حرہ وہین واقع ہوا مدینے کے لوگ یزید سے منحرف ہوگئے اور اوسکے حاکم اور سب
بنی امیہ کو مدینے سے نکال دیا تب یزید نے مسرف بن عقبہ کو ایک بڑا لشکر خونخوار لیکر مدینے پر بھیجا
اور اوسنے جاکے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احجار الزیت پر بہا حرہ کہتے ہین پتھریلی
زمین جلی ہوئی کو ایسی ہی جگہہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اسکا نام ہوا معجزہ ۱۹ آپنے خبر دی تھی کہ میری
امت کے لوگ دریا شور مین جہاز پر سوار ہو کر جہاد کرینگے اور ام حرام بنت ملحان انمین ہونگی مطابق اُسکے عہد حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ مین ہوا کہ بامارت حضرت معاویہؓ دریا مین جہاد ہوا اور اُم حرام بھی وہان تھین
بلکہ سواری کے اوپر سے گر کے پھرتے وقت مر گئین معجزہ ۲۰ آپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات مین سے پہلے وہ
آپسے ملحق ہونگی جنکے ہاتھ لنبے ہونگے یعنے بعد آپکے ازواج مطہرات مین سب سے پہلے وفات اُن بی بی کی
ہوگی جو بہت سخی ہین حدیث مین زیادہ لنبے ہاتھ والی کنایہ ہے زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات
معنے حقیقی سمجھی تھین لگین لکڑی سے آپس مین ہاتھ ناپنے پھر جب حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا
سمجھین کہ مراد لنبے ہاتھ ہونے سے سخاوت تھی اسلیے کہ سب بیبیون مین زیادہ وہی سخی تھین معجزہ ۲۱
حضرت ثابت بن قیس بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ اونکی موت
بشہادت ہوگی مطابق اُسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ مین وہ شہید ہوئے معجزہ ۲۲ ایام منا مین کفار مکہ

ابو جہل وغیرہ نے آپ سے درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دین آپنے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا
دونون ٹکڑے اتنے فرق سے ہوگئے کہ جبل حرا دونون کے درمیان مین نظر آتا تھا آپنے پکار کے کہا
اُن لوگون سے کہ گواہ رہو سبنے اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہ لائے
بلکہ کہنے لگے کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوا کرتا ہے اور اپنے مشاہدے کو یہ ٹھہرایا کہ ذرا نگاہون پر
ہماری جادو کیا کہ ہمین ایسا نظر آیا یعنی نظر بندی کی اس معجزے کا کلام اللہ مین بھی ذکر ہے
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قریب آگئی قیامت
اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ منھ پھیرتے ہین اور کہتے ہین جادو ہے کہ ہمیشہ سے
چلا آتا ہے اور احادیث کی روایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہے کفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بندی کی ہے
تو باہر کے لوگون کو ایسا معلوم نہ ہوا ہوگا دور کے شہرون سے اُن دنون جو اشخاص مکے مین آئے
اونسے پوچھا سبنے بیان کیا فی الواقع ایسا ہوا تھا اور ہمنے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر
بے دینون نے دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب اجرام علویہ مین خرق و التیام
نہین ہوتا سو یہ اعتراض محض بیہودہ ہے اہلِ ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاریٰ ہرگز
اس بات کے قائل نہین اور حکما مین صرف مشائین اس بات کے قائل ہین سو کوئی دلیل اس بات پر
کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق و التیام نہین قائم نہین کی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح
ہدایۃ الحکمۃ مین کہ مشہور بصدرا ہے اس بات کو دو مقام پر لکھا ہے اور حکمای انگلستان نے کہ بروضع فیثا غورس
اشراقی ہیئت کو قائم کیا ہے یہی ثابت کیا ہے کہ سب ستارے مثل زمین کے قابل خرق و التیام ہین دوسرا
یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اُسے دیکھتے اور اُنکی تواریخ مین بھی مندرج ہوتا سو اسکا یہ جواب ہے
کہ بلاد دور دست کے لوگون سے بوقت وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سبنے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ
فضلی مین مشاہدہ کرنا ہندوستان کے ایک راجہ کا اپنے محل پر سے چاند کا شق ہونا اور اپنے پنڈتون کو بتانا مفصل

دریافت کرنا کہ یہ معجزہ پیغمبر آخرالزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین ایلچی بھیجنا اور
مسلمان ہونا مسمی بعبداللہ ہونا مذکور ہے اور سوانح الحرمین مین بھی قصہ مذکور ہے اور لکھا ہے کہ
وہ شہر دبار کا راجہ تھا اور کنار شہر کے اوسکی قبر ہے اور بہتیری جگہہ اُسوقت دن ہوگا جیسا کہ قواعد
ہیئت سے ثابت ہوتا ہے اور بہتیری جگہہ چاند برف مین یا ابر مین چھپا ہوگا ایسی جگہون کے لوگ چاند کے
حال پر اوسوقت کیسے مطلع ہوتے قطع نظر اسکے رات کو لوگونکی عادت ہے سقف مکانین مین بیٹھتے ہین آدمی کی
نظر چاند پر نہین ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار نہ تھا اور پھر دو پہر توقف اس امر کو
نہین ہوا تھا پس اکثر اشخاص کا مطلع نہ ہونا اور اپنی تواریخ مین نہ لکھنا موجب تعجب نہین توریت
متداول یہود و نصاری مین حضرت یوشعؑ کے لیے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہے اوسکو اور بلاد کے
لوگون نے نہین دیکھا اور نہ اپنی تواریخ مین کسی نے درج کیا حالانکہ وہ قصہ دن کا تھا پس جس طرح بسبب
عدم اندراج کے تواریخ دیگر امم مین اس قصے کی تکذیب لازم نہین آتی اس قصے کی کہ رات کا تھا بطریق
اولی تکذیب نہین ہوسکتی رسالہ الکلام المبین مین راقم نے اس مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہے اور
مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ خاص اسی اعتراض کے جواب مین بہت اچھا ہے معجزہ ۲۳ معجزہ ۲۳
جناب رسول اللہ صلعم خیبر مین ایکدن حضرت علیؓ کے زانو پر تکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی نہین پڑھی تھی اور آفتاب غروب ہوگیا تھا آپ جاگے حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ میری نماز
عصر کی فوت ہوگئی آپنے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ اُسکی پہاڑ پر پڑی حضرت علیؓ نے نماز عصر کی پڑھلی معجزہ ۲۴
یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طرق معتبرہ سے ثابت ہے معجزہ ۲۴ حضرت ابوہریرہؓ کی ماں انکے پاس مدینے
مین آئی اُنھون نے اُس سے اسلام لانے کو کہا اوسنے انکار کیا اور جناب رسول اللہ صلعم کو برا کہا ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا اور روتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آئے اور حال عرض کیا
اور آپ سے دعا اپنی ماں کی ہدایت کی چاہی آپنے فرمایا اللّٰھم اھد ام ابی ھریرۃ یا اللہ ہدایت کر

ابو ہریرہ کی ماں کو بعد اسکے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہو آتی تھی ابو ہریرہ نے کواڑ کھلوائے اُنکی ماں نے کہا ٹھہرو جب نہا چکیں حضرت ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابو ہریرہ نہایت خوش ہوئے یہانتک کے بسبب خوشی کے آنکھوں میں رونا آیا اکثر شدت خوشی میں بھی رونا آجاتا ہے سو روتے ہوئے حضور اقدس میں حاضر ہوے اور اپنی ماں کے اسلام کا حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تصرف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یا ماں ابو ہریرہ کی ایسی کافرہ شدیدۃ العناد تھی یا آپکے دعا مانگتے ہی جھٹ پٹ نہا کر مسلمان ہوگئیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

معجزہ ۲۵ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ کیلیے تھوڑے چھوہاروں میں دعا برکت کی اور فرمایا کہ اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوئی کہ حضرت ابو ہریرہ قریب تیس برس کے ہمیشہ اُس میں سے خرچ کرتے رہے اور منوں چھوہارے اللہ کی راہ میں دیے اور وہ کم نہ ہوے بروز شہادت حضرت عثمان رض کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا شعر انکا اس باب میں مشہور ہے شعر لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِيْ فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ ٭ فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّيْخِ عُثْمَانِ ٭ یعنی لوگوں کو ایک غم ہے اور مجھے آج دو غم ہیں ایک گم ہو جانا توشہ دان کا دوسرا مقتول ہونا حضرت عثمان کا

معجزہ ۲۶ سلمہ بن اکوع رض کی جنگ خیبر میں پنڈلی میں ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہو گیا کہ گویا لگا ہی نہ تھا

معجزہ ۲۷ قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوہ میں بسبب زخم کے آنکھ نکل کر رخسارے پر بہ آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اوسکی جگہ پر رکھدیا فوراً اچھی ہو گئی دوسری آنکھ سے اوس میں زیادہ روشنی تھی ف یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ میں اسکا افتخار تھا عمر بن عبد العزیز خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے گئے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے **نظم**

اَنَا ابْنُ الَّذِيْ سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ ٭ فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى اَيَّمَا رَدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ بِاَحْسَنِ وَجْهِهَا | فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَّيَا حُسْنَ مَاجَلٰى

مین بیٹا اوس شخص کا ہون کہ آپ کی خساری پر آنکھ اوسکی پھر پھیر رکھی گئی کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا اچھا پھیر رکھنا سو ہوگئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسارہ معجزہ[28] ایک اصحابی کے ہاتھ مین غدود تھا ایسا سخت کہ بسبب اُسکے تلوار نہین پکڑ سکتے تھے آنحضرتؐ نے مبارک اُسپر رکھ کے اُسے دبا کے ہاتھ کو چکر دیا فوراً اچھا ہوگیا معجزہ[29] حضرت علیؓ کے لیے آپنے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف اُنھین کبھی نہ پہونچے ایسا حال اونکا ہوگیا کہ گرمیو مین جاڑونکے کپڑے اور جاڑو نمین گرمیون کے پہنتے تھے اور کچھ تکلیف گرمی سردی کی نہین معلوم ہوتی تھی معجزہ[30] حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے لیے آپنے دعا کی کہ خدا تعالیٰ اونکی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعدؓ کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی معجزہ[31] حضرت انسؓ بن مالک کے لیے آپنے طول عمر اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے زیادہ اونکی عمر ہوئی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوئی یہانتک کہ اُنکی حیات مین سو سے زیادہ اونکی اولاد بیٹے پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا اونکے اموال مین یہ حال تھا کہ باغ اُنکا ہر سال مین دو بار پھل لاتا تھا معجزہ[32] ایک اندھا حضور اقدس مین آیا اور اُسنے درخواست کی کہ میری آنکھین اچھی ہوجاوین آپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ لِيَكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ اوسنے ویسا ہی کیا اوسیوقت اوسکی آنکھین کھل گئین

ف عثمان بن حنیفؓ سے اس حدیث کی روایت ہی اور یہ طریقہ نماز صلوۃ الحاجت کہلاتا ہی حضرت عثمان بن حنیفؓ اور اونکے خاندان کے عمل مین تھا لوگونکو سکھلا دیتے تھے اور حاجتین اُنکی پوری ہوجاتین اور حاجتون مین بجای لِيَكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ سے فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اور دل مین جو مطلب رکھتا ہو قصد کرے معجزہ[33] ایک اعرابی ایک سوسمار شکار کرکے لیے جاتا تھا راہ مین ایک جگہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگون سے پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہ
پیغمبر خدا ہین اُسنے جا کر آپسے کہا کہ مین تمپر ایمان نہ لاؤنگا جبتک یہ سوسمار ایمان نہ لائیگا اور سوسمار آپکے سامنے
ڈالدیا اُس سوسمار نے بزبان فصیح حسب سوال آپکے خدا تعالیٰ کی خدائی اور آپکی پیغمبری کو بیان کیا وہ معجزہ ۳۴
اعرابی اوسیوقت ایمان لایا اور جا کر یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ سب آئے اور مسلمان ہوئے معجزہ ۳۴ صحیح مسلم مین
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک سفر مین آپنے میدان مین قضائے حاجت کا قصد کیا وہان
کچھ آڑ نہ تھی دو درخت اُس میدان مین الگ الگ نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اُسکی
ایک شاخ پکڑکر آپنے فرمایا کہ میرا تابعدار ہوجا بحکم خدا وہ درخت آپکے ساتھ اس طرح ہولیا جیسے اونٹ اپنی مہار
پکڑنے والے کے ساتھ ہولیتا ہی آپنے اوسکو اوس جگہ ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا تھا دونون درختون مین اور دوسرے
درخت کو بھی اسی طرح شاخ پکڑکر لے آئے اور دونون درختون سے آپنے فرمایا کہ ملجاؤ دونون مل گئے آپنے اونکی
آڑ مین قضائے حاجت سے فراغت حاصل کی حضرت جابر کہتے ہین کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر مینے دیکھا کہ آپ
تشریف لاتے ہین اور دونون درخت جاکے اپنی اپنی جگہ قائم ہوگئے معجزہ ۳۵ آپ ایک جنگل مین معجزہ ۳۵
چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپکو پکارا یا رسول اللہ آپنے دیکھا کہ ایک اعرابی سو رہا ہے اور ہرنی
بندھی ہی آپنے پوچھا کیا کہتی ہی اُسنے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہی اور میرے بچے اس
پہاڑ مین ہین وہ بھوکے ہین اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہین اگر آپ مجھے کھولدین تو مین
بچون کو دودھ پلا کے پھر آجاؤنگی آپنے اُس سے عہد لیا اُسنے کہا کہ مین بیشک پھر آؤنگی آپنے ہرنی کو
کھولدیا وہ حسب وعدہ بچونکو دودھ پلا کے آگئی آپ نے اوسے پھر باندھ دیا اس عرصے مین
وہ اعرابی جاگا آپکے وہان تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپ نے بیان کیا اور آپکی مرضی کے موافق
اُس اعرابی نے ہرنی کو چھوڑ دیا اور ہرنی جنگل مین کہتی تھی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ف ہرنی کے اس قصے کی روایت مین بعضے محدثین نے کلام کیا ہی اور اسکو موضوع کہا مگر

محققین محدثین کے نزدیک یہ روایت معتبر ہی اور موضوع کہنا بیجا ہی معجزہ ۳۵ مسجد شریف مین آپ ایک ستون سے تکیہ لگا کے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپنے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پہ فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلا کے رونے لگا اس طرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے آپنے منبر سے اُتر کے اُس ستون کو چپٹا لیا تب آہستہ آہستہ وہ رونے سے چپ ہوا ف حدیث گریہ ستون بھی متواتر ہی اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ ای مسلمانون ایک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تھین اس سے زیادہ شوق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چاہیے معجزہ ۳۷ ایکبار منبر پر آپنے خطبے مین فرمایا کہ خدا تعالی اپنی بزرگی بیان فرماتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ مین جبار ہون مین بڑا ہون بہت بلندی والا منبر خوب تھرتھرایا آپنے جو عظمت الٰہی کو بیان کیا اُسکی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی معجزہ ۳۸ حضرت عباسؓ سے ایکدن آپنے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے اپنے مکان پر صبح کو ہونا مین آؤنگا صبح کو آپ وہان تشریف لیگئے اور حضرت عباسؓ اور اونکی اولاد کو ایک کپڑا اوڑھایا اور دعا کی الٰہی انکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جیسے مین نے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہی اُسوقت مکان کی چوکھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا

معجزہ ۳۹ ایک سفر مین آپ کی ایک اونٹنی گم گئی ایک منافق نے ایک صحابی کے ڈیرے مین یہ بات کہی کہ محمد صلعم آسمان کی خبرین بتاتے ہین یہ معلوم ہی نہین کہ اونکی اونٹنی کہان ہے اوسیوقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس مقولے کی آپکو خبر دی اور یہ بھی اطلاع کیا کہ فلانی جگہ درخت مین مہار اونٹنی کی اٹک گئی وہان ہی آپنے اپنے خیمے مین اون صحابی کو جنکے ڈیرے مین منافق نے طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی ایک منافق نے یہ طعن کی بات کہی سو مین تو دعوی نہین کرتا کہ بے بتلائے اللہ تعالی کے مجھے کچھ معلوم ہو جاتا ہو اب خدا تعالی نے مجھے اطلاع کر دیا کہ فلانی جگہ اونٹنی کی مہار ایک درخت مین اولجھ گئی ہی لوگون نے اسی ہیئت سے اونٹنی کو پایا اور لے آئے اور اون صحابی نے اپنے ڈیرے مین جا کے جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ انھین کے ڈیرے مین منافق نے یہ بات

لکھی تھی اور نام اوس منافق کا زید بن لصیب تھا بہ لام وصاد مہملہ معجزہ عبد اللہ بن جحش کی
تلوار غزوۂ اُحد مین ٹوٹ گئی آپنے ایک لکڑی اونکو دیدی بہت خاصی تلوار ہوگئی اور ہمیشہ
اونکے پاس رہی معجزہ جابر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ گھوڑی پر نہین ٹھہر سکتے تھے اونھون نے
یہ حال عرض کیا آپنے اونکے سینے پر ہاتھ مارا اور اونکے لیے دعا کی کہ گھوڑی پر ثابت رہین پھر اسکے
بعد اسکے وہ کبھی گھوڑی پر سے نگری معجزہ ابو طلحہ انصاری کا ایک گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایکبار
آنحضرت صلعم اُسپر سوار ہوے ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ مانند دریا کے چال چلتا تھا معجزہ ایک باغ
مین آپ تشریف لیگئے وہان کچھ بکریان تھین سبنے آپکو سجدہ کیا معجزہ اونٹ نے آپکو سجدہ کیا
اور اپنا حال عرض کیا قلت علف اور کثرت محنت کی شکایت کی اور آپنے اُسکے مالکونسے اُسکی
سفارش کی ف اونٹ کا سجدہ کرنا آپکو بہت طریقون سے محدثین کے نزدیک ثابت ہے
معجزہ رکانہ مکے مین ایک بڑا پہلوان تھا کہ اوسکی پیٹھ زمین پر نہین لگی تھی ایکدن آپ
اوسکے پاس جنگل مین جہان وہ بکریان چراتا تھا پہونچے اوسنے کہا کہ تم ہمارے معبودونکو برا کہتے ہو
آج مجھے خوب کیلے ملے آپنے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہوجا اُسنے کہا کہ تم مجھسے کشتی لڑو اگر تم مجھے
پچھاڑو تو مین دس بکریان دونگا آپ اُس سے کشتی لڑے اور اوسکو پچھاڑا اُسنے کہا کہ میری لات وعزی نے
مدد نہ کی اور تمھارا رب غالب آیا آجتک میری پیٹھ زمین پر کسی نے نہین لگائی پھر لڑو اور دس
بکریان دونگا اگر تم مجھے پچھاڑوگے آپ نے پھر اُسے پچھاڑا پھر اوسنے ویسی ہی تقریر کی اور تیسری
بار بھی آپنے اوسے پچھاڑا اوسنے کہا کہ تیس بکریان میری بکریونمین سے پسند کرلو آپنے نہ لین اور کہا کہ میری خوشی
یہ ہے کہ تو مسلمان ہوجا تاکہ دوزخ سے نجات پاوے اوسنے معجزہ طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہان تھا سو آپنے
اُس درخت کو بلایا وہ درخت چیر کے دو ہوگیا اور ایک ٹکڑا زمین سے وہان چلا آیا اور آپکے اور رکانہ کے درمیان کھڑا ہوگیا
رکانہ نے کہا کہ معجزہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہدو کہ چلا جاوے آپنے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو تو مسلمان

ہوجاویگا اُسنے کہا ہان آپکے کہنے سے وہ چلاگیا اور دونون ملے ایک ہوگئے آپنے رکانہ سے کہا کہ اب
مسلمان ہوجا رکانہ نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو عورتین مکے کی کہینگی کہ رکانہ مارے ڈر کے
مسلمان ہوگیا اُسوقت تو رکانہ مسلمان نہوا لیکن فتح مکے مین مسلمان ہوگیا معجزہ ۲۶
ایک اعرابی نے حضور اقدس مین خشک سالی کی شکایت کی اور کہا کہ مینھ نہ برسنے سے لڑکے بالے اور
چارپائے مرے جاتے ہین آپ مینھ کے لیے دعا فرماوین آپ مسجد شریف مین اُسوقت تشریف
رکھتے تھے اور جمعہ کا دن تھا اور بوقت خطبے کے اُس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپنے مینھ کی لیے
دعا فرمائی اُسیوقت مینھ برسنا شروع ہوا اور دوسرے جمعہ تک اتنا برسا کہ لوگ گھبراگئے اُسی اعرابی نے
یا اور کسی شخص نے پھر آکے عرض کی کہ اب مینھ کی کثرت سے بڑی تکلیف ہے آپنے فرمایا الٰہی گرد ہمارے
برسے ہمپر نہ برسے اور آپنے جدہر کو اشارہ کیا مینھ کھل گیا اور گرد اگرد مدینے کے برستا رہا معجزہ
نجاشی بادشاہ حبشہ کا جسوقت انتقال ہوا اُسیوقت آپنے مدینے مین خبردی اور اوسکی نماز
جنازے کی غائبانہ پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعیؒ کے نزدیک نماز جنازہ غائب کی
جائز ہے اور حنفیہ کہتے ہین کہ اوسوقت جنازہ نجاشی کا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
حاضر تھا آپنے غائب پر نماز نہین پڑھی معجزہ ایک یہودی متصل مدینۂ طیبہ کے بکریان
چراتا تھا ایک بھیڑیا اوسکی ایک بکری لیگیا چرانے والے نے جھپٹ کے بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑیے
ایک ٹیلے پر جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالیٰ نے دیا تھا مجھسے چھین لیا
بکری چرانیوالا متحیر ہوکے کہنے لگا کہ بھیڑیا آدمی کی طرح باتین کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ اسسے
زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ درمیان ان دونون پہاڑون کے یعنی مدینے مین محمد صلعم باتین گذری
اور آنے والی بیان کرتے ہین اوس یہودی نے اوسیوقت حضور اقدس مین حاضر ہوکے حال بیان کیا اور
مسلمان ہوگیا معجزہ ایکبار ابوجہل نے کہا کہ جو مین محمد صلعم کو دیکھونگا مٹی مین منھ ملتے یعنی سجدہ

معجزہ
بھیڑیے کا کلام کرنا اور آپکی نبوت کی خبر دینا

کرتے اپنی لات سے اونکی گردن دباوونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام مین تشریف لائے اور نماز پڑھنے لگے بوقت سجدہ اُس ملعون نے بارادۂ مذکورہ آپکی طرف قصد کیا اور پاس پہونچنے سے پہلے بے تحاشا بھاگا لوگون نے کہا کیا ہوا اوسنے کہا کہ مینے دیکھا کہ میرے اور محمد صلعم کے درمیان ایک خندق آگ کی ہے اور مینے پر دیکھے فرشتون کے اسلیے مین ڈرکے بھاگا آپنے فرمایا کہ وہ آگے بڑھتا تو فرشتے اسکی بوٹی بوٹی لیجاتے

معجزہ ایک مرتبہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آپسے درخواست کی کہ حضرت جبرئیل ؑ کو مجھے دکھادیجیے آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکوگے انھون نے اصرار کیا آپنے کہا کہ کعبے کی طرف دیکھو انھون نے کعبہ شریف کی چھت پر حضرت جبرئیل ؑ کو دیکھا پر انکے زبرجد کی نہایت درخشان اسکی چمک سے حضرت حمزہ کی آنکھین خیرہ ہوگئین اور غش کھاکے گرے بعد اسکے حضرت جبرئیل ؑ غائب ہوگئے اور حضرت حمزہ ہوش مین آئے

خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان مین

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اوسکا بہ ظاہر بوجہ اتم بروز قیامت بوقت قائم ہونے آپکے مقام محمود مین اور کرنے شفاعت کبریٰ کے ہوگا اور اخیر معاملہ آپکا جو متعلق اس عالم سے ہے شفاعت کبریٰ ہے لہذا ختم کرنا تواریخ حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نکتہ اختتام کتاب مین بیان شفاعت کبریٰ پر تفاؤل نیک ہے جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو بیان وسعت رحمت آلہی پر ختم کیا ہے اور تفاؤل اسطرح قائم کیا ہے کہ جسطرح کتاب کا خاتمہ بیان وسعت رحمت آلہی پر ہوا خدا تعالیٰ مولف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعۂ آلہی اوسکے شامل ہو ویسی ہی فقیر گنہگار کو اس رسالے کے ختم مین بیان شفاعت کبریٰ سے تفاؤل بایں وضع منظور ہے کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا تعالیٰ مولف حقیر کا خاتمہ ایسا کرے کہ شفاعت جناب حبیب آلہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی اسکو نصیب ہو

بیان شفاعت کبریٰ صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرۂ حدیث مین وارد ہے کہ قیامت کے دن بسبب نزدیکی سورج کے

اور شدت تکالیف کی کہ گرمی شدت کی بسبب قرب آفتاب کی ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی مثل ہونے کے
تانبے کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال لوگون کی بدن پر ہوگا کسی کے ٹخنون تک کسی کے زانو تک
اور کسی کے زیادہ اس سے اور کافرونکے منھ تک ہوگی بطور لگام کی ہوجایگا اور کسی کو اونٹونی یا بیل گائے
مینڈھی بکریون نے بسبب دینے زکوۃ کی پچھاڑا ہوگا اور اونٹ کاٹتے ہونگے اور پانون سے کھوندتے ہونگے
اور گائے بیل اور مینڈھی بھیڑ بکریان سینگون سے مارتی ہونگی اور پانونسے کھوندتی ہونگی اور بھی تکلیفین شدید ہونگی
اور خدا تعالیٰ کمال غضب مین ہوگا اور متوجہ طرف حساب کی نہ ہوگا لوگ بہت گھبرائینگے اور نوبت یہانتک
پہونچیگی کہ کہینگے چاہے جہنم کا ہی حکم ہوجانا پر سانی سے تو نجات ہو آپس مین مشورہ کرکے کہینگے کہ کوئی شفیع
قائم کرنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہ کے حضور مین سفارش کرکے ہم لوگونکو اس بلا سے نجات دلوائے حضرت آدم کے
پاس جائینگے اور کہینگے کہ خدا تعالیٰ نے تمہین اپنے دست قدرت سے بنایا اور تم باپ سب آدمیونکے ہو خدا تعالیٰ
کے حضور مین ہماری شفاعت کرو کہ ہم اس مصیبت سے نجات پاوین وہ کہینگے لَسْتُ هُنَاکُمْ میرا رتبہ
یہ نہین ہے آج اللہ تعالیٰ ایسا غضب مین ہے کہ ایسا کبھی نہین ہوا اور مین نے خلاف حکم الٰہی کے
گیہون بہشت مین کھا لیا تھا اس سبب سے میری جرأت نہین ہوتی کہ شفاعت کرون لیکن تم لوگ
نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے پیغمبر بڑی دعوت والے ہین لوگ نوح علیہ السلام کے پاس
جاوینگے اور اُنکی تعریف بیان کرکے اُنسے شفاعت کے لیے کہینگے وہ بھی فرماوینگے کہ مین اس کام کا نہین ہون
مین نے خلاف مرضی الٰہی اپنے بیٹے کے لیے جو کافر تھا دعا کی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جاوے مجھے اُس گناہ کا
ڈر ہے لیکن ابراہیمؑ کے پاس جاؤ کہ وہ دوست خاص خدا تعالیٰ کے ہین لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس
جاوینگے اور اونکی تعریف کرکے شفاعت کے واسطے کہینگے وہ بھی فرماوینگے لَسْتُ هُنَاکُمْ مین اس کام کا نہین ہون
اور عذر یہ کرینگے کہ مین نے اپنی عمر مین تین جھوٹ بولے تھے اونکے مواخذے کا مجھے ڈر ہے تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ اونسے
اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور توریت اُنپر نازل کی تین جھوٹ کہا حضرت ابراہیمؑ نے تین بار تو نکلنا ظاہر مین جھوٹ تھین

حقیقت مین جھوٹھ نہ تھین ایک یہ کہ جب کفار میلے کو جاتے تھے اور اُنکو ساتھ لیجانا چاہتے تھی اونھون نے ستارون کی طرف دیکھکر کہا کہ مین بیمار ہون منظور یہ تھا کہ اُنکو ساتھ جاوین لیے بیماری سے بیماری جانی مراد تھی کہ بسبب اُنکی صحبت و حرکات شرک کی تکلیف و رنج مین تھے ظاہر مین ستارونکی طرف دیکھکے کلمہ کہا اونکے ذہن مین یہ بات ڈالنے کو کہ ستارونکی گردش سے اونھون نے اپنا آیندہ بیمار ہونا دریافت کیا ہی وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا اونھین چھوڑ گئی دوسرے یہ کہ تبونکو حضرت ابراہیم نے بعد انکے کفار میلے کو چلے گئی تھے تبر سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تبر کو ایک بڑے بت کی کندھے پر رکھدیا جب کفار نے پوچھا کہ تبونکو کسنے توڑا حضرت ابراہیم نے کہا اس بڑی بت نے توڑا ان تبونسے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہون یہان بھی حقیقت کلام مراد نہین تھی بلکہ منظور یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہین کر سکتے کرا کر الزام اونپر قائم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے چلے مصر مین وارد ہوے وہان ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتون کو چھین لیتا تھا اور شوہر کو جو اُسکے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھین بہت خوبصورت حضرت ابراہیم نے اُن لوگون سے کہا کہ یہ میری بہن ہی مقصود بہن ہونا باعتبار دین کی تھا اگرچہ یہ تین باتین جھوٹ اور قابل مواخذے کے نہ تھین لیکن انبیائے کرام کا مقام بہت عالی ہی اور جسقدر قرب جناب الٰہی سے زیادہ ہوتا ہی اُتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہی لہذا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن باتونکا خوف ہوگا اور شفاعت سے عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پاس جائینگے اور اونکی تعریف کر کے اُنسے شفاعت کی لیے کہینگے وہ بھی یہی کہینگے مین اس کام کا نہین ہون میرے ہاتھ سے قبطی مارا گیا تھا مجھے اُسکا ڈر ہی مراد وہ قصہ ہی جو سورۂ قصص مین مذکور ہی ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کو بیگار مین پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اُدھر سے نکلے بنی اسرائیل نے اُنسے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گھونسا اُس قبطی کے مارا وہ مر گیا جو کہ حکم قتل کفار کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نہین ہوا تھا لہذا نادم ہوے

اور خداے تعالی نے بخشدیا سو باانکہ وہ گناہ معاف ہوگیا ہی حضرت موسیٰ کو نظر شان جلال الٰہی
و روز پر ہول قیامت اُسکا خوف ہوگا و شفاعت کرنے مین عذر کرینگے اور کہینگے عیسی علیہ السلام کے
پاس جاؤ خداوند تعالی نے اپنے کلمہ کن سے اُنھین پیدا کیا ہو بغیر باپ کے لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کے
پاس جاینگے وہ بھی فرمائینگے کہ مین اس کام کا نہین ہون میرے بعد نصاریٰ نے مجھے معبود قرار دیا مجھے اس
بات کا مواخذہ کا ڈر ہی لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ خدای تعالیٰ نے اُنکے اگلے پچھلے گناہ
سب معاف کیے ہین لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آوینگے اور درخواست شفاعت
کی کرینگے آپ اوسوقت مستعد ہوکے فرماوینگے کہ اِنّی لَهَا مین اس کام کے لیے ہون اور آپ اوسوقت
اللہ جل جلالہ کے حضور مین حاضر ہوکے سجدہ کرینگے اور سجدے مین اللہ تعالیٰ کی بہت حمد
بیان کرینگے آپنے فرمایا کہ مین اُسوقت ایسے محامد الٰہی بیان کرونگا کہ اسوقت میرے ذہن مین نہین
ہین اُسی وقت خدای تعالیٰ میرے دل مین ڈالیگا اور جتنی دیر تک خدای تعالیٰ چاہیگا مین سجدے مین
رہونگا پھر اللہ تعالیٰ فرماویگا یَا مُحَمَّدُ اُرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سر اُٹھاؤ جو تم مانگوگے ملیگا اور جسکی شفاعت کروگے قبول ہوگی سبحان اللہ کیا رتبہ ہی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے وقت مین کہ اللہ جل جلالہ نہایت غضبناک ہوگا اور
سب انبیاے کرام اولوالعزم مارے ڈر کے تھرتھراتے ہونگے ہمارے پیغمبر صاحب سے اللہ تعالیٰ
ایسا کلمہ فرمائیگا جیسا کمال خوشی و رضامندی مین بادشاہ اپنے تابعین اور مقربین سے کہتے ہین مانگ
کیا مانگتا ہی سبب اسکا یہی ہی کہ آپ محبوب و معشوق الٰہی ہین اوسوقت شان محبوبیت کا مجمع
اولین و آخرین مین ظہور ہوگا آپ سر اوٹھاوینگے اور کہینگے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ قربان ایسے پیغمبر
رؤف و رحیم کے کہ ایسے وقت مین کہ سب انبیاے اولوالعزم نفسی نفسی کہینگے آپ اپنی امت کے لیے
درخواست مغفرت کی کرینگے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی الرَّسُوْلِ الْكَرِيْمِ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اس مقام شفاعت مین قائم ہونا اور خلائق کو ہول محشر سے چھوڑانا اور پھر دوزخ سے
نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپکا مقام محمود مین ہی جسکا ذکر قرآن مجید مین ہی عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ
رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا بالجملہ اللہ جل جلالہ بندونکا حساب کرکے بہشت ودوزخ کا حکم جاری
کریگا اور سب مواطن یعنی مقامات محشر کے طی ہونگے پلصراط وغیرہ اور آپ اپنی امت کی
رفاہ ہر جگہہ چاہینگے اور فضل الہی شامل حال آپکی امت کے ہوگا جو لوگ بسبب شامت اعمال کے
دوزخ مین پڑینگے اونکے لیے خدا تعالی آپسے فرماویگا کہ جسکے دل مین جو برابر ایمان ہو اوسکو دوزخ سے
نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاوینگے اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلوا کے بہشت مین
داخل کرینگے پھر آپ اللہ جل جلالہ کی حضور مین جا کے سجدہ کرینگے اور محامد الہی زبان سے کہین گے
اور جتنی دیر تک خدا تعالی چاہیگا سجدہ مین رہینگے پھر اللہ تعالی فرماویگا یا محمد اِرْفَعْ رَاْسَکَ
سَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ای محمد صلعم سر اوٹھاؤ اور جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی سفارش کروگے قبول ہوگی
آپ سر اوٹھا کر کہین گے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ پھر اللہ تعالی یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل مین رائی برابر
ایمان ہو اوسکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اوس حد کے موافق لوگونکو نکال لیجاوینگے اور
بہشت مین داخل کرینگے پھر اللہ جل جلالہ کے حضور مین جا کے سجدہ کرینگے اور حمد الہی بدستور سابق
بجا لاوینگے پھر خدا تعالی فرماویگا یا محمد اِرْفَعْ رَاْسَکَ سَلْ تُعْطَہْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ای محمد صلعم
سر اوٹھاؤ جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی سفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر کہینگے یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ
پھر اللہ تعالی یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل مین بقدر ذرہ کے ایمان ہو اوسی نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کر
اوس حد کے موافق جہنم سے نکال کی بہشت مین داخل کرینگے آخر کار کوئی جہنم مین نہ رہیگا مگر وہی لوگ
جنکو قرآن نے حبس کیا ہی یعنی جنکا خاتمہ ایمان پر نہین ہوا اور مستحق خلود ہین خدا تعالی کی رحمت
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سی سب اہل ایمان بہشت مین

داخل ہو جائینگے الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالی قبول فرماوی اور بطفیل اپنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مؤلف گنہگار کا خاتمہ بخیر کر کے اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کری اور مکارہ دنیوی سے جلد نجات دیکی اپنی اور اپنی حبیب کے آستانے پر پہونچا دی اور مشفقی محسنی محمد امیر خانصاحب باعث تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مرضیات کی دی اور سب مرادات دینی اور دنیاوی بر لاوے اور جمیع احباب مخلصین اور کرم فرمای محسنین کی عاقبت بخیر کری اور دنیا مین بھی سب کو ہر طرح کی عافیت عنایت فرماوی یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روے حافظہ لکھا تھا پھر بفضلہ تعالی بعد معاودت کی وطن مین کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرف بحرف مطابق کیا بحمد اللہ یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین تالیف ہوا زبان اردو مین کوئی کتاب ایسی نہین ہی رسالہ میلاد بزبان اردو بیان حالات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین جو پائی جاتے ہین اکثر حالات صحیحہ پر مشتمل نہین ہین کتب تواریخ غیر معتبرہ کے موافق ہین یا جہانسے جاہا افسانے بے تحقیق اور غلط محض لکھدی ہین مثلاً رسالہ میلاد مین کہ فی الحال بنگالہ مین بہت مروج ہی توبیہ کا دودھ پلانا بعد حلیمہ سعدیہ کے لکھا ہی یا صلح حدیبیہ کی قصے کو اس طرح لکھا ہی کہ بعد فرضیت حج کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیگئے تھے تب وہ قصہ واقع ہوا سو یہ باتین یقیناً غلط ہین اور مخالف کتب احادیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مؤلف رسالہ نے یہ کی ہی کہ لکھا ہی کہ مینے مولوی کرامت علیصاحب کو یہ رسالہ سنا دیا اور اب سب روایات مندرجہ موافق راے انکی کے ہین سو مولوی کرامت علی صاحب کہ فاضل معتبر ہین ایسی روایتون کو کبھی معتبر نہ تبلایا ہوگا اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کی ہین بیان قصہ معراج اور وفات شریف مین بعضی کتب تواریخ مین بہت روایتین نامعتبر لکھی ہین کہ رسائل میلاد شریف مین انھین نقل کیا ہی فقیر نے یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث کی لکھی ہین صاحب مطالعہ فرمانے والے اس رسالے کے اس بات کا بھی لحاظ رکھین اور جس طرح

لوگ اُردو کے افسانے کی کتابون کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اُردو کے سیر مین رکھتے ہین اگر اس رسالے کو مطالعے مین رکھین دل لگی بھی ہو کہ قصے اس مین کے مندرج ہین اور زبان اُردو بھی مطابق روزمرۂ فصیح کے اس مین ہو اور اسکے دیکھنے مین ثواب ہو اور امور دنیا کے انتظام کی بھی عقل آدمی کو حاصل ہوتی ہو اسواسطے کہ آپکے اور آپکے اصحابؓ کے معاملات وتدبیرات خوب مطابق عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس رسالے کو مطالعے مین رکھین اور اپنے اقارب اور عورتون اور احباب کو سنائین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ

سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَعُلَمَاۗءِ اُمَّتِهٖ وَاَوْلِيَاۗئِهٖ اَجْمَعِيْنَ

خاتمۃ الطبع

بعد تحمید حمید وتمجید مجید ونعت احید وثنائے وحید کے شائقان اخبار سروار اخیار کو نوید تازہ اور طالبان آثار سید ابرار کو نشید بے اندازہ کہ اس زمان میمنت اقتران وآوان سعادت توامان مین کتاب فیض انتساب مجموعۂ افادات جریدۂ حسنات زبدۂ احادیث نبوی خلاصۂ تاریخ رسول عربی مرغوب ہر لبیب محبوب ہر ادیب مقبول خلق اللہ اسم تاریخی تواریخ حبیب آلہ مولفۂ عالم نبیل فاضل جلیل مفتی شرع متین معین دین مبین مروج احکام شریعت موسس اساس طریقت حامی سنت ماحی بدعت قطب فلک علوم مرکز دائرۂ درایات وفہوم مجمع الفقہۃ والفتوی منبع الزہد والتقوی غریق دریای رحمت حضرت رحمٰن مولانا مفتی عنایت احمد ادخلہ اللہ فی فرادیس الجنان باہتمام خاکپای متبعان خیر الانام کاسب سیئات الجو الحسنات قطب الدین احمد غفر لہ اللہ الصمد بارسوم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۰ ہجری نبوی صلعم مطابق اگست سنہ ۱۹۰۲ء مطبع نامی لکھنؤ مین طبع ہو کی مطبوع طبع اہل اسلام و منظور نظر خاص وعام ہوئی

اشتہارات

کلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین - عام
مسلمانون کے واسطے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ ہے
جسمین جناب مولوی مفتی محمد عنایت احمد مرحوم نے
سرور عالم صلعم کے معجزات کو ایسی ترتیب کے ساتھ
جمع فرمایا ہے جس سے ہر ایک قسم کے معجزات
حضور کے علیحدہ علیحدہ ہوگئے کسی فصل مین
پیشین گوئی کے معجزات ہین کسی مین معجزات متعلق
ملائکہ کسی مین متعلق انسان کسی مین متعلق حیوان
کسی مین متعلق احجار و اشجار وغیرہ قیمت فی جلد ۵/

فتوحات بہنسا - یہ کتاب سراپا صواب
بے تکی قصہ کہانی کی کتاب یا ول کا گڑھا ہوا ناول
نہین ہے اس کتاب کو کمال تحقیق اور تدقیق سے
مولانا محمد بن محمد المعز علیہ الرحمۃ نے اپنی عربی زبان مین
تالیف فرمایا تھا جسے مطبع نامی لکھنؤ نے برادران
ہند کے واسطے اُردو زبان مین ترجمہ کراکے مع ازدیاد
فوائد فتوحات بہنسا کے نام سے طبع کر دیا قیمت فی جلد ۸/

فتوحات اسلام - یہ متبرک مجموعہ اسم بامسمے
اعلی درجہ کی کتاب ہے جسقدر غزوات اور فتوح
ابتداے زمان رسالت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے
تا زمان وفات خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین
ہوئے ہین شرح و بسط کے ساتھ اس کتاب مین
درج ہین قیمت فی جلد عہ/

عروس جنت - مؤلفہ اس کتاب کی وہ عورت ہے
جسنے سخت بیماری کی حالت مین اس کتاب کا
تالیف کرنا شروع کیا اور اسی ذکر کی بدولت
شافی برحق نے بے مدد طبیب دوا صحت کاملہ
اوسکو مبذول فرمائی قیمت فی جلد ا/

خوان رحمت - یہ دیوان نعت مین مؤلفہ مولوی
حافظ سید وارث علی صاحب کا ہے قیمت فی جلد ۲/

چہل معجزہ - اس کتاب مین سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے چالیس معجزے نظم کیے گئے ہین
قیمت فی جلد ا/

جامع المناقب - ناظرین یہ کتاب معمولی کتاب
قصہ کہانی کی نہین ہے بلکہ اس کتاب کو عام مسلمانون سے
ایسا تعلق ہے جیسے جان کو بدن سے مولوی حافظ
رحمت اللہ مرحوم نے اس کتاب مین صحیح صحیح حالات
اور سچے سچے واقعات اور فضائل و مناقب مع غزوات
و تاریخی حالات ابتداے آوان ولادت باسعادت
تا زمان شہادت یا وفات عام صحابۂ کرام خصوصًا
خلفاے برحق و عشرۂ مبشرہ و ازواج مطہرات و اہل بیت
رسالت و جملہ امام ہمام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کے
قرآن شریف اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور
اقوال علماے کرام سے استنباط کرکے لکھے ہین قیمت فی جلد ۱/۸

اخبار الاخیار فی اخبار الاخیار - اس کتاب
نایاب مین حالات و کرامات و ولادت و وفات اولیاے کرام
و حضرات صوفیۂ عظام کا بیان ہے قیمت فی جلد ۸/

نوٹ محصول ڈاک کے واسطے تخمینًا ۲/ فی روپیہ
ہمراہ قیمت کتب زائد مرحمت فرمائیے -

التماس - یہ جملہ کتب قیمت حصول ہونے سے
یا بذریعہ ویلیو پے ایبل ارسال ہو سکتی ہین -
الملتمس

ولی اللہ مہتمم مطبع نامی لکھنؤ گڑھ ابو تراب خان مکان نمبر ۳۲۵

اعلان

اس مطبع مین ہر ایک قسم کی کتابین عربی
فارسی- اردو- ناگری- موجود ہین عند الطلب شائقین علوم
و تاجران کتب مطبع سے ارسال کی جاتی ہین جن صاحب
کوئی کتاب طبع کرانا منظور ہو وہ بھی بعد انفصال
قیمت طبع کر دیجاوے گی- اگر کوئی
کتاب تصنیف تام کسی صاحب نے
تالیف فرمائی یا کسی کتاب عربی- فارسی- انگریزی کا
ترجمہ اردو مین کیا ہو وہ بلا معاوضہ مطبع طبع کر دیگا- فہرست
کتب و دیگر اشیار بلا قیمت آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجنے سے بیرنگ
ڈاک یا بیرنگ ارسال ہوگی

العبد
ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ
ماہ اگست ۱۹۰۲ء